یہ لوگ اپنے خیال مین سب لاشین اُٹھا کر لے چلے دیوانے نے پوچھا لاشین اُٹھالین اُنھون نے عرض کی جی ہان خوب اچھے طور سے دیکھ لیا اب دیوانے نے عرض کی علمشاہ سے کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر مرکب اُٹھا لیا علمشاہ نے بھی مرکب کو مہمیز کیا دیوانے کا مرکب اُٹھانا تھا کہ سب نے مرکب اُٹھا دیے دیوانے نے رُخ شہر پناہ کا کیا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب اُس سوار نے چھاؤنی مین جا کر خبر کی تھی اور سب مسلح و مکمل ہونے لگے تھے چند افسرون نے باہم رائے کرکے تھوڑی سی سپاہ شہر پناہ پر بھیجدی تھی ایک افسر کے سپرد کر کے جسکا نام بہرام شیر حضال تھا اور اُس سے کہا تھا کہ جو کوئی شہر کے اندر سے جانے اُسکو ہرگز نہ جانے دینا نہ کسی کو شہر کے اندر آنے دینا اُسنے یہان در شہر پناہ کا بند و بست کیا تھا اور شہر پناہ کو روکے ہوئے کھڑا تھا اور باقی لشکر اُسطرف کو مسلح و مکمل ہو کر چلا تھا اور قید خانے کی طرف یہ لشکر اُسوقت پہونچا کہ جب دیوانہ و علمشاہ کوتوال کے پیادون کو قتل کر کے اور کوتوال کو مجروح کر کے اُنکو بھگا کر جا چکے تھے یہان آکر اُن لوگون مین سے کسی کو نہ پایا سوا لاشون کے دیکھا کہ ایک مقام پر نخوت شیر صورت کی لاش پڑی تھی اُسکے برابر داروغہ زندان پڑا ہوا تھا اور باقی وہ سب سوار مرے ہوئے اور قتل کیے ہوئے پڑے تھے جو کہ برائے پاسبانی مقرر ہوئے تھے دو ایک پیادون کی بھی لاشین تھین یہ حال دیکھ کر اُن افسرون نے جو خبر پا کر اور سپاہ لیکر آئے تھے بڑے تک خیال کیا کہ شاید وہ لوگ اِن سب کو قتل کر کے نکل گئے اب جو غور کیا زندان کی طرف دیکھا تو اُسکا قفل ٹوٹا ہوا پایا دروازہ کھلا ہوا اب جو اندر آئے تو تمام قید شکست پڑی ہوئی تھی قیدی ندارد تھا یہ واقعہ دیکھکر سب کو یقین ہو گیا کہ مارپیٹ کر اور قتل و قمع کر کے وہ خدا پرست جو آکر گرے تھے قیدی کو رہا کر لے گئے ہمکو آنے مین عرصہ ہوا مفت مین نخوت کی جان گئی یقین ہو کہ شہر پناہ کے طرف گئے ہونگے یہ خیال کر کے وہ افسر اُس سپاہ کو لیکر شہر پناہ کی طرف چلے یہ لوگ راہ مین ہین وہان جو دیوانہ و علمشاہ مع اپنے ہمراہیون کے پہونچے عرض کر چکا ہون کہ دو ایک افسر کچھ سپاہ لیکر پہلے سے شہر پناہ پر آکر راہ روک کر مستعد ہو کر کھڑے ہوئے تھے کہ جو کوئی اِدھر آئیگا ہم اُسکو روکینگے

گر لڑیگا تو لڑینگے یہ لوگ اس انتظار مین کھڑے ہوئے تھے کہ ایکمرتبہ کان مین اِن سب کے سم مرکب
کی صدا آئی سوارون نے افسرون سے کہا کہ کوئی اِدھر کو آتا ہی خبردار ہو جائیے کیونکہ یہ وقت
اہل لشکر کے نکلنے کا نہین ہی تین پہر رات آچکی ہی پہر بھر رات باقی ہی یقینی یہ وہی لوگ ہین
جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہان لشکر پہونچ گیا دبا وٗ پڑا یہ لوگ
بھاگ کھڑے ہوئے بھاگے ہوئے جاتے ہین افسرون نے جوابدیا کہ تم بھی خبردار
ہو جاوٗ اُنھون نے کہا کہ ہم تو خبردار ہین یہ کہہ رہے تھے اور اُسی طرف دیکھ رہے تھے
کہ دیکھا ایک نقابدار مرکب پر سوار اُسکے برابر وہ قیدی مرکب پر سوار عقب مین اور بہت
سے نقابدار مرکب اُٹھائے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے آئے عرض کر چکا ہون کہ شب
ماہ ہی چاندنی خوب کھلی ہوئی ہی دور کا آدمی بخوبی دکھائی دیتا ہی اِدھر تو اِن لوگون نے
دیکھا اور افسرون نے سوارون سے کہا کہ لینا اِنکو جانے نہ دینا یہ نقابدار مفلوک
روزگار بادشاہ کے قیدی کو چوری سے رہا کر کے لیے جاتا ہی اُدھر علمشاہ و دیوانہ
نے دیکھا کہ بہت سے سوار مع چند افسرون کے درشہر پناہ کو روکے ہوئے کھڑے
ہین راہ نکلجانے کی نہین ہی دیوانے نے عرض کیا کہ اے شہریار غضب ہو گیا سپاہ مین خبر
ہو گئی اُن لوگون نے اگر ہماری راہ روک لی اب کیا تدبیر کیجائے کیونکہ یہان سے نکلا
چاہیے یہان ٹھہرنے مین بڑی قباحت ہی اول تو یہ ہی کہ جبتک ہم اِنسے راہ پیدا کرینگے
وٹلی کمک آجائیگی دوسرے اِسی مقابلے مین صبح ہو جائیگی بادشاہ کو خبر ہو جائیگی وہ
لشکر لیکر آجائیگا پھر یہ اِسقدر فوج جو کہ آپ کے ہمراہ ہی اُس سپاہ کثیر کا کیونکر مقابلہ کریگی
آپ بھی مجروح ہین کیا تدارک کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ تم خوف بالکل نہ کرو کوئی
مقام خوف نہین ہی اِنپر حملہ کرو اگر یہ راہ نہ دین کمک بھی آئیگی تو مقابلہ کرینگے اور صبح ہو جائیگی
تو لڑینگے بادشاہ کو آنے دو مین دیکھنا کہ اِس ملک پر بادشاہ کو قتل کر کے قبضہ کرونگا میرا تو
منشا یہی ہی میرے مجروح ہونے سے خوف نہ کرو یہ تو جوانمردی و بہادری کا جوہر ہی جو مرکب
پر سوار ہوتا ہی وہ گرتا ضرور ہی اور اگر تمکو خوف ہی تو تم اپنی کل سپاہ کو لیکر اور کسی طرف سے
نکلجاوٗ مجھکو تنہا رہنے دو مین اِنسے سمجھ لونگا بلکہ اور جو آئیگا اُسکو بھی دیکھ لونگا اجتو مین اِدھر کے

اُدھر سے نہ جاؤنگا یہ سنکے دیوانے نے بہت تعریف کی اور عرض کی کہ اب میری یہ بھی مجال ہو کہ
مین آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤن بس جو آپ کا حال وہ میرا حال یہ لوگ کیا مال ہین اگر اس سے
زیادہ ہون تو مین کچھ نہین خیال کرتا ہون تشریف لے چلیے علمشاہ نے کہا کہ چلو یہ کہکے
مرکب اپنا بڑھایا اُدھر سے لوگون نے آواز دی کہ کون آتا ہو گو پہچان تو چکے تھے مگر عمدًا
آواز دی جو کوئی آتا ہو واپس جائے اِسوقت بیرون شہر نہ جانے پائیگا کیونکہ قیدی کو
بادشاہ کے ایک خدا پرست نے آکر قید خانے سے رہا کیا ہو وہ ابھی شہر مین ہو ایسا نہو
کہ وہ نکلجائے پس جب صبح ہوگی اور قیدی کی تلاش ہوجائیگی اور وہ پکڑ لیا جائیگا تو برابر ہر ایک
جانے پائیگا یہ آواز سنکے علمشاہ نے فرمایا کہ ہم تو اِسیوقت جائینگے ہمکو ایک ضرورت ہو
اُنھون نے کہا کہ ہم نہ جانے دینگے علمشاہ نے فرمایا کہ دیکھین کیونکر نہین جانے دیتے ہو
بس خیریت اسی مین ہو کہ راہ دو ہم نکلجائین کیون اپنی شامت بلاتے ہو وہ لوگ تو پہچان
چکے تھے کہ یہ قیدی ہو کہا کہ ہم نہ جانے دینگے اگر بڑے بہادر ہو تو نکلجاؤ ہمکو معلوم ہوگیا
کہ تم وہی لوگ ہو اور تم مین بادشاہ کا قیدی ضرور ہو تم قیدی کو لیے جاتے ہو بھلا ہم کیونکر
جانے دین دیوانے نے پھر کر کہا کہ اب رد کو تو ہم جانتے ہین یہ کہکر مرکب مہمیز کیا اُنکا مرکب
کو مہمیز کرنا تھا کہ وہ لوگ تلوارین لیکر اپر آپڑے تلوار چلنے لگی دیوانے کے بھی ہمراہی
اِنسے ملگئے مگر حال یہ ہو لڑتے جاتے ہین اور اِس فکر مین ہین کہ راہ ملے تو بیرون شہر
ہو جائین دیوانے و علمشاہ نے تو ہلچل ڈالدی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو پرکالے ستے
جو افسر سامنے آیا مارا گیا راوی بیان کرتا ہو کہ تھوڑے عرصے مین دو ایک افسر جو مارے
گئے اور کچھ لوگ جو قتل ہوے وہ سب پڑے رہے باقی در شہر پناہ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے
ہوے راہ کھلگئی پس علمشاہ و دیوانہ صحیح و سلامت و بے ملامت ان سب کو قتل کر کے
اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لیکر اور جو قتل ہوے تھے اُنکی لاشین اُٹھوا کر بیرون شہر آئے
دیوانے نے اپنے قلعہ کا رخ کیا کچھ کچھ صبح کی سپیدی ظاہر ہونے لگی تھی یہ لوگ کچھ فاصلے پر
شہر سے پہونچے ہین کہ اُدھر وہ سپاہ اور افسر جو کہ زندان کی طرف گئے تھے اور وہان سے
چلے تھے جب کسیکو نہ پایا تھا طرف شہر پناہ کے اس خیال سے کہ قیدی کو رہا کر کے وہ لوگ

جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے اپنے ہمراہ لیکر اُسی طرف کو گئے ہین یقین ہو کہ وہان تلوار چل رہی ہوگی
اُن لوگون سے اور ہماری فوج سے جو کہ شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑے تھے چلو اُنکی کمک
کرین یہ لوگ جب قریب شہر پناہ پہونچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ بھاگے ہوے آتے ہین اُسنے جو
دریافت کیا کہ کیا واقعہ ہو بعد پہچاننے کے اُنھون نے بیان کیا کہ کئی افسر ہمارے مارے گئے
اور بہت سے لوگون کو اُنھون نے قتل کیا ہم تاب نہ لاسکے بھاگے وہ راستہ پاکر بیرون شہر
نکلگئے اُنمین قیدی بھی تھا یہ سُنتا تھا کہ یہ افسر فوراً اُن سب کو بھی ہمراہ لیکر بتعجیل تمام بیرون شہر
آئے دور سے دیکھا کہ وہ سپاہ تعابداران طرف قلعۂ تسخیر دیوانے کے بلاخوف وخطر چلے جاتے
ہین اُنھون نے چند قدم بڑھکر للکارا کہ ای خداپرستان کہان قیدی کو رہا کرکے ہمراہ لیکے
بھاگے ہوے جاتے ہو بڑے نامرد ہو اگر مرد ہو تو ٹھہر جاؤ پھر اِس لیجانے کا حال معلوم
ہو سواران تعابدار نے پلٹ کر دیکھا خود علمشاہ و دیوانے نے بھی دیکھا کیا نظر آیا کہ چند
افسر اور کچھ سپاہ اِسطرف کو آتی ہی یہ دیکھنا تھا کہ علمشاہ نے مرکب روک لیا دیوانے نے
عرض کی کہ تشریف لے چلیے اُنکو بکنے بھی دیجیے اب کیا ضرورت ہو کہ ہم مقابلہ کرین شہر سے
تو نکل آئے ہین اب وہ ہمارا کیا بنا سکتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہو کہ مین اِنکے
خوف سے بھاگ جاؤن مین نے آجتک کبھی ایسی حرکت نہین کی نہ کسی نے میرے خاندان سے
ہمارے غلام تو حریف کے روبرو سے بھاگتے نہین ہین ہم کیونکر بھاگین اگر ایسا ہی ہو تو تم
اپنے ہمراہیون کے چلے جاؤ مین سمجھ لونگا دیوانے نے عرض کی کہ یہ نہ ہوگا علمشاہ نے فرمایا
کہ پھر مقابلہ کرو یہ کہکر اور مرکب کو پھیر کر اُنکی طرف منھ کرکے کھڑے ہو گئے اِنکا کھڑا ہونا تھا کہ
دیوانے اور اُسکے ہمراہی بھی تھم گئے چونکہ میدان وسیع تھا صف باندھ لی کسیقدر صبح بھی
ہو چکی تھی مگر بخوبی نہین ہوئی تھی اُدھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ ہمارے اِس صدا کے
دینے سے یا تو وہ لوگ جاتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر صف باندھکر کھڑے ہو گئے یہ
لوگ بھی مع اپنی سپاہ کے قریب پہونچے کہا کہ یہ کونسی حرکت تھی کہ شب کو قیدخانے پر آکر
گھُسے اور بادشاہ کے قیدی کو رہا کرکے اور جو حفاظت کے لیے مقرر تھے اُنکو قتل کرکے
لیکر بھاگے اگر ایسے ہی بہادر تھے تو صبح کو آئے ہوتے جسوقت قیدی قتل کیا جاتا اور

اُسوقت رہا کر کے لے گئے ہوتے بادشاہ کے سامنے سے دیوانے نے جواب دیا کہ جو ہمارا جی چاہا وہ ہمنے کیا کیا ہم کسی کے باپ کے نوکر تھے یا نوکر ہین کیا بادشاہ سے ہم ڈرتے ہین جسوقت ہمکو موقع ملا اُسوقت ہم آئے اگر اسوقت موقع نکلتا تو ہم صبح کو بادشاہ کے باپ کے سامنے سے آکر رہا کر لیجاتے اُسوقت جو ہمسے لڑتا ہم اُس سے ضرور لڑتے اور قتل کرتے اور اِسوقت جو لڑا اُسکو قتل کیا دوسرے ہم کوئی چور ون کی طرح نہین آئے بلکہ دس ہزار سپاہ سے آئے اور بااعلان آئے اور اُسیطرح جاتے ہین ہمکو خوف کسکا ہے اب ہم موجود ہین جسمین دم دعوی ہو ہمسے لے لے کیا کوئی ہم بھاگ گئے ہین سامنے کھڑے ہوے ہین اور یہ قیدی بھی موجود ہی تم سب کی سرکوبی کو نہ معلوم کس مکر و دغا سے اسیر کیا تھا ورنہ یہ شخص اسیر ہونے والا تھا اگر لاکھون ہوتے تو بھی سب کو مار کر بھگا دیتا کیون شل اُن سب کے اپنی قضا بلاتے ہو دیکھو اُن سب کے مانند تمھارا بھی حال ہوگا بھاگ کھڑے ہوگے نہین معلوم تم لوگ کس بھروسے پہ بھولے ہو تم کیا ہو اور تمھارا بادشاہ کیا ہی تم بھی نامرد ہو اور تمھارا بادشاہ بھی نامرد ہی یہ جو دیوانے نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ایک مرد تو آپ ہین کہ وقت شب کچھ سپاہ لیکر آئے اور ہمکو غافل پاکر قتل کرنا شروع کیا جب ہم ہوشیار ہوے تو بھاگ کھڑے ہوے یہی مردی و بہادری ہی جواب دیا کہ بھاگتے تم ہوگے ہم تو موجود ہین آؤ ہمسے قیدی کو لے جاؤ یہ سُننا تھا کہ اُن سب نے اپنے ہمراہیون کو اِشارہ کیا کہ ان سب کو چار طرف سے گھیر کر اسیر کر لو اور جو لڑے اسکو قتل کر دو یہ کہنا تھا کہ تمام سپاہ جو کہ ہمراہ تھی ایک بار تلوارین لیکر اُنپر حملہ ور ہوئی اُدھر سے دیوانہ بھی نعرہ کر کے اور علمشاہ بھی یہ فرما کر کہ اے کافران بیحیا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید دیوانے کے ہمراہی بھی حملہ ور ہوے تلوار چلنے لگی سر کٹ کٹ کر گرنے لگے دریا سے خون جاری ہوا گھٹا ڈھالونکی اُٹھی برق شمشیر کوندنے لگی مینھ سرون کا برسنے لگا سر مثل اولے کے گرنے لگے ہوا سے موت نے اپنا رنگ باندھ لیا اُس سپاہ مین اُنکی سب نے تلاطم ڈالدیا اِسقدر تلوار چلی کہ آخرکار وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوے تاب مقابلہ نہ لا سکے تھوڑے عرصے مین اُن سب نے لاشون سے میدان بھر دیا افسر پکارتے رہے کہ کدھر جاتے ہو ٹھہر جاؤ کیون

مگر ان پر کسی کو نشانہ ہو یہ خیال کرتے ہین کہ کیا ہوا اب تو ہم دفعین گے جب افسرون نے دیکھا کہ سپاہ بھاگ کھڑی ہوئی ہم کیا بنائین گے وہ بھی بھاگ کھڑے ہوئے یہان میدان صاف ہوگیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ اس معرکہ مین انھون نے کئی زخم کاری کھائے خون جسم سے جاری ہوا اور دو زخم سر بھی بسبب حرکت کے پھٹ گئے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہ معرکہ بھی سر ہوا اب انکو غش آنے لگا سر سے و جسم سے خون بہ رہا ہے انھون نے بسبب ضعف کے گردن مرکب مین ہاتھ ڈالدیے انکو غش آگیا یہ حال جو دیوانہ نے دیکھا فوراً اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب یہان سے چلو ٹھہرنے کا مقام نہین ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی اور آجائے یہ جوان از حد مجروح ہوگیا ہے اور بسبب خون بہنے کے اِسکو ضعف ہوگیا ہے اور اُسی سبب سے غش آگیا ہے ایسا نہو کہ یہ ہاتھ سے جاتا رہے اور کوئی آکر چھین لے تو ساری محنت بیکار ہو کیونکہ یہ اِسوقت اپنے آپ مین نہین ہے سب نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی راوی کہتا ہے کہ اب بالکل صبح ہوگئی ہے پس دیوانہ علمشاہ کو اُسی حالت غش مین لیکر اور اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف قلعے کے چلا ادھر اُن سب نے تھوڑی دور پر جا کر دم لیا جب سب جمع ہوگئے افسرون نے بہت لعنت و ملامت کی اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی ارے پھر چلو اور مقابلہ کرو اُن سب نے جواب دیا کہ اب تو ہم نہ جائین گے چاہے آپ ہم سے خوش ہون چاہے ناراض ہم تو مقابلہ نہ کرینگے وہ قیدی تو بلائے روزگار ہے اسنے تو ہم سب کے پانون اٹھا دیے باوجودیکہ مجروح ہے اگر مجروح نہ ہوتا تو نہ معلوم کیا قیامت برپا کرتا جب یہ جواب افسرون نے پایا تو کہا کہ اچھا مقابلہ نکرو مگر چند لوگ جا کر دیکھین کہ یہ لوگ جاتے کدھر ہین اور کہان مقیم ہوتے ہین تاکہ جب ہم بادشاہ سے اطلاع کرین اور وہ لشکر کشی کرین اور اُنکو مقام کا پتہ معلوم نہوا اگر وہ یہ بات دریافت کرین کہ وہ لوگ کدھر گئے تو ہم کیا جواب دینگے انھون نے کہا کہ ہان یہ ہو سکتا ہے یہ کہکر چند سوار مرکب کو اُٹھا کر چلے دور سے دیکھا کہ وہ سب لوگ خوشی خوشی بادشاہ کے بھانجے کے قلعے کی طرف چلے جاتے ہین یہ سوار بھی دور دور عقب مین روانہ ہوے دیوانہ اپنے ہمراہیون سے باتین کرتا ہوا علمشاہ کی بہادری کی تعریف کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک کہ اپنے قلعے کے قریب پہونچا اور مع کل ہمراہیون کے داخل قلعہ ہوا جو لاشین اپنے ہمراہیون کی اُٹھوا کر لایا تھا اُنکو دفن ہونیکا حکم دیا سب افسرون

وسوار ون کو رخصت کیا خود علمشاہ کو قصر مین لا کر ایک مسہری پر لٹایا اسوقت جرّاح کو طلب کیا
زخم سر وجسم کو دھلوایا ٹانکے دلوا کر مرہم کے پھاہے چڑھوائے راحت جو ہوئی علمشاہ سنے
آنکھ کھولی ہوش آیا دیکھا کہ مین ایک قصر مین مسہری پر لیٹا ہون اور گرد میرے جرّاح بیٹھے ہوئے
ہین اور وہی نقاب دار کرسی بچھائے ہوئے بیٹھا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اُٹھون
دیوانے وجرّاحون سنے منع کیا کہ آپ تکلیف نہ کرین ایسا نہ ہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین ذرا زخمونکو
بھر آنے دیجیے پھر آپ کو اختیار ہی علمشاہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کوئی مقام خوف نہین ہی
مین اچھا ہون نقابدار یعنی دیوانے نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای آقا میرے حال پر رحم فرمائیے
آپ کو قسم ہی اپنے دین ومذہب کی کہ لیٹے رہیے تا کہ زخم کے انگور بندھ جائین علمشاہ قسم دینے
سے مجبور ہوگئے جرّاحون سنے دیوانے سے کہا کہ انکو شربت انار دیجیے اور مفرحات مثل عرق
بیدمشک وغیرہ کے پلائیے دیوانے نے کہا کہ اچھا اور اُن جرّاحون سے کہا کہ اگر تم اِن کو
جلد اچھا کر دوگے تو بہت انعام دونگا پس اُنکو بہت کچھ امیدوار کرکے رخصت کیا علمشاہ
کو شربت انار وبیدمشک وغیرہ منگا کر اپنے ہاتھ سے گلاس بنا کر دیا علمشاہ سنے فرمایا
کہ اے بھائی اول تو تم اپنے منھ پر سے نقاب برطرف کر دو دوسرے مجھکو اس حال سے
آگاہ کرو کہ تمھارا دین آئین کیا ہی تیسرے یہ بیان کرو کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جسکے لیے تمنے
اسقدر زحمت گوارا کی اور مجھکو رہا کیا اور یہان مجھکو لائے مین سنے توا ُسی مقام پر دریافت
کرنا چاہا تھا مگر تمنے اِس امر کا اقرار کیا کہ آپ ہمراہ چلیں مین بیان کرونگا بس اب تم اِن سب
واقعات کو بیان کرو اسوقت مین یہ شربت پیونگا اگر تم خدا پرست ہو تو یہ شربت پاک ہی
اور حلال ہی ورنہ حرام ہی کیونکہ کافر کا مال اُسوقت تک یہ حرام ہی اور نجس ہی جسوقت تک
وہ خدا پرست نہ ہو اور کلمہ نہ پڑھے دوسرے یہ معلوم ہو کہ وہ کیا کام ہی آیا مین اُسکو بر لاسکتا
ہون یا نہین جب علمشاہ نے فرمایا دیوانہ نے منھ پر سے نقاب برطرف کی علمشاہ سنے دیکھا
ایک جوان ہی سبزہ آغاز ہی سولہ یا سترہ برس کا سن ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی رخ سے
آثار وحشت نمایان ہین جوان خوبصورت بہادر وشجاع معلوم ہوتا ہی آنکھون مین لال ڈورے
وحشتون سے دیوانہ پن ظاہر ہی علمشاہ نے اُسکو دیکھکر بہت پسند فرمایا اُسنے نقاب الگ کرکے عرض کیا

کہ اے آقا میرا نام تحیر دیوانہ ہو مین عنطاق کج کلاہ کا سگا بھانجہ ہون عنطاق میرا ماموں ہو میرا باپ
شہر عشاقیہ کا بادشاہ مضراب کج کلاہ اسکا نام ہو ہم سب خداوند عجائب کے بندے ہین خداوند
عجائب نگار یہان خدائی کرتا ہو جب مین دس برس کا ہوا تو میری وحشت نے زور کیا مین
ماں باپ کو چھوڑکر اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجھکو پسند آیا مین نے یہان قلعہ بنایا اِن سب کو زیر کیا
بارہ ہزار دیوانے مین نے جمع کیے ہین میرے ماموں کی ایک لڑکی ہو اسکا نام ماہ عنطاقی
ہو جب مین یہان آکر مقیم ہوا تھا تو ماموں کے پاس ہر روز جاتا تھا چونکہ میری آمد و رفت
تھی مین نے جو ملکہ کو دیکھا محبت پیدا ہوئی عاشق ہوگیا وہ بھی میرے اوپر مائل ہوئی مین نے
ماموں سے خواہش کی اُنھون نے اِنکار کیا مین خاموش ہوگیا کئی مرتبہ نوبت اِس امر کی آئی
کہ مین نے درخواست کی ماموں نے انکار کیا اور کہا کہ مین تمھارے ساتھ نہ کرونگا تم دیوانہ ہو
یہ امر مجھکو ناگوار ہوا مین نے آنا جانا ترک کیا کئی مرتبہ اُنھون نے مجھکو طلب کیا مین نہ گیا خود بھی
آکر بلایا مگر مین نہ گیا میری طلب کا باعث یہ تھا کہ مین نے اُنکے لشکر کے کل سرداروں کو بروز
امتحان زیر کر لیا تھا جب مین نے جانے سے اِنکار کیا وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے میرے
دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ماموں سے مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ جو خیال آیا
مین نے فوج کی بھرتی شروع کر دی مین اِس انتظار مین تھا کہ فوج جمع ہو جائے تو ماموں پر
لشکرکشی کرون تا کہ خفت نہ حاصل ہو کل مین اپنے قصر مین یا د ملکہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ڈھنڈھورا
پٹتا ہوا اِدھر آیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کسی خداپرست کو ماموں نے اسیر کیا ہو اور وہ قید
ہو کل صبح کو قتل کرینگے مین نے جو اُس سے پوچھا کہ اُس خداپرست کا نام کیا ہو اُسنے آپکا نام لیا
اور کہا کہ فرزند حمزہ ہو ملکشاہ نام ہو سبب خصومت دریافت کیا اُسنے کہا کہ بڑا سبب تو یہی
کہ خداپرست ہو دوسرا سبب یہ بیان کیا کہ ایک قمری اُسکے پاس تھی اُسکو ایک باز لیگیا اُسنے
وہ قمری بادشاہ سے طلب کی بادشاہ نے اِنکار کیا تکرار ہونے لگی سخت کلامی کی نوبت آئی
انجام کار بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ اِسکو نکالدو اُسنے کئی سرداروں کو سر در بار مارا
اور اجلال سپہ سالار لشکر کو قتل کیا کوہان کوہ سر و سو ہان فیل پیکر نے اُس خداپرست
کو مجروح کر کے پکڑ لیا بادشاہ نے پہلے اُس سے کہا کہ تو خداپرستی کو ترک کر اُسنے انکار کیا بس

یا دشاہ نے قید کیا اور حکم دیا ہی کہ سب آکر جمع ہوں میں کل اُس خدا پرست کو قتل کرونگا چنانچہ اُسکی خبر دیتا پھرتا ہون یہ کہکر وہ تو چلا گیا بعد اُسکے میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اِس جوان خدا پرست کو رہا کرنا چاہیے اور اپنی خواہش ظاہر کرنا چاہیے یہ امر ضرور ہی کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اگر یہ جوان کوشش کریگا تو مین اپنے مطلب سے کامیاب ہونگا اُسکو چلکر رہا کرو اور اگر وہ خواہش کرے تو اُسکا دین بھی قبول کرو چنانچہ مین نے فکر کی کہ کسطور سے رہا کرون خیال مین آیا کہ کسی خدا پرست کے نام سے زندان پر جا گرون اور سب کو قتل کرکے رہا کرون چنانچہ آپ کے فرزند ارجمند ملک قاسم کے نام کا نعرہ پسند آیا مین نے اپنی سپاہ کے افسرون اور رفیقون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ دس ہزار آدمی کی سپاہ کو نقاب پوش کرکے اور سرخ پوشاک پہنا کر قریب دس بجے شب کے زیر قلعہ لیکر کھڑے ہو مین ایک ضرورت سے شہر عنطاقیہ کو جاؤنگا اُنھون نے ایسا ہی کیا یہان مین کھانا کھا کر ذرا استراحت کے لیے لیٹ رہا میری آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجھکو خواب مین مسلمان کیا اور کہا کہ جا اب وقت آگیا ہی تیرے سب رفیق تیرا انتظار کر رہے ہین مین اُٹھا اور لباس پہنکر زیر قلعہ آیا اور اُنکو ہمراہ لیکر شہر کی طرف روانہ ہوا اور مین اُنسے تھوڑا سا حال کہدیا صرف یہ امر ظاہر نہین کیا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون جب وہان پہونچا ملک قاسم کا نعرہ کرکے اُن سب پر گرا اور اُن سب کو قتل کرکے آپ کو رہا کیا پھر جو واقعہ گذرا وہ تو آپ پر ظاہر ہی بس یہ میری خواہش ہی کہ آپ عنطاق شاہ سے میری معشوقہ دلا دیجیے مجھکو اُسکے وصل سے کامیاب فرمائیے آپ کا بڑا احسان ہوگا مین آپ کی اطاعت سے تمام عمر باہر نہ ہونگا گویا مجھکو آپ زندہ فرمائینگے ای آقا مین خدا پرست ہوچکا ہون از برائے خدا میری امداد فرمائیے وصل معشوقہ سے کامیاب فرمائیے مین آپ کا دامن نہ چھوڑونگا بدون اپنی معشوقہ کے بیلے سوائے آپ کے یہ کام دوسرے سے نہ ہوگا اور آپ لوگون کا یہی طریقہ ہی کہ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم کرتے ہین آپ شوق سے یہ شربت نوش فرمائیے یہ تقریر دیوانہ کی سُن کے علمشاہ نے فرمایا کہ ذرا مجھکو صحت ہولے تو مین عنطاق کو قتل کرکے خواہ اسیر خواہ خدا پرست کرکے تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا تونے میرے ساتھ بڑا احسان کیا ہی مین اِس احسان سے تیرے

سبکدوش نہین ہو سکتا ہون اگر تو یہ احسان بھی نہ کرتا تو بھی ہم تیری نمک حلالی کا عذر کرتے وہ یہ سن کے قدمون پر گرا اور بہت کچھ دعا و ثنا کرنے لگا علمشاہ نے اُسکو گلے سے لگایا وہ خلعت امار نوش فرمایا اور فرمایا کہ تو اپنے رفیقون و اہل لشکر کو بھی مسلمان کر عرض کیا کہ بہت خوب آپ اطمینان رکھیں اور کہنے لگا کہ حضور اپنے حال سے آگاہ فرمائین اور اُس قمری کے حال سے کہ جسکے لیے آپ نے بادشاہ سے فساد برپا کیا تب علمشاہ نے اشک آنکھون مین بھر کر فرمایا کہ ای بھائی کچھ حال نہ دریافت کرو میرے دل مین اسقدر طاقت نہین ہی کہ مین اس حال کو بیان کر دن مجھکو صحت ہونے دو پھر بیان کرونگا دیو اسنے کہا بہت خوب اور اُسیوقت بیرون قصر آیا اور سب رفیقون و افسرون و دیوانون و اہل لشکر و اہل قلعہ کو طلب کیا اور اُنسے سب حال اپنے عشق کا اور مامون سے خواہش عقد کرنے کا اور اُسکے انکار کا اور اپنا فوج جمع کرنا اس قصد سے کہ مین مامون پر لشکرکشی کرون اور علمشاہ کے حال سے آگاہ ہونیکا اور رو دہ خیال کرنے کا کہ اس خداپرست کی کمک سے میری امید بر آئیگی اور اپنا سب کو طلب کرکے لشکر تیار ہونے کا حکم دینا اور کھانا کھا کے سونے کا اور خواب دیکھنے کا اور خواب مین مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور کہا کہ باقی حال آپ پر سب ظاہر ہی اور میرے آقا نے بھی اقرار کیا ہی کہ مین اچھا ہو لون تو ضرور تیری معشوقہ کو دلا دونگا لہذا مین نے تو عجائب پرستی کو ترک کیا دین اسلام قبول کیا پس جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے ورنہ میرے شہر اور قلعے سے نکلجائے میرے پاس کافر کا کام نہین ہی اگر نہ جائیگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ جو دیو اسنے کہا سب نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر آپنے دین اسلام قبول کیا اور اپنی عجائب پرستی کو ترک کیا تو ہمنے بھی قبول کیا اور عجائب پرستی کو ترک کیا ہم آپ ایسا آقا کہان پائینگے اور واقعی یہ دین برحق ہی اور خداپرست بڑے قدردان اور قدرشناس ہین انکی اطاعت مین سعادت کونین حاصل ہوتی ہی اور ہمنے خیال کیا کہ جو قدر و منزلت خداپرست ہمرہا وری کرتے ہین وہ کوئی نہین کرتا ہی ایسے لوگون کی اطاعت باعث افتخار ہی بقول کسے الناس علی دین ملوکہم یہ جو سب نے کہا دیو اسنے سب کو کلمہ طیبہ جو کہ خواب مین اُسکو تعلیم ہوا تھا تعلیم کیا سب از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے اُسیوقت

بنا مسجدون کی ڈالی گئی بتکدے کھود ڈالے گئے ہر طرف صدائے اذان بلند ہوئی دیوانے نے سب کو رخصت کیا علمشاہ کے پاس آکر سب حال بیان کیا علمشاہ بہت خوش ہوئے اب راوی انکو تو قلعے مین مقیم رکھتا ہی اور بیخبر دیوانے کو اِنکے علاج مین کہ اِنکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب عنطاق کج کلاہ و اُسکی سپاہ کا حال تحریر کرتا ہون کہ یہان عنطاق نے اور اُسکے کل سرداران نے جو کہ اُسکے پاس تھے اور اہل شہر نے و دیگر قصبات کے باشندون نے وہ شب اِس انتظار مین بسر کی کہ صبح ہولے تو وہان جائین کہ جہان خداپرست قتل ہوگا اور بادشاہ نے بھی اُس انتظار مین شب بسر کی کہ صبح ہولے تو خداپرست کو قتل کرون اس حال سے آگاہ نہ تھا یہان جب صبح ہوئی بادشاہ نے بیدار ہوکر دربار کیا سب حاضر ہوئے جلاد طلب کیا وہ حاضر ہوا حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو فوراً تیاری ہونے لگی بادشاہ اِس انتظار مین ہی کہ اب کوئی دم مین داروغہ زندان خانہ قیدی کو لیکر حاضر ہوگا یہ تو یہان انتظار کر رہا ہی وہان داروغہ صاحب خود اسیر پنجۂ اجل ہوگئے ہین قیدی کو کون لائے اور قیدی بھی ہو تو حاضر کیا جائے اُس قیدی پر تو ہزارون جانین نثار ہوگئی ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اُس صحرا مین ہر طرف لوگون کا مجمع تھا یہ سب قصبات و دیہات سے آئے تھے پانچ پانچ کوس دس دس کوس سے لوگ آئے تھے کوئی پہر رات رہے کوئی دو پہر رات سے اپنے گھر سے چلا تھا خلاصہ یہ کہ اِن سب کو بڑا قتل خداپرست کا اشتیاق تھا کہ چلکر تماشہ دیکھین دوکانداروں نے بڑے سویرے سے دوکانین آراستہ کین کسی طرف ساقنین بیٹھی ہوئی تھین تشنہ بازون کا مجمع تھا ہر قسم کا سامان بطور میلہ مہیا تھا اِدھر اہل شہر امیر و غریب جوان و پیر لوجا پاٹ سامری سے فراغت کرکے لباس تکلف سے آراستہ ہوکر اپنے اپنے گھرون سے نکلکر در شہر پناہ کیجانب چلے چوک مین پہونچتے ہی چرچا سنا کہ رات کوئی آکر سب پاسبان زندان خانہ کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لیگیا مگر یہ لوگ یہ چرچا سنتے ہی در شہر پناہ پر آئے تو وہان لاشین پڑی ہوئی دیکھین بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر سب اہل شہر آکر جمع ہوئے کوتوال نے کیا کیا کہ صبح کو جب سب کو مردہ پایا اور قیدی کو نہ پایا تو نخوت اور داروغہ زندان خانہ اور چند سوارون کی لاشین اور چند در شہر پناہ پر سے لاشین لیکر چارپائی پر ڈالکر خاک اڑاتا ہوا طرف

بادشاہ کے چلا اور باقی لاشون کو ایک گڑھے مین دفن کرا دیا اُدھر وہ لشکر جو بسبب چند سوار کے مرنے کے بھاگا تھا اور بیرون شہر جاکر رُکا تھا وہ ایک مقام پر اُن سوارون کا انتظار کر رہا تھا جو کہ نقابدارون کے عقب مین براے دریافت حال گئے تھے کہ کوتوال اِن لاشون کو لیکر پہونچا اُن سب نے دریافت کیا کہ اِنکو لیکر کہان جاتے ہو کوتوال نے کہا کہ خدمت بادشاہ مین خبر کرنے جاتے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم بھی چلتے ہین ہمنے چند سوار براے دریافت حال روانہ کیے ہین کہ دیکھو یہ لوگ کہان جاتے ہین تاکہ بادشاہ سے سب حال بیان کرین یہ سُنکے کوتوال ٹھہر گیا راوی بیان کرتا ہو کہ وہ سوار جو عقب مین گئے تھے برابر چلے گئے اُنھون نے دیکھا کہ وہ نقابدار مع اپنے ہمراہیون و قیدی کے اُس قلعے مین داخل ہوے جو کہ بادشاہ کے بھانجہ کا ہو یعنی تجیر دیوانہ جس مین رہتا ہو اُنھون نے عقل سے دریافت کیا کہ یہ کام کسی کا نہین ہو دیوانے کا معلوم ہوتا ہو مگر نہ معلوم اِس دیوانے کو کیا ہوا جو یہ آکر رہا کر لیگیا ماموں کا بھی خوف نہ کیا اسقدر لوگون کو قتل کیا چلکر بادشاہ سے اِس حال کی خبر کرین بس یہ سوار یہ حال دیکھکر اِس لشکر مین آئے جو کہ اِنکا انتظار کر رہا تھا یہان آکر دیکھا کہ کوتوال بھی مع پیادون کے لاشین لیے ہوے موجود ہو اِن سوارون نے آکر سب حال بیان کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ ضرور یہ امر ہو چلو اب بادشاہ سے خبر کرین اور عرض کرین کہ آپ کے بھانجے کی یہ حرکت ہو وہ آپ سے باغی ہوگئے اُنھون نے بغاوت پر کمر کسی وہ غضب کو آکر اور اِن سب کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لے گئے یہ کہکر کوتوال سے کہا کہ تمنے اِن لاشون مین سے کوئی لاش حریف کی دیکھی ہو تاکہ اُسکے دیکھنے سے حال معلوم ہو کہ یہ کون لوگ تھے کوتوال نے کہا کہ اِن لاشون مین یہ زندان خانے کے قریب کوئی لاش لشکر حریف کی نہ تھی اور نہ شہر پناہ پر ملی مین نے بہت تلاش کیا تو دو لاشین ملین جنکو وہ بھی مین نے لے لی ہین مین نے جو اُنکو دیکھا تھا تو اُن لوگون کو پایا جو کہ دیوانے کے ہمراہ رہتے تھے مین خود حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہو مگر اب یقین ہوگیا کہ یہ سب کام اُسی دیوانہ کا ہو اِن سوارون کے بیان سے یہ راوی کا بیان ہو یہ سُنکے اُس لشکر کے لوگون نے وہ جو قتل ہوے تھے دیوانہ وغیرہ کے ہاتھ سے اُنکی لاشین اُٹھائین اُنمین چار لاشین

لشکر حریف کی تھین اب جو اُنکو دیکھا تو وہ سب دیوانے کے ملازم و رفیق تھے ابتو یہ سب
خوش ہوے اُن لاشون کو لیکر فریادی کی صورت بنکر خاک اُڑاتے ہوے بادشاہ کی
طرف چلے وہان جو عرصہ ہوا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسیکو بھیجکر خبر تو منگاؤ کہ داروغہ زندان
نے عرصہ کیون لگایا یہ وقت آگیا ابھی تک قیدی کو لیکر نہین آیا اُس سے کہلوا بھیجو کہ بہت جلد
آئے اب عرصہ نہ لگائے کہانتک انتظار کیا جائے وزیر نے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر چند
چوبدارون کو طلب کر کے جو کچھ بادشاہ نے حکم دیا تھا اُنکو وہ حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد لیکر
اپنے ہمراہ آؤ یہان سب جمع ہین رموز جادو عنطاق کے پہلو مین بیٹھا ہو اور سب سردار
حاضر ہین ایک عیار مع اپنے شاگردون کے کھڑا ہوا ہو کہ وہ چوبدار اِدھر کو چلے تھے کہ یکایک
شہر کی طرف سے شور و غل کی صدا آئی اہل شہر جو آئے تھے وہ باہم یہ کہ رہے تھے کہ ہم جو
اِدھر کو آتے تھے تو ہمنے راہ مین سُنا تھا کہ قیدی کو کوئی آکر رہا کر کے لیگیا نہ معلوم یہ واقعہ
درست ہو یا غلط ہو اور ہمنے جابجا لاشین بھی پڑی ہوئی پائین مگر ہم یہان چلے آئے قیدی
ابھی تک نہین آیا نہ معلوم کب آئیگا یہی ذکر تھا کہ شور و غل کی جو صدا اُٹھی سب اُسطرف کو
دیکھنے لگے دیکھا کہ آگے آگے کوتوال سر برہنہ اور چند افسر سپاہ سرون پر خاک پڑی ہوئی
فریادیون کی صورت بنائے ہوے اُنکے عقب مین بہت چارپائیان اُنپر چادرین پڑی
ہوئی اُنکے بعد کچھ سپاہ اِسطرف کو چلے آتے ہین یہ کہکر اہل شہر کہنے لگے کہ جو واقعہ ہمنے
راہ مین سُنا تھا وہ سچا معلوم ہوتا ہو مزور قیدی رہا ہو گیا کوتوال کا اِس حال سے چارپائیون
کو لیکر آنا خالی از علت نہین اُنپر وہ لاشین ہین جو کہ اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین
جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے ابتو ہر طرف ہُلڑ ہو گیا کہ کوتوال اُس مجمع کے قریب آکر پہونچا اُن سب نے
کہا کہ کوتوال صاحب یہ کیا حال ہو اور کیا معرکہ ہو بیان فرمائیے کوتوال نے کہا کہ یہ سب
حال اور معرکہ بادشاہ کے روبرو بیان ہوگا وہ لوگ خاموش ہو رہے کوتوال آگے چلا
عقب مین سب اہل مجمع تھے کہ چلکر سُنین کہ یہ کیا معرکہ ہو وہ چوبدار ابھی جانے نہ پائے تھے
کوتوال کو اس حال سے دیکھکر وہ بھی واپس آئے بادشاہ اور سب اِسی طرف کو دیکھ رہے
تھے کہ بادشاہ اور سب اہل دربار کو کوتوال دکھائی دیا بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تو

دیکھو

قیدی لایا جب وہ قریب پہونچے اور کوتوال نے اور سب نے بادشاہ کو دیکھا اور زیادہ شور و
غل مچایا سر پر خاک ڈالی اب جو بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال کو اس حال سے دیکھا اور
چار پائیان دکھائی دین اور قیدی نہ دکھائی دیا اب تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی
بادشاہ نے سب سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ یہ کوتوال کیا حالت بنا کر آیا ہو سب نے
عرض کیا کہ ظاہر ہو جائیگا حضور نہ تو قیدی ہو نہ داروغہ زندان خانہ ہی معلوم ہوتا ہو کوئی نیا
واقعہ شہر مین گذرا یہان یہ تذکرہ تھا کوتوال و اُن افسرون نے وہ سب چار پائیان لاکر
دربارگاہ پر رکھین اور پکارنے لگے کہ دوہائی بادشاہ کی لوٹ لیا ممنطاق نے حکم دیا
کہ کوتوال کو مع چار پائیون کے طلب کرو کوتوال بموجب حکم بادشاہ کے طلب کیا گیا مع
اُن سب افسرون و چار پائیون کے بارگاہ مین آیا سامنے وہ چار پائیان رکھین دست بستہ
سب کھڑے ہوے بادشاہ نے پوچھا کہ تمپر کیا آفت نازل ہوئی اور یہ تو بتاؤ کہ داروغہ
زندان خانہ قیدی کو لیکر ابھی تک کیون نہین آیا یہ سُنکے کوتوال نے اُن سوارونکو پیش
کیا جو کہ براے حفاظت قیدی مقرر ہوے تھے اور جنھون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی
اور داروغہ زندان کی لاش پر سے چادر دور کی اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ داروغہ
زندان کا یہ حال ہوا اب جو بادشاہ و اہل دربار نے دیکھا تو داروغہ زندان کو مردہ پایا
بادشاہ نے حیران ہو کر کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا جلد بیان کرو تب اُن سوارون نے عرض کیا
کہ جب قیدی یہان سے گیا اور قید کیا گیا تو نخوت شیر صورت جنکی لاش ہم لائے ہین
وہ مع دس ہزار سوارون کے براے حفاظت گرد زندان خانہ اُترے ہم لوگ بھی سب
پہرہ دینے لگے ایکطرف داروغہ صاحب بیٹھے تھے اور ایک طرف ہمارے افسر قریب دوپہر
رات کے ہم سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سر خپوش مع کچھ سپاہ کے ہماری طرف چلا
آتا ہو چونکہ ہم سب کو اِسکی خبر نہ تھی کہ ہمکو قتل کرنے آتا ہو ہم لوگ باطمینان تمام بیٹھے ہوے
تھے اُسکو دیکھکر خبردار و ہوشیار تو ضرور ہوے جبتک ہم تیار ہون ہون وہ مثل بلاے مبرم
کے نعرہ بلند کرکے آگرا او رقتل کرنا شروع کیا اُسنے نعرہ کوئی ملک قاسم خدا پرست ہو اُسکا
کیا ہم لوگ بھی لڑنے لگے ہمارے افسر نخوت نے مقابلہ کیا وہ اُسکے ہاتھ سے مارا گیا

داروغۂ زندان نے سامنا کیا وہ بھی کام آئے اور رہزاروں آدمی کام آئے جتنے چھاؤنی تھے کوتوال
کو خبر کرائی جبتک یہ لوگ آئین اُسنے آفت برپا کر دی ہم تاب نہ لا سکے بھاگ کھڑے ہوئے
دیکھیے یہ لاش ہمارے افسر کی ہی اور یہ کہکر اُسپر سے چادر دور کی بادشاہ نے نخوت کو بھی
قتل کیا ہوا پایا اور بہت سے سواروں کو مقتول دیکھا اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم بھاگ
کھڑے ہوئے اُسنے قفل توڑا قیدی کو رہا کیا قیدی کو لیکر باہر آیا کہ اس اثنا میں کوتوال
صاحب پہونچے اُنسے بھی مقابلہ ہوا یہ بھی تاب نہ لا سکے بھاگے وہ صاف لیکر نکلا چلا گیا
شہرپناہ پہ روکا وہان بھی تلوار چلی انجام یہ ہوا کہ ہم وہان سے بھی بھاگے وہ شہر سے نکلگیا
صحرا میں جاکر اِن سب نے روکا وہان بھی ہم اُسکا کچھ نہ کر سکے وہ وہان سے بھی مع قیدی
و اپنے ہمراہیوں کے نکلا ہوا چلا گیا یہ واقعہ گذرا یہ سب لاشیں موجود ہیں ملاحظہ فرمائیے
یہ سُنکے بادشاہ نے کوتوال سے پوچھا کہ تم بیان کرو کہ کیونکر یہ واقعہ گذرا کوتوال نے اپنا
واقعہ بیان کیا جو کہ تحریر ہو چکا ہی اُن افسرون نے سب حال بیان کیا تب بادشاہ نے
کہا کہ یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ کون نقابدار تھا اور کدھر سے آیا تھا اور کدھر گیا اُن
سب نے عرض کی کہ اگر جان کی امان پائیں تو عرض کریں بادشاہ نے کہا تمھاری جان تمکو
بخشی صاف صاف بیان کرو اُسکے حال سے تب سب نے متفق ہو کر کہا کہ وہ نقابدار حضور
کے بھانجے تھے شاہزادہ تہجیر دیوانہ اور اُنکے ہمراہ اُسکے رفیق تھے وہی آکر ہم سب کو
قتل کر کے قیدی کو رہا کر کے لیگئے یہ جو بادشاہ نے سُنا کہا کہ کیون اُسپر تہمت لیتے ہو اُسنے
تو شہر میں آنا ترک کیا میں نے اُسکو طلب بھی کیا تو وہ نہ آیا اور اِس حال کی اُسکو خبر کیونکر
ہوئی دوسرے اُسکو کیا ایسی مجھسے خصومت تھی کہ وہ اس طور سے آتا اور میرے قیدی کو
رہا کر کے لیجاتا تیسرے وہ عجائب پرست یہ قیدی خدا پرست تمکو دھوکا ہوا ہوگا کوئی
ایسی بات کہتا ہی کوئی اور ہوگا وہ اگر سنے گا تو آفت برپا کریگا اُن سب نے عرض کی کہ جو
کچھ ہمنے خدمت والا میں عرض کیا ہی اِس بات کا ہم ثبوت بھی رکھتے ہیں ہان اگر حضور پر
ثابت نہ ہو تو حضور ہمکو قتل کریں یہ حرکت اُنھیں کی ہی بادشاہ نے کہا کہ کیا ثبوت ہی بیان
کرو اگر نہ ثابت کروگے تو یاد رکھو کہ تم سب کو قتل کرونگا اُنھون نے کہا کہ بشوق یہ کہکر

اُن سوارون سے کہا کہ تم بیان کرو کہ تمنے کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تب اُن سوارون سے
اپنا تعاقب مین جانا اور نقابدارون کا داخل قلعہ ہونا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ مزور
اِس بات سے ثابت ہوتا ہے مگر یک امر ہے کہ شاید اُسکا کوئی دوست ہو یہ حرکت اُسنے کی ہو بھلا
اِسکے سوا اور بھی کوئی ثبوت ہے تب اُن سب نے اُن لاشون کو دکھایا اُنپر سے چادر دور
کی اور کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ لاشین کن لوگون کی ہین اب جو بادشاہ واہل دربار نے
دیکھا تو دیوانے کے رفیقون و ملازمون کی لاشین دیکھین اور پہچانا کہ یہ سب لاشین اُسکے
رفیقون کی ہین بادشاہ نے کہا کہ اب مجہپر ثابت ہوگیا کہ یہ کام اُسی ناشدنی دیوانے کا ہے مگر
یہ نظاہر ہوا کہ اُسکو مجھسے کیا خصومت پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے اُسنے یہ دشمنی کی سب نے
کہا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی امر ظاہر نہین ہوتا بادشاہ نے کہا کہ مین نے لاشین بھی دیکھین
مگر یقین نہین آتا ہے کوئی سبب دشمنی کا معلوم نہین ہوتا ہے یہ کہکر اپنے عیار کی طرف دیکھا اور کہا
کہ اے بیشنگ تم جاکر دریافت تو کرو کہ یہ واقعہ صحیح ہے اُن سوارون کے کہنے سے اور لاشون
کے دیکھنے سے تو مجھکو شک ہوتا ہے تو جاکر دریافت تو کر آیہ جو بادشاہ نے حکم دیا بیشنگ
فوراً بیرون بارگاہ آیا اور اپنی صورت تبدیل کرکے طرف قلعہ تسخیر کے روانہ ہوا یہان بادشاہ
اُسکا انتظار کرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کیا وجہ ہوئی جو دیوانہ بگڑ گیا اور میرے قیدی کو رہا
کر دیگیا کچھ بھی اُسنے پاس نہ کیا اگر ایسی حرکت کی تو بہت بیجا حرکت کی یہ سوچ رہا تھا کہ یکایک
بادشاہ کو خیال آیا کہ دیوانے نے یہ اُسکا بدلا لیا جو مجھسے خواہش کی تھی کہ میرے ساتھ اپنی دختر
کی شادی کر دیجیے مین نے انکار کیا اُسدن سے اُسنے آنا جانا ترک کیا اِسی سبب سے میرا
دشمن ہوگیا اب **عنطاق** کو یقین ہوگیا کہ یہ کام دیوانے کا ہے جب اِسکو یقین ہوا دل مین سوچکر
کوتوال وغیرہ سے کہا کہ اِن لاشون کو لے جاؤ اِنکے ورثا کو دیدو اور شہر کا بندوبست کرو مین
بھی آتا ہون جسنے یہ حرکت کی ہے اُسکو سزا دونگا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور یکار کر
کہدو کہ قیدی رات کو رہا ہوگیا اُسکا کوئی دوست غافل پاکر اور سب قتل کرکے رہا کر لےگیا
آپ سب لوگ واپس جائین کوتوال وغیرہ اُن لاشون کو لیکر باہر آیا اُسنے ورثا کو دیدیا
اور وہی حکم شاہی پکار کر کہدیا سب مجمع درہم وبرہم ہوگیا ہر ایک یہ کہتا ہوا اپنے اپنے

مقام پر چلا گیا کہ بڑی خرابی اور غفلت کی کی جو قیدی رہا ہو گیا ہمکو بیکار بڑی زحمت ہوئی کاش ہم
نہ آتے اگر یہ حال معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ سب واپس گئے تھوڑے عرصے مین وہان سوا سے
بادشاہ اور اسکے ملازمون کے کوئی نہ رہا جو کہ برائے شکار ہمراہ آئے تھے بادشاہ کو بڑا بھد
تھا دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا اپنے بھائی رموز جادو سے کہا کہ جس قمری
کے واسطے اسقدر کشت و خون ہوا تھے وہ قمری ہمکو اِسوقت تک نہ دی اُسنے کہا کہ وہ قمری
حاضر ہی شب کو جو آؤنگا تو لیتا آؤنگا عنطاق نے کہا کہ اچھا رموز جادو اپنے خیمے مین آیا
اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُسکے رفقا آکر حاضر ہوے دور شراب چلنے لگا عنطاق
اِس خیال سے یہان سے نہین گیا کہ عیار خبر لیکر آلے تو شہر مین جاؤن اور اگر یہ امر صحیح ہو تو
کسی پہلوان زبردست کو مع لشکر کے روانہ کر کے دیوانے کو مع اُس خداپرست کے گرفتار
کراؤن یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی پس عنطاق انتظار عیار مین اُترا ہوا ہی اب ان
سب کو یہان مقیم رکھتا ہون اب کچھ حال سمک یلطاقی کا تحریر کرتا ہون کہ اِسکا حال بھی
تحریر ہونا ضرور ہی کہ اِسنے کیا کام کیا ہی

## دو کلمۂ عیاری سمک یلطاقی کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے جو اجزا تحریر کیے ہین اُنمین یہ تحریر کیا ہی کہ جب
خواجہ عمرو دربار سماوات مین گئے تھے اور اُنھون نے وہان سمک کو دیکھا تھا کہ شکل
تبدیل کیے ہوے عقب سماوات مین بیٹھا تھا اُنھون نے عیاری کی تھی اور وہان سے
عیاری کرکے جب باہر آئے تھے تو سمک بھی آیا تھا چنانچہ خواجہ نے سمک سے یہ کہا تھا
کہ بیٹا سمک میرا تمھارا ساتھ اچھا نہین لہذا اپنی اپنی راہ لو تو سمک ایکطرف کو روانہ ہوا
تھا اور خواجہ ایک سمت کو خواجہ کا حال تو منشی صاحب نے تحریر کیا تھا مگر سمک کا حال
کچھ نہین تحریر کیا تھا اب مین اُسکا حال قلمبند کرتا ہون کہ سمک جو خواجہ سے جدا ہو کے
چلا صورت بدل کے اِدھر اُدھر پھرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کوئی تو عیاری کرنا چاہیے
اِسی فکر مین ہر طرف پھرا مگر کوئی کام نہ نکلا تو یہ لشکر مین آیا یہان آکر معلوم ہوا کہ ملک شاہ رخ
آہو چشم کے شب کو کسی طرف چلے گئے ہین اور صاحبقران طرف کوہ ہمیشہ خون کے جا پہنچے

ہین اور شب کو جہانگیر وسیما سے مہر جمال بھی لشکر سے نکل گئی ہین خواجہ اُنکی تلاش مین بشکل امیر بنے ہوے ہین اپنے خیال کیا کہ تیرا آقا بھی کسی طرف چلا گیا ہو اب تو یہان رہکر کیا کریگا چل آقا کی تلاش مین اُنکو تلاش کرکے اُنکی خدمت مین رہ بدون آقا کے یہان رہنا بیکار ہو سراسر مروت اور نمک حلالی کے خلاف ہو یہ سوچکر لشکر سے چل کھڑا ہوا بارگاہ تک مین نہ گیا اب یہ کوہ و صحرا کی سیر کرتا ہوا اور علمشاہ کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا صورت تبدیل کیے ہوے اتفاق قضا و قدر سے یہ پھرتا ہوا اُسی صحرا مین پہونچا کہ جہان عنطاق اترا ہوا تھا اور علمشاہ سے مقابلہ ہوا تھا اُسدن پہونچا کہ جسدن علمشاہ کے قتل کا دن تھا اور سب لوگ آکر جمع ہوے تھے اِسنے دور سے جو مجمع دیکھا خیال کیا کہ چلکر دریافت کرو کہ یہ مجمع کیسا ہو اور کیا واقعہ ہو پس یہ وہان آیا اور اُن لوگون مین ملکر اِدھر اُدھر پھرنے لگا بارگاہ مین بھی آیا یہان کا بھی حال دیکھا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہان کوئی آج میلا ہو جو یہ مجمع ہوا اُنھون نے سب حال بیان کیا کہ اِس طور سے ایک مسافر آیا تھا اُسکے پاس ایک قمری تھی بادشاہ نے اُس سے طلب کی اُسنے اِنکار کیا بادشاہ کے بھائی کو یہ امر ناگوار ہوا چونکہ وہ ساحر مین رموز جادو اُنکا نام ہو وہ اُٹھکر اپنے خیمے مین آئے اور یا زہر بھیجکر قمری کو اُس مسافر کے پاس سے اُٹھوا لیا وہ قمری اُنکے پاس ہو وہ مسافر یا سے قمری بگڑ گیا اُس سے تلوار چلی اُس حالت جنگ دیکھا رین معلوم ہوا اور ظاہر ہوا کہ یہ خدا پرست ہو اور پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان ہو بادشاہ کے سردارون نے اُسکو زخمی کرکے اسیر کرلیا بادشاہ نے آجکا دن اُسکے قتل کے لیے مقرر کیا تھا اور سب کو اِس حال سے آگاہ کیا تھا ہم اُسکے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنے آئے تھے مگر یہان آکر یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کا بھائی تجیر دیوانہ بادشاہ سے باغی ہو گیا اور وہ سب کو آکر قیدخانے سے محافظان زندان کو قتل کرکے اُس خداپرست کو رہا کرکے اپنے قلعے مین لیگیا ہو پس اب ہم سب واپس جائینگے کیونکہ اب قتل کون ہوگا وہ تو رہا ہو گیا سمک نے دریافت کیا کہ یہ قلعہ یہان سے کتنی دور ہو اُنھون نے جواب دیا کہ پانچ کوس پر ہو یہ بھی پوچھا کہ وہ مسافر ایک قمری کو ایسا عزیز رکھتا تھا کہ جسکے لیے اسقدر کشت و خون واقعہ ہوا اُنھون نے جواب دیا کہ بہت عزیز رکھتا تھا بلکہ ہم کی جدائی ناگوار تھی مگر مجبور ہو گیا رموز جادو

لیکیا اُسنے تو قمری کے لیے آفت برپا کر دی تھی گویا وہ قمری نہ تھی اُسکی روح تھی سماک نے
باتون باتون مین یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ رموز جادو کا خیمہ کونسا ہو اُنھون نے بتا دیا اور
یہ بھی کہدیا کہ وہ قمری ابھی رموز کے پاس ہو بادشاہ کو اُسنے نہین دی ہو وہ قمری غضب کی باتین
کرتی ہو سُنا جاتا ہو وہ لوگ تو سب چلے گئے تھے اب وہان سواے اُس لشکر کے جو کہ بادشاہ
کے ساتھ آیا تھا اور کوئی نہ تھا سماک نے یہ سُنکے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے عیاری کر کے قمری
رموز سے لینا چاہیے اور آقا کی خدمت مین پہونچکر پیش کرنا چاہیے نہ معلوم یہ قمری کیسی ہو
کہ جسکے لیے آقا نے اسقدر کشت و خون واقع کیا کوئی نہ کوئی بھید اُس قمری مین ضرور ہو تیری
عیاری کسدن کام آیگی اور تو کسدن حق نمک سے ادا ہوگا یہ سوچکر فکر کرنے لگا ایک
عیاری خیال مین آئی فورًا سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر صحرا مین آیا اور سامان عیاری
سے درست ہوکر طرف لشکر کے چلا داخل لشکر جو ہوا سب نے دیکھا کہ ایک درویش باریش
سفید قشقشہ سیندور کا پیشانی پر دیا ہوا الف آزادی کا کھنچا ہوا گیروے کپڑے پہنے ہوے
سر پر کلاہ درویشی رکھے ہوے مگر بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ جوگی ہو چلا آتا ہو ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا
ہوا ہو مگر عجب رنگ کا تیتر ہو کہ اُسکے جسم مین نئے نئے رنگ کے پر ہین یعنی سرخ و سفید و
سیاہ و سبز و زرد اور مثل الماس و زمرد کے چمکتے ہین تیتر بہت خوبصورت اور بہنایت خوش قطع
اُسکے ہاتھ پر بیٹھا ہوا ہو وہ درویش اُسکو چمکارتا ہوا اور چند جانور اُسکے بازو اور شانے
اور سر پر مثل قمری وغیرہ کے بیٹھے ہوے ہین اُنکے رنگ برنگ پر پُرزے ہین اگر کسی کا دُوٹا
سفید ہو تو بازو سرخ و سبز پنجے زرد چونچ اودی سر نیلا ہر ایک خوشنما اِکتارہ ہاتھ مین بجتا
بجاتا ہوا چلا آتا ہو اُس درویش کو جو لوگون نے دیکھا اُسکے گرد جمع ہوے اور کہنے لگے
کہ اہو جوگی صاحب کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہو جوگی نے جواب دیا کہ بابا جہان سے سب
آتے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جاینگے مین بھی جاؤنگا اُنھون نے کہا کہ آپ کا
دولت خانہ کہان ہو کہا کہ بیٹا ہم فقیرون کا دولت خانہ کیسا یہی کوہ و صحرا ہم لوگون کا مسکن ہو
آج یہ صحرا کل وہ جنگل اپنا مقام ہو ویرانے سے مجکو کام ہو اِسوقت جو یہان مجمع دیکھا خیال ہوا
کہ جاکر دیکھو کہ یہ لوگ اِس مقام پر کیون جمع ہوے ہین یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ جوگی صاحب

یہان ہمارا بادشاہ آیا شکار کو اُسنے یہان آکر ایک خدا پرست کو اسیر کیا تھا اُسکے قتل کے
لیے آجکا دن مقرر کیا تھا رات کو کوئی اُسکا دوست آکر اُسکو رہا کر کے لیگیا یہ مجمع جو ہوا
سب اُسکے قتل کا تماشا دیکھنے کو آئے تھے جب معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سب واپس گئے
پوچھا اے جوگی صاحب یہ طائر آپ نے کہان سے پائے کیا خوشنما ہین جوگی نے کہا کہ بابا
انھین جانورون کے سبب سے تو میری زندگی ہے جب دم گھبراتا ہے اِنسے باتین کرتا ہون
یہ سب میرے پالو ہین ابتو ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ اس جوگی کے پاس بہت عمدہ جانور ہین
شدہ شدہ یہ خبر رموز کو بھی ہوئی جب اُسنے سنا کہ لشکر مین ایک جوگی آیا ہے اُسکے پاس چند
تیتر اور قمریان ہین مگر کیا خوشنما ہین اسکو بھی اشتیاق ہوا کہ بلا کر جوگی صاحب کو دیکھنا چاہیے
رفیقون سے کہا کہ ذرا تم جاکر دیکھو کہ جو فقیر لشکر مین آیا ہے وہ کیسا ہے اور اُسکے پاس کس
قسم کے طائر ہین اگر وہ آئے تو میرے پاس لے آؤ ذرا مین بھی اُن طائرون کو دیکھون
رفیقون نے عرض کیا کہ کل تو بہت بڑا فساد ہو چکا ہے ایک قمری کے لیے کئی سردارون کی
جانین مفت برباد ہوئین ایسا نہ ہو کہ اِس سے بھی کوئی فساد ہو رموز نے کہا کہ پھر کیا
نقصان ہے فساد ہوگا تو ہوا اور کیون فساد ہونے لگا اگر کوئی جانور پسند آئیگا اور مین اُس سے
طلب کرونگا وہ نہ دیگا مین خاموش ہو رہونگا کیونکہ کسی کی چیز پر اجارا نہین ہے وہ اپنی
چیز پر اختیار رکھتا ہے چاہے دے چاہے نہ دے اگر تم یہ کہو کہ یہ بھی اپنی قمری نہ دیگا
یا تیتر نہ دیگا تو باز رہتے لین گے رموز نے کہا یہ نہ ہوگا رفیقون نے کہا پھر اُس مسافر بیچارے
کی قمری باز رہے کیون طلب کر لی رموز نے کہا وہ بادشاہ کو پسند آئی تھی دوسرے
وہ میرا بڑا بھائی ہے مجھکو اُسکا صدمہ گوارا نہ ہوا کہ ایک چیز اُسکو پسند آوے اور وہ
ایک ادنی مسافر سے مانگے اور وہ انکار کرے اِسوجہ سے یہ حرکت ہوئی اور اپنے
دل پر تو مجھکو اختیار ہے تم جاؤ اوسکو لے آؤ یہ سنکر چند رفیق اُٹھے اور بیرون خیمہ آئے
دیکھا کہ ایک جوگی چلا آتا ہے جہان پر وہ کھڑا ہو جاتا ہے وہان ایک بھیڑ لگ جاتی ہے سیکڑون
آدمی اُسکے عقب مین ہین اُن سب نے اُن تیترون اور قمریون کو دیکھا اور بہت پسند کیا
اور کہا کہ ہمنے اس رنگ کے جانور آجتک نہین دیکھے کیا قدرت ہے خداوند عجائب کی

ایسے نادر جانور خلق فرماتے کہ باتین کرتے ہوئے قریب جوگی کے آئے اور سلام کرکے کہنے لگے کہ جوگی صاحب آپ کو ہمارے مالک نے یاد کیا ہے تشریف لے چلیے وہ آپ کی آمد کی خبر سنکے آپ کے بہت مشتاق ہین جوگی نے جوابدیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہے کہ مین جاؤن اگر وہ میرے مشتاق ہین تو یہان آکر دیکھ جائین ہم فقیرون کا کیا کام ہے امیرون کی صحبت مین وہ بندۂ دنیا ہین اور ہم تارک دنیا ہماری اُنکی صحبت کیونکر برابر ہوسکتی ہے ہمارے اُنکے زمین و آسمان کا فرق ہے بھلا وہ میرے کیا مشتاق ہونگے ہم لوگ بھی اِس قابل ہین کہ کوئی ہمارا مشتاق ہو بقول شاعر شعر مین آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جاتا نہ ہلا مری صورت فقیرانہ تھا دربار شاہانہ ہے کجا ہم فقیر اور کجا صحبت امیر مین نہ جاؤنگا میرا کوئی کام نہین ہے دوسرے یہ امر ہے کہ مین نے سنا ہے کل یہان کوئی مسافر آیا تھا اُسکے پاس قمری تھی اُسکو بادشاہ نے پسند کیا اُسنے دینے سے انکار کیا ایک باز آکر لے گیا اُسکے کارن یہان فساد ہوا وہ باز سحر تھا میرے پاس بھی جانور ہین ایسا نہ ہو کہ وہ میرے بھی تیتر وغیرہ کو پسند کرین اور مین انکار کرون اُسکو بھی باز سحر لے جائے تو خرابی ہو اُنھون نے کہا کہ بادشاہ نہین آپ کو یاد فرماتے ہین بلکہ اُنکے بھائی رموز جادو وہ ایسے نہین ہین آپ جب اُنکے پاس جاینگے تو آپ کو اُنکے مزاج کا حال معلوم ہوگا وہ بہت خوش مزاج اور رحم دل ہین آپ اُنسے بہت خوش ہونگے جوگی نے کہا کہ مین پہلے ہی انکار کرچکا ہون مین نہ جاؤنگا وہ بادشاہ کے بھائی ہین ہان اگر مین امیر یا وزیر ہوتا تو ضرور اُنکی خدمت مین جاتا یا یہ امر مجھکو منظور ہوتا کہ وہ میری سفارش بادشاہ سے کرکے کوئی عہدہ مجھکو دلادین تو مین جاتا یا مجھکو نہ ستاؤ مین تمھارے لشکر مین آیا ہون تھوڑی دیر پھر کر چلا جاؤنگا اُنھون نے جواب دیا کہ آپ رنجیدہ نہ ہون وہ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین اِس طرف اُنکو رغبت ہے وہ چاہتے ہین کہ کوئی کامل ایسا ملے کہ جسکی مین پیروی کرون اور اُسکا چیلا بنون ہر روز اُنکو فقیرون سے صحبت رہتی ہے جوگی نے جوابدیا کہ مین کامل نہین ہون سامری و جمشید و عجائب نگار کے در کا گدا ہون میری کوئی کیا پیروی کریگا جب کوئی کامل آئیگا اُسکو لے جانا اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ہمارے مالک کے پاس تشریف لے چلین ورنہ وہ ہم پر خفا ہونگے

اسکو تو یہ منظور تھا مروت انکار ظاہری تھا اسی لیے آیا تھا کہا کہ اچھا بچہ تم نہین مانتے ہو تو مین چلتا ہون مگر پھر مین کسے دیتا ہون کہ اس امر کا خیال رہے کہ مجھسے کوئی اس امر کی خواہش نہ کرے کہ فلان جانور ہمکو دو ورنہ بڑا فساد ہوگا اور ہم غریبون کا ستانا اچھا نہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی پھر اسوقت پچتاؤگے اُنھون نے کہا کہ جوگی صاحب آپ اطمینان رکھین کوئی ایسی خواہش نہ کریگا جوگی اُنکے ہمراہ ہو لیا یہان خیمے مین رموز جادو بیٹھا ہوا اپنے رفیقون کا انتظار کر رہا ہی سامنے قفس قمری کا رکھا ہوا ہی دل سے کہہ رہا ہی کہ مین نے اُن لوگون کو اسلیے بھیجا تھا کہ جا کر دیکھو کوئی فقیر آیا ہی اگر آیا ہو تو اُسکو لے آؤ وہ ابھی تک نہین آئے یہ خیال کر کے اور جو رفیق پاس بیٹھے تھے اُنسے بھی یہی کلمہ کہا اُنھون نے عرض کی کہ آتے ہونگے ہمنے بھی بہت شہرت سُنی ہی کہ فقیر بڑا کامل ہی اور جانور بھی بہت خوشنما اُسکے پاس ہین اُسکو آنے مین کچھ انکار ہوگا سمجھاتے ہونگے رموز نے کہا کہ اگر آنے سے اُسکو انکار تھا تو ہمسے تو کہا ہوتا ہم خود اُسکے پاس جاتے تم لوگ اس حال سے بخوبی آگاہ ہو کہ مین فقیرون کو بہت دوست رکھتا ہون بس مجھکو بہت اشتیاق ہی عرصہ ہونا شاق ہی یہ باتین کر رہا تھا کہ سامنے سے وہ رفیق مع اُس جوگی کے نمودار ہوے رموز و کل حاضرین جلسہ نے دیکھا کہ ایک مرد پیر باریش سفید گیروے کپڑے پہنے ہوے اُسکے بازو و شانہ و ہاتھ و سر پر قمریان و تیتر رنگ برنگ کے بیٹھے ہین اور ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا ہی جوگی اکتارہ بجاتا ہوا اُنکے ہمراہ چلا آتا ہی رموز نے دیکھکر رفیقون سے کہا کہ کوئی بڑا کامل معلوم ہوتا ہی اور بندۂ مقرب خداوند ہی اسکی خدمت کرنا باعث برکت ہی جب وہ سب لوگ قریب پہونچے خود رموز اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آیا فقیر صاحب کو دیکھکر بولا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی جو سرفراز فرمایا مجھ ایسے بندۂ ناچیز کو میری بھی یہ حقیقت نتھی کہ میرے مکان پر آپ تشریف لائین کیا عرض کرون کہ جو اسوقت مجھکو خوشی ہوئی آپنے قدم رنجہ فرما کر مجھکو سرفراز فرمایا یہ کہکر اور ہاتھ پکڑ کر قریب مسند لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھائے لیکن جوگی صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ یہ فرش لایق اُن لوگون کے ہی کہ جو کہ صاحب دنیا ہین ہم لوگ اس فرش کے قابل نہین ہین ہم لوگون کا بستر خاک ہی کیونکہ ایک دن اسی مین جانا ہی بقول شاعر شعر مٹی کا لگانا چاہیے پوشاک مین ✤ خاک سے رغبت رکھو آخر ہی ملنا خاک مین ✤

یہ فرش اور یہ سامان تمکو مبارک رہے مین یہان نہ بیٹھونگا یہ کہکر اور مسند سے الگ ہٹ کر بیٹھ گیا
اور سب لوگ بھی بیٹھے اسوقت رموز نے کہا کہ آپ کے آنے سے میرا گھر روشن ہوا آپ نے
نہایت مہربانی فرمائی جوگی نے کہا ارے بچہ کیون فقیر کو ذلیل کرتا ہی یہ ناچیز کس لایق ہی یہ سب
تیتا میتا کی دیا ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا ادہر ادہر دیکھنے لگا کہ اُس قفس پر نگاہ پڑی کہ قفس مین
قمری بیٹھی ہی قفس نہایت پُرتکلف سامنے رموز کے فرش پر رکھا ہی قمری کو دیکھا کہ مایوس یون
اداس اُداس بیٹھی ہی نہ پر ہلاتی ہی نہ حرکت کرتی ہی دانہ پانی بھرا ہوا ہی قمری کی کیفیت یہ کہ جیسے
کوئی حرمان نصیب اپنے معشوق کی یاد مین مغموم ہوتا ہی قمری نہ کسی جانب تکتی ہی نہ کریال کرتی
ہی ورنہ جانورون کا قاعدہ ہی کہ وہ کسی پہلو قرار نہین لیتے ہین خصوصًا نواسیر جوگی نے جو اس
حالت سے قمری کو دیکھا دل مین خیال کیا کہ اس قمری مین ضرور کچھ نہ کچھ بھید ہی اور یہ قمری
بہت خوبصورت وخوشنما ہی واقعی ایسے طایر خوشنما بہت کم ہوتے ہین یہ خیال کرکے دل مین رموز
سے کہا کہ یہ قمری تو بہت خوشنما قطع جانور ہی تمنے کہان سے پائی مگر مین جب سے آیا ہون اسکو
ایک ہی حالت مین پاتا ہون کیا یہ اصلی ہی یا کسی کاریگر نے بناکر بطور تحفے کے پیش کی ہی اگر
اصلی ہی تو یہ کیونکر تمھارے ہاتھ آئی اور اسکو کس امر کا صدمہ ہی جو یہ یون بیٹھی ہی رموز نے کہا
کہ جوگی صاحب یہ قمری ہی تو اصلی مگر اسکا واقعہ دریافت فرمایئے اس قمری کے لیے بڑے
فساد ہوئے بہتون کی جانین گئین تب یہ قمری ہاتھ آئی ہی آپ یہ فرمایئے کہ کدہر سے آنا ہوا
اور کدھر کو جانا ہوگا اور یہ تیتر وغیرہ جو آپ کے پاس ہین کیسے ہین یہ تو اس قمری سے بھی
زیادہ خوشنما اور قطعدار ہین انمین کوئی بولتا بھی ہی اور کب سے آپ نے یہ طریقہ اختیار
کیا ہی جوگی صاحب نے جواب دیا کہ اس جوگ کو تو ایک زمانہ ہوا اور جہان ایسے سب
تمنے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے مین بھی جاؤنگا اور مین تم سے کیا بیان
کرون سامری وجمشید وخداوند عجائب نگار کا ایک ذلیل بندہ ہون مثل کتے کے ہر ایک کے
در پر جاتا ہون سگ دنیا سے بدتر ہون مجھکو ہمیشہ سے جانورون کا شوق ہی اتفاق سے
یہ تیتر اور قمریان ہاتھ آگئین انسے اپنا دل بہلاتا ہون جب خداوندون کی عبادت سے
فرصت پاتا ہون اب تمھاری خوشی ہو گئی مین جاتا ہون کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا ہی

ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہو جائیں کہ اسلئے آج ہماری عبادت نہیں کی رموز نے کہا کہ ابھی آپ کو اسقدر عرصہ ہی کیا گذرا ہی جو آپ جاتے ہیں میں آپ کی دعوت بھی تو نہ کر سکا بس آج یہان قیام فرمالیجیے جو کچھ مجھکو نان ونمک نصیب ہو نوش فرمائیے کل تشریف لے جائیے گا راوی بیان کرتا ہی کہ اور بہت سی باتیں باہم ہوئین جنھین بسبب طول کے نہیں تحریر کیں یہ جو رموز نے کہا جوگی نے جوابدیا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں میں اب دم بھر نہیں ٹھہر سکتا ہون میری عبادت کا وقت ہی دوسرے میں نے ترک دنیا کیا ہی کسی کے یہاں دعوت نہیں کھاتا ہون درختون کے پتون پر میری اوقات ہی صحرا کی گھاس میری خوراک ہی مجھکو معاف فرمائیے رموز نے کہا یہ تو ممکن ہی نہیں کہ میں آپ کو تشریف لے جانے دون بدون دعوت کیے ہوئے یہ کہکر ہاتھ جوڑکر کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ قدمون پر گرے جوگی نے منع کیا اور کہا کہ اچھا بابا جو تم کہتے ہو وہ مجھکو قبول ہی تم بیٹھ جاؤ تمھارے اس امر سے مجبور ہو گیا گو خداوند ناخوش ہونگے پھر انکو تو عبادت کر کے راضی کر لونگا یہ بھی خیال ہوا کہ اسی امر سے خداوند ناخوش ہون کہ میرے ایک بندہ نے اسکی منت کی اور دعوت کی اسنے انکار کیا اس خیال سے میں نے اور قبول کر لیا خیر نہ جاؤنگا مگر تمنے اس قمری کے حال سے نہ آگاہ کیا مجھکو اسکی مایوسی پر رحم آتا ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ اسکو چھوڑدو ایسا نہو کہ یہ مرجائے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب میں کیا اسکا حال عرض کرون سماعت فرمائیے یہ کہکر کل حال اول سے آخر تک بیان کیا راوی بیان کرتا ہی کہ یا تو قمری سر جھکائے بیٹھی تھی یا جب رموز نے ملکشاہ کا حال بیان کرنا شروع کیا قمری نے سر اٹھا کر سننا شروع کیا جب یہ سنا کہ ملکشاہ اسیر ہوے اسوقت تڑپنے لگی جوگی نے جو یہ ماجرا دیکھا رموز سے کہا کہ تمنے دیکھا جسوقت تک اسکے مالک کا واقعہ نہ شروع ہوا تھا اسوقت تک تو یہ خاموش بیٹھی رہی اب دیکھو کسقدر پھڑک رہی ہی معلوم ہوا اس قمری کو بھی اس سے الفت ہی یہ اسکی جدائی میں بیقرار ہی اور اسکی یہ حالت ہی پھر تم بیان کرو مگر رموز نے سب حال بیان کیا جب قمری نے یہ سنا کہ وہ سیاہ ہو گئے وہ بیقراری اسکی باقی نہ رہی [illegible] ساکت ہو کر بیٹھ رہی [illegible] جوگی نے رموز سے کہا کہ اب وہ ساحر [illegible] رموز نے [illegible] تجھیز [illegible] آنکھ [illegible] لیگیا ہی

اور اُسکو اپنے قلعے مین مقیم کیا ہو اب بھائی صاحب اُسکی کوئی نہ کوئی تدبیر کرینگے اُنھون نے
عیار کو براے دریافت روانہ کیا ہو تاکہ کل واقعہ اچھے طور سے معلوم ہو جائے تو تدارک کیا جائے
جوگی یہ سُنکے خاموش ہو رہے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ تو فرمایئے کہ یہ تیتر و قمری آپکے
پاس کہان سے آئے اور تیتر بولنا بھی ہو مین نے نہ ایسے تیتر اور نہ ایسی قمریان دیکھین ہمکو تو
اسی قمری کے حال پر تعجب تھا اور ہم خیال کرتے تھے کہ یہ نادر زمانہ ہو اِن قمریون اور تیترون کو
دیکھکر تو ہمارے حواس جاتے رہے جوگی نے بیان کیا کہ ای بچہ یہ تیتر و قمری یہان کی نہین ہو
بلکہ اُس مقام کے جانور ہین کہ جہان خداوندون کا جاے قیام ہو یہ بحکم سامری و جمشید و لات
و منات و تیتنا مینا و دم خبیثہ وہان اُس صحرا مین پیدا ہوتے ہین صحراے خداوندان اُسکا نام ہو
ہزارہا بندگان خداوند وہان جاتے ہین اور یہ جانور وہان سے لاکر بطور پرستش پالتے ہین
اِنکی خوش الحانی دلچسپ ہوتی ہو کہ ہر ایک کو پسند آتی ہو اور سُننے والا بہت محظوظ ہوتا ہو یہ
معلوم ہوتا ہو کوئی بہت ہی خوش گلو گا رہا ہو یا طنبور بج رہا ہو جب مجھکو شوق ہوا تو مین راہ
دور و دراز طی کرکے اُس صحرا مین پہونچا اول جاکر خداوندون کی پرستش و عبادت کی بعدہٗ
چلتے وقت وہان سے یہ چند تیتر و قمریان لایا جب سے میرے پاس ہین اِنکی آوازین سُنا کرتا
ہون ای بابا اِن جانورون مین ایک صفت نہایت عمدہ ہو اور کیون نہ ہوتی مقام خداوندان
کے جانور ہین جب شب کو مین عبادت خداوندان کرتا ہون جب خوب بولتے ہین اور تمام
دن خاموش رہتے ہین چاند کی روشنی اور چراغ کی روشنی مین خوب بولتے ہین اور دوسری
صفت یہ ہو کہ جو چراغ اُس صحرا کی مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہو اور وہ بوقت عبادت روشن کیا جاتا
ہو یہ خوب بولتے ہین اور دوسرا چراغ روشن کرنے سے بالکل نہین بولتے تمام دن یہ جانور
سویا کرتے ہین اور شب کو بیدار ہو کر بولتے ہین اور جسقدر وہان تیتر اور قمریان ہین سب
مین یہی صفت ہو جو مین نے بیان کی اِسی سبب سے جو وہان سے اِنکو لاتا ہو وہ تھوڑی سی
مٹی بھی لاتا ہو اور اُسکے چراغ بناتا ہو اور وہی روشن کرتا ہو چنانچہ میرے پاس بھی چراغ
موجود ہین اِدھر شب ہوئی مین نے چراغ روشن کیا یہ بولنے لگتے ہین عبادت خداوند مین
مین مین معروف ہوا شب بھر یہ بولا کیے اِدھر شب بطرف ہوئی سفیدۂ سحری نے ظہور کیا

یہ خاموش ہو رہے اب دن بھر نہ بولین سکے نہ اٹھین کے لاکھ لاکھ اٹھاؤ نہ اٹھین گے ہان اگر تاریکی ہو اور وہ چراغ روشن ہو اُسکی روشنی پھیلے تو اٹھین یہ صفت ہو کہ ادھر تاریکی مین وہ چراغ روشن کیا ادھر یہ اُٹھے اور بولنے لگے نہ معلوم یہ کیا امر ہی اس راز سے خداوند آگاہ ہونگے بھلا ہم کیا آگاہ ہو سکتے ہین یہ سب اُنکی قدرت کے نمونے ہین دیکھو سب تیتر و قمریان سو رہے ہین یا نہین یہ جو جوگی نے کہا سب کو اِس بیان پر حیرت ہوئی ہر ایک نے بغور دیکھا کہ تیتر و قمریان آنکھین بند کیے بیٹھی ہین گویا سوتی ہین سب نے کہا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا واقع مین یہ سو رہے ہین ایک بھی جاگتا نہین ہی جوگی نے کہا کہ یہی حال ہی اب تو سب کو اشتیاق پیدا ہوا اور سب نے رموز سے کہا کہ جوگی صاحب سے فرمایش کیجیے کہ یہ کسی طور سے اِنکو اٹھائین تاکہ یہ بولین اور ہم انکی صدا سُنین کیونکہ جوگی صاحب نے بہت تعریف فرمائی ہی دوسرے یہ نئے طریقے کے جانور ہین تیسرے یہ بھی دیکھنا ہی کہ چراغ کی روشنی مین یہ کیونکر بیدار ہوتے ہین رموز نے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ یہ شب کو بیدار ہوتے ہین پھر کیونکر یہ بیدار ہونگے اِتنی دیر سخن بھی ضایع جائیگا اُنھون نے عرض کی کہ کیا آپ نے یہ نہین سماعت فرمایا کہ اُنھون نے فرمایا ہی کہ جب دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہونگے بس آپ روشنی کیجیے تو سہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین رموز نے جوگی کی طرف دیکھکر کہا کہ جوگی صاحب مین ایک آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون اگر قبول فرمائیے تو نہایت درجہ آپکی مہربانی ہوگی مین آپ کا ازحد ممنون ہونگا اور آپ کا خادم ہو جاؤنگا جہان آپ نے یہ احسان فرمایا کہ یہان تشریف لائے اور میرے کہنے کو قبول فرمایا یہ بھی قبول فرمائیے جوگی نے کہا کہ مین سمجھ گیا تم یہ امر ظاہر کروگے کہ تیتر کو بلائیے ذرا ہم بھی سُنین تو یہ امر نہایت دشوار ہی مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ یہ دن بھر سوتے ہین شب کو جاگتے ہین اور بولتے ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہی جوگی کے اِس کہنے سے اور زیادہ تر سب کو جوگی کی صداقت کا صدق ہوا اور جوگی صاحب کے صاحب کمال ہونے کا یقین ہوا اور سب کو ازحد اعتقاد ہوا رموز نے کہا کہ آپ تو مافی الضمیر سے بھی آگاہ ہین روشن ضمیر ہین کہ میرے دل کے حال سے آپ کو خبر ہوگئی واقعی مین یہی عرض کرنے والا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب جوگی صاحب آئے تھے تو رموز نے

تام بھی دریافت کیا تھا تو جواب دیا تھا کہ میرا نام درویش تباہ شاہ ہی ای تباہ شاہ مین آپکی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ مین اِن تیترون کے سننے کا بہت مشتاق ہون اور آپکے فرمانے سے اور زیادہ اشتیاق ہوگیا ہی پھر کیا منحصر ہی سب حاضرین جلسہ مشتاق ہین ایک کو دوسرے سے زیادہ اشتیاق ہی اسکا نہ بولنا سکو شاق ہی اِس امر کی بھی خواہش ہی کہ یہ بھی ہم دیکھین کہ یہ کیونکر اُس چراغ کے روشن ہونے سے بیدار ہوتے ہین کیونکہ یہ ایک نئی بات ہی اور عجائبات مین سے ہی گو ہم آپ کے فرمانے کو دروغ نہین خیال کر سکتے ہین ہمکو آپ کا اعتبار ہی اور آپکے قول کا یقین ہی مگر اپنی آنکھ سے بھی دیکھنے کا شوق ہی تو یہ واقعہ دیکھا دیجیے اور اِس تیتر کی آواز بھی سُنا دیجیے جوگی نے جواب دیا کہ بابا یہ تو بڑی مشکل ہی مین شب کو یہان تیتر نہین چھوڑ سکتا ہون جو تمکو یہ واقعہ دکھاؤن اور دن کو نہ یہ بیدار ہوتے ہین نہ بولتے ہین بڑی خرابی ہوئی اور تم اصرار کرتے ہو مجھکو تمھارا بھی ناراض کرنا منظور نہین ہی مین بہت پریشان ہون کہ کیا کرون انھین سے ایک رفیق رموز کا بول اُٹھا کہ آپ نے ارشاد کیا تھا کہ اگر دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہو سکتے ہین اور بول بھی سکتے ہین لیس کوئی تو تدبیر ایسی فرمایئے ہم سب اِس عجائبات کو دیکھین اور انکی صدا سنین اب تو سب مع رموز کے جوگی کی منت وسماجت کرنے لگے آخرالامر جوگی نے مجبور ہوکر کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا اگر ایسا مین جانتا کہ اِس بلا مین مبتلا ہونگا تو کبھی نہ آتا مین یہان آکر بہت پچھتایا اور حیران ہون کہ کیا کرون اگر انکار کرتا ہون تو بھی مروت کے خلاف ہی دوسرے میرے امکان سے باہر ہی رموز نے کہا کہ ای جوگی صاحب ہم سب کے حال پہ مہربانی فرمایئے اور ہمکو یہ عجائب دکھایئے ہم آپ کے بہت ممنون ہونگے جب اصرار حد سے گذر گیا اور جوگی نے دیکھا کہ اِن لوگون کو بہت اشتیاق ہی اور بیدون دکھائے اِس کرشمے کے یہان سے جانا غیر ممکن ہی کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا ہی اور بہت ناچار خیر جو مین کہون اُسپر عمل کر دین بموجب تمھارے کہنے کے تدبیر کرتا ہون اگر تم لوگون کی تقدیر مین یہ عجائبات دیکھنا ہین اور تیتر کی آواز سننا ہی تو وہ بیدار ہوگا ورنہ مین ناچار ہونگا یہ کہکر کہا کہ اِس خیمے کے سب پردے چھڑوا دو اور اِسقدر تاریکی کرو

کہ باوجودیکہ دن ہو مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے اور خیمے مین بالکل دن کی روشنی کا اثر نہ آئے
مین چراغ روشن کرونگا شاید بیدار ہو اور بہتونکو میرے قول کا یقین ہو یہ جو کہا رموز نے
حکم دیا اسیوقت سب پردے چھوڑ دینے گئے بلکہ اور اُسپر کچھ پردے ڈال دیے گئے
جو روزن ہوا آنے کے اور روشنی کے لیے بنے تھے سب بند کر دیے گئے ایسے تاریکی
ہو گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا اُسوقت جوگی
نے رموز سے کہا کہ کچھ روشنی طلب فرمایئے تاکہ کچھ تو دکھائی دے واقعی آپ نے دن
کی رات کر دی یہ سُنکے رموز نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ اُسوقت فانوس و مردنگ و کنول
حاضر کیے گئے روشنی ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو ایک نے دوسرے کو دیکھا در اصل
شب کا لطف تھا اُسوقت رموز نے جوگی سے کہا کہ ای مرشد اب تیتر کو اُٹھایئے تاکہ بولے
جب یہ رموز نے حکم دیا اُسوقت جوگی نے کہا کہ آپ سب لوگ خبردار ہو جایئے مین چراغ
روشن کرتا ہون یقین تو ہو کہ تیتر اُٹھے یہ کہکر ایک چراغ بغل سے نکالا اور اُسکو سامنے
رکھا اُسمین بجائے روغن کے عطر ڈالا اور چار بتیان اُسمین لگائین اور ایک بار اُن کو
روشن کیا اُس چومک کا روشن ہونا تھا کہ یکایک ایک دود غلیظ چارون بتیون سے
پیدا ہوا اور اُسنے تمام خیمے کو گھیر لیا راوی بیان کرتا ہو کہ سب کے سب آکر گرد چراغ
بیٹھے تھے اب جو دھوان نکلا ہر ایک کے دماغ مین پہونچا جسکے دماغ مین پہونچا اُسکو
گرمی معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ پردے جو
ڈالدیے گئے ہین تو کسقدر گرمی ہو گئی ہو بسبب گرمی کے سر گردش کرنے لگا ہو اُدھر رموز
نے جوگی صاحب سے کہا کہ ابھی تک تیتر نہین جاگا جگایئے جوگی میان بولے گھبرایئے نہین
اُٹھتا ہو رموز کو اِسقدر گرمی معلوم ہوئی کہ گھبرا گیا تاب نہ رہی مارے گرمی کے ایک بار
اُٹھا اور کھڑا ہوا راوی کہتا ہو کہ وہ دھوان اپنا اثر ہر ایک کے دماغ مین کر چکا تھا
رموز جو گھبرا کر اُٹھا سر گردش کرنے لگا لڑکھڑا کر گرا اُسکا گرنا تھا کہ وہ جو رفیق بیٹھے تھے
اُسکے اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا وہ دھم سے گرا جتو لگا لگ گیا دھما دھم گرنے لگے جو دو
ایک خادم و خدمتگار وہان کھڑے تھے وہ خود بخود گر پڑے اب سوائے جوگی کے

اُس مقام پر کوئی اپنے حواس مین نہ تھا سب بیہوش پڑے تھے کسی کو ہوش نہ تھا اُسوقت جوگی صاحب اُٹھے اور قریب قفس قمری کے آئے اُس قفس کو اپنے ہاتھ مین لیا اور نعرہ کیا کہ منم سمک یلطاقی عیار شاہزادۂ حلمشاہ رومی وہ مارا خوب سب کو بیڑا کیا کہان میرے ہاتھ سے بچکر جاؤگے میرے آقا کو اِس رموز نے بڑا دھوکا دیا تھا کہ بازہ سحر بجیکر اُنکے پاس سے قمری کو منگا لیا ہمکو وہ جانتے تھے اور سب نے ملکر اُنکو اسیر کیا مین نے جب سُنا خیال آیا کہ عیاری کر کے مین کسی تدبیر سے یہ قمری حاصل کرون میرا دانون چلگیا یہ نعرہ کرکے قصد کیا کہ رموز اور اُسکے رفیقون کو قتل کرون پھر خیال آیا کہ یہ سب ساحر ہین اِنکے مرنے کی علامت پیدا ہوگی ایسا نہو کہ تو گھبرا جائے اور قفس آیا ہوا ہاتھ سے نکل جائے تو بڑی خرابی ہوسا ری محنت بیکار ہو یہی بہتر ہو کہ اپنا کام ہوگیا یہان سے نکل چلو یہ سوچکر سراچہ چاک کرکے اور ان سب کو بیہوش اُسی طور سے چھوڑکر بیرون خیمہ آیا پشت خیمہ پر پہونچکر صحرا کی راہ لی صورت ایسی لشکری کی بنائی تھی پارے شاطری مارتا ہوا لشکر سے نکلگیا دور جا کر ایک صحرا مین پہونچا وہان ایک درخت کے سایہ مین ٹھہر قفس سامنے رکھا یہ فکر کرنے لگا کس سے قلعۂ تحیر یہ کی راہ دریافت کرون یہ تو بخوبی ثابت ہوچکا ہو کہ میرا آقا تحیر دیوانے کے پاس اُسکے قلعہ مین ہو وہ رہا کر کے لیگیا ہو اِسی فکر مین تھا کہ دیکھا ایک شخص چلا آتا ہو جب وہ قریب آیا اِسنے یہ تو ضرور کیا کہ قفس کو تو پوشیدہ کر دیا اور خود اُسکے قریب آیا اور کہا کہ ای بھائی تمکو قلعۂ تحیر یہ کی راہ معلوم ہو مین کئی روز سے اُسکی تلاش مین پریشان ہو رہا ہون اور مجکو راہ نہین ملتی ہو اُسنے کہا کہ قلعۂ تحیر یہ مین جا کر کیا کروگے یہ بولا کہ وہان میرے لڑکی بیاہی ہوئی ہو اُسکے پاس آیا ہون اُسنے کہا کہ ای بھائی یہ جو سامنے راستہ ہو اسی طرف چلے جاؤ اب تھوڑی دور پر جا کر ایک دوراہہ ملیگا داہنی طرف جو راستہ ہو اُسی طرف کو چلے جانا سامنے قلعہ نظر آئیگا وہی قلعۂ تحیر یہ ہو یہ کہکر وہ مسافر تو چلا گیا پس بعد جانے اُس راہ گیر کے سمک نے وہ قفس اُٹھا لیا لیکر چلا جب چند قدم چلا تو وہ قمری بولی کہ او ظالم تو مجھے کہان لیے جاتا ہو کیا تو اُن ظالمون سے نے مجھکو میرے مالک و آقا سے جدا کیا میرے اوپر یہ ظلم ستم کیا مین کیا بیان کرون [illegible] جو حال تھا اب تو مجھکو وہان سے لایا نہ معلوم کدھر لیے جاتا ہو ای ظالم اب تو وہ کام کر

یا تو قفس کو کھولدے تاکہ مین اڑ جاؤن یا مجھکو حلال کر ڈال تاکہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن
یہ جو قمری نے کہا اور بزبان انسانی گویا ہوئی سمک یلطاقی کو بڑی حیرت ہوئی اور کہنے لگا
کہ اے خوش بیان تو پریشان نہو مین بھی تیرے آقا و مالک کا ایک ادنی غلام ہون اُنکا عیار ہون
مین اُنکی تلاش مین نکلا تھا یہان آکر یہ حال معلوم ہوا کہ اُنپر یہ سب واقعات گذرے اُنکے پاس
قمری تھی وہ یہان کے بادشاہ نے سحر کے ذریعے سے لے لی اُسکی بابت لڑائی ہوئی اُنکو توارز
روے بلوہ کے اسیر کرلیا اور قید کرلیا تھا مگر کوئی دیوانہ ہے وہ رہا کرکے لیگیا میرے دلمین
خیال آیا کہ آقا کی خدمت مین چلو مگر کسی تدبیر سے قمری کو بھی لیتے چلو اور عیاری کرکے لایا
اب آقا کی خدمت مین چلتا ہون یہ جو سمک نے کہا قمری بہت خوش ہوئی قہقہہ لگاکر ہنسی
اور خاموش ہو رہی سمک یلطاقی پاے شناطر مارتا ہوا دوراہے پر پہونچا بموجب نشان
دینے اُس مسافر کے داہنی طرف کو چلا جب کوئی دو کوس راستہ طے کیا تھا دور سے ایک
قلعہ سر بفلک کشیدہ دکھائی دیا کہ اُسکا کلس مثل آفتاب کے چمک رہا تھا بلندی مین ہمسر
گنبد نیلوفری تھا خوب آراستہ تھا سنگ مرمر کا وہ قلعہ تھا زیر قلعہ ایک بہت پُر بہار جنگل تھا
یہ اُس صحرا کی سیر کرتا ہوا در قلعہ پر آیا دیکھا کہ در قلعہ کھلا ہوا ہے یہ مع قفس قمری کے داخل قلعہ
ہوا قلعہ کو خوب آراستہ و آباد پایا دوکانین وغیرہ مثل بزازی و صرافی وجوہری بازار کے کھلی
ہوئی ہین خرید و فروخت جاری ہے مردم قلعہ خوش و خرم پھر رہے ہین ہر مقام پر اہل قلعہ کا مجمع ہے
یہی چرچا ہو رہا ہے کہ ہمارا آقا پسر حمزہ کو رہا کرکے لایا وہ بہت مجروح تھا اُسکا علاج شروع
کیا چونکہ وہ خدا پرست ہے اُسکا دین و مذہب قبول کیا ہم سب کو بھی مسلمان کیا اب مساجد
وغیرہ کی بنا ڈالی گئی ہے سمک یہ باتین سُنتا ہوا اور قلعہ کی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہے ہر مقام پر مجمع
دیکھتا ہے اور اہل قلعہ کو خوش حال اور خوش اقبال پاتا ہے یہانتک کہ در دولت پر آکر موجود
ہوا دربان سے کہا کہ جاکر خبر دو کہ سمک غلام شاہزادہ علمشاہ نوجوان حاضر ہے یہ سُنکر
وہ دربان اندر اُٹھکر گیا اور جاکر دیوانے سے عرض کی دیوانے نے شاہزادے سے
جاکر عرض کیا کہ آپ کا عیار سمک یلطاقی حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے علمشاہ نے جیسے سمک کا
نام سُنا خوش ہوگئے چہرے پر سرخی آگئی یا تو لیٹے ہوے تھے یا اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ جلد اُسکو بلاؤ

دیو اسنے سنے دربان سے کہا کہ انکو بھیجدو اور کہدو کہ جلد جاؤ آقا طلب فرماتے ہین دربان باہر آیا
اور سمک سے کہا کہ تشریف لے جائیے سمک اندر آیا یہان علمشاہ بیٹھے ہوے خیال
کر رہے تھے اور دل سے کہہ رہے تھے کہ اب سمک آیا ہو اُس سے سب حال قمری کا کہونگا
یقین ہو کہ وہ عیاری کرکے قمری کو اُن کافرون کے پاس سے لے آئے کہ سامنے سے عیار
سمک نمودار ہوا بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر بیا بیا کہ تر آہنگ در کنار کشم ٭ بتنگ
آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ دیگر ای پیک راستان خبر یار ما گو ٭ احوال گل ز بلبل بستان سرا بگو ٭
یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ خوش آمدی وصفا آوردی مزاج تو اچھا ہو سمک نے جُھک کر سلام کیا دوڑکر
قدمون پر گرا سمک نے دیکھا کہ شاہزادہ مسہری پر جلوہ فرما ہو سر پر مرہم کے پھاہے لگے
ہوے ہین گرد مسہری کے بہت سے دیو اسنے بلباس نفیس بیٹھے ہوے ہین ایک دیوانہ
قریب مسہری کرسی پر بیٹھا ہوا ہو اُسکے چہرے سے آثار سرداری وافسری کے ہویدا ہین
پس سمک نے سلام کرکے قصد کیا کہ علمشاہ کے قدمون پر گرون اور بوسہ دون علمشاہ
نے سمک کے سر کو سینے سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ اے سمک تمکو میری آنکھین
ڈھونڈھ رہی تھین مین دل سے تمھارے ملنے کی خواہش کر رہا تھا خداوند کریم نے میری
آرزو کو پورا کیا کہ تمکو یہان پہونچا دیا یہ تو بتاؤ کہ کیونکر آنا ہوا جب سے مین یہان طلسم پر
آیا ہون سوا ایک مرتبہ کے تمکو نہین دیکھا تمکو مین نے سماوات کے دربار مین
دیکھا تھا جبکہ مین قید ہوکر گیا تھا تم بصورت غلام اُسکے پس پشت کھڑے ہوے تھے پھر
جب سے نہین دیکھا باوجودیکہ والد بزرگوار کا لشکر بھی آیا ہو اور عیار بھی آئے مقابلے بھی
ہوے مین لشکر مین بھی رہا مگر تمکو نہین دیکھا تم کہان چلے گئے تھے سمک نے عرض کیا
کہ مین اسی فکر مین صحرا بصحرا پھر رہا تھا کہ کوئی عیاری کرون اور کچھ تحفہ لیکر حاضر خدمت ہون
اسی اثناء مین ایک مرتبہ حسب الاتفاق لشکر مین بھی جانے کا اتفاق ہوا وہان جاکر معلوم ہوا
کہ آپ بدون کسی کو ہمراہ لیے ہوے بوقت شب کسی طرف تشریف لے گئے ہین اب مجھکو
لشکر مین رہنا شاق ہوا مین آپ کی تلاش مین وہان سے چل کھڑا ہوا اتفاق قضا و قدر تقدیر
کی خوبی سے ایک تحفہ ہاتھ آگیا اُسکو لیکر ہو بزور ریاضت کرکے حاضر خدمت ہوا یہ کہکر سمک نے

عرض کی کہ حضور اپنی سرگذشت بیان فرمائین کہ حضور پر کیا گذری علمشاہ نے اول سے
آخر تک حال بیان کیا قمری کا ہاتھ سے جانا اسیر تکرار ہونا سرداروں کو قتل کرنا سب کا بلوہ
کرکے اسیر کرنا اور بحکم عنطاق قید کرنا اُسکا دوسرے روز بوقت صبح حکم قتل دینا یہ دیوانہ
جو کہ بھانجہ عنطاق کا اب جو مسلمان ہوا ہی مع اپنے رفیقون کے وہان پہونچا اور پاسبانون
وغیرہ کو قتل کرکے مجھکو رہا کرکے اپنے قلعے مین لایا میرا علاج کیا مگر اے سمک مجھکو جدائی اُس
قمری کی بہت شاق ہی نہ معلوم اُسکا کیا حال میری جدائی مین ہوا ہوگا اور کیا اُسپر گذری
مین اُس قمری کی کیا حالت بیان کرون کہ وہ کیا چیز ہی اور کیسی خوش گفتار تھی ایسے طائر
خوش گلو نہ دیکھے نہ سُنے جیسی وہ قمری تھی وہ میری مونس تنہائی اور یار غمگسار تھی افسوس
ہی کہ وہ یون مفت ہاتھ سے جاتی رہی نہ معلوم ہی اُسکو کھا گیا یا وہ اُسکے پنجے سے
چھوٹ گئی مین یقین کرتا ہون اگر چھوٹ جاتی تو ضرور وہ میرے پاس آتی یہ کہکر علمشاہ
نے بہت افسوس کیا بلکہ کسیقدر آنکھون مین آنسو بھر آئے یہ رنگ جو سمک نے اپنے
آقا کا دیکھا تو عرض کی کہ حضور کے ہاتھ وہ قمری کیونکر آئی علمشاہ نے ایک آہ سرد بھرکر کہا
اے سمک مین تمسے اُسکا حال کیا بیان کرون قابل بیان کرنے کے نہین ہی چونکہ تم میرے
رازدار ہو خیر تمسے بیان کرتا ہون مجھسے بہت بڑی غلطی واقع ہوئی یہ فرماکر دیوانہ سے
کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہو جائے تو بہتر ہی مین کچھ اپنے عیار سے باتین کرونگا اُسنے
عرض کی کہ بہت خوب یہ کہکر اُسنے اُن سب کو ہٹا دیا اب اُس مقام پر سوا ئے علمشاہ
وسمک و دیوانہ کے کوئی نہ تھا دیوانہ بھی اُٹھکر جانے لگا علمشاہ نے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اِس دیوانہ سے بھی حال کہدینا زیبا ہی کیونکہ اپنا محسن ہی دوسرے اِسنے اپنا
راز بھی تمسے پوشیدہ نہین کیا یہ خیال دل مین کرکے دیوانے سے فرمایا کہ تم کہان جاتے
ہو تم ٹھہر جاؤ تمسے کوئی پردہ نہین ہی علمشاہ کو یہ بھی خیال تھا کہ شاید یہ ناراض نہو جائے
اور خیال کرے کہ تمنے تو اِنکے ساتھ ایسا سلوک کیا اِنکو قتل سے بچایا اور یہ تم سے اپنا راز
پوشیدہ کرتے ہین یہ سوچکر دیوانے سے کہا یہ جو دیوانے نے سُنا بیٹھ گیا اُسوقت جب تخلیہ
بالکل ہو گیا سوا ئے تین شخصون کے جو تھا وہان کوئی نہ تھا اُسوقت علمشاہ نے کل حال

قمری کا بیان فرمایا یعنی اپنے لشکر سے مع ملکہ آہو چشم کے نکلنا اور صحرا مین پہونچکر چہلقدمی کرنا گو یہ امر بالکل خلاف ہو جو کہ تحریر ہو چکا ہو علمشاہ کا ملکہ سے اپنا خیال ظاہر کرنا ملکہ کا اصرار کرنا باہم رد و بدل ہونا آخر ملکہ کا سحر سے قمری بنتا اپنا قمری کو لیکر وہان سے چلنا اُس لشکر مین پہونچنا مع قمری کے حسب المطلب دربار عنطاق مین جانا عنطاق کا قمری کو پسند کر کے طلب کرنا اپنا انکار کرنا باز کا آکر قمری کو لیجانا بادشاہ سے تکرار ہونا کل حال کہ سُنایا اور فرمایا کہ وہ قمری اصل مین قمری نہ تھی بلکہ ملکہ آہو چشم میری شیدا تھی اے سمک تمکو لازم ہو کہ تم اِس امر کو دریافت کرو کہ وہ قمری کہان ہو اور کیا ہوئی اور یہ تو بیان کرو کہ تمنے جو کہا کہ میرے ہاتھ ایک تحفہ آیا تو مین حاضر ہوا وہ تحفہ کیا ہو ہمکو دکھاؤ جسوقت سمک کل حال سُن چکا اُسوقت اُسنے علمشاہ سے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون انشاء اللہ تعالیٰ وہ قمری زندہ ہوگی اور آپ کے پاس ضرور آئیگی یہ فرمائیے جو کوئی قمری کو لائے اُسکو کیا انعام عطا فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ مین اُسکو بہت کچھ دونگا اور خوش کر دونگا اگر قمری کو کوئی لادے یہ سُنکے سمک نے وہ قفس جس مین قمری تھی علمشاہ کے روبرو رکھدیا اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے وہ قمری یہ تو نہین ہو اب جو علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا تو اپنی شمشاد قد کی قمری کو اُس قفس مین پایا دیکھا کہ قفس مین بیٹھی ہوئی ہو اُدھر قمری نے جو علمشاہ کو دیکھا مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگی اور یہ قصد کیا کہ کسی طور سے مین قفس سے نکلکر علمشاہ کے پاس پہونچ جاؤن اور ایکمرتبہ بیقرار ہو کر یہ پکار اُٹھے شعر مرتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے بس اب جان سے جاتا ہو یہ بیمار خبر لے بہر یہ رنگ جو علمشاہ نے دیکھا فورًا ہاتھ بڑھا کر قفس کے در کو کھولدیا در کھولنا تھا کہ وہ قمری مثل باز کے ہاتھ پر علمشاہ کے آکر بیٹھی جس طور سے باز شکار پر گرتا ہو علمشاہ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا چوما فورًا خیال مین آیا کہ اب یہان سوا میرے اور میرے عیار کے اور اِس دیوانے کے کون ہو بہت دن ہوے کہ یہ جامۂ انسان مین نہین آئی یہ خیال کر کے کمر سے وہ شاخ گلاب جو کہ آہو چشم نے علمشاہ کو بتادی تھی اور اُسکی تدبیر بتادی تھی کہ اِدھر سے جو لگائیگا تو مین قمری ہو جاؤنگی اُدھر سے جو لگائے گا تو مین پھر حالت اصلی پر آجاؤنگی اسی تدبیر سے کئی مرتبہ علمشاہ نے قمری کو انسان بنایا تھا

اور پھر قمری بنایا تھا بس اُس شاخ کو نکالا اور سمک وغیرہ سے کہا کہ خبردار ہوجاؤ مین اِس قمری کو انسان بناتا ہون یہ فرماکر اُس شاخ کو اُس سمت سے لگایا کہ جدھر کے لگانے سے حیوان سے انسان ہو جاتی تھی اُس شاخ کا جسم سے مس ہونا تھا سب نے دیکھا یا تو وہ قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی یا ایک مرتبہ فرش پر گری اور تڑپی اب جو اُٹھی سب نے دیکھا کہ ایک حسین وجمیل عورت از سرتا پا زیور جواہر مین غرق ہو علمشاہ نے ملکہ کا ہاتھ پکڑکر پہلو مین بٹھا لیا اور سمک وغیرہ سے فرمایا کہ تم اب تو اِس قمری کے حال سے آگاہ ہوئے سب نے عرض کیا کہ جی ہان سمک نے عرض کیا کہ جب مین نے قمری کا حال سُنا تھا اُسی وقت مجھکو یقین ہو گیا تھا کہ ضرور اِس قمری مین کوئی نہ کوئی بھید ہو اِس قمری کو کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور لے چلو مین لیکر حاضر ہوا علمشاہ نے فرمایا کہ تمنے کیونکر پائی اور تمکو کیونکر اِس حال سے آگاہی ہوئی بیان کرو سمک نے اپنا لشکر عنطاق مین آنا مجمع دیکھکر وہان اُسکو کل حال معلوم ہونا اور سب حال دریافت کرکے جوگی کی صورت بنکر آنا اور رموز کے خیمے مین موافق اُسکے طلب کے جانا مع سامان کے اُس سے تقریر کا ہونا اور اپنا بحث کرنا آخر کو چراغ روشن کرکے سب کو بیہوش کرکے قفس لیکر وہان سے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا علمشاہ و ملکہ یہ حال سُنکے بہت خوش ہوئے سمک کو بہت کچھ انعام مرحمت فرمایا کہ سمک بھی خوش ہو گیا علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ ملکہ کو دیکھکر پھولون نہ سماتے تھے ملکہ سے کہا کہ کیون ملکہ ہم کہتے تھے کہ تم ہمراہ نہ چلو عورت کا ہمراہ ہونا اچھا نہین ہوتا ہی ہمارے کہنے کو تمنے نہ سُنا اُسکی سزا پائی اپنی سزا کو پہونچین اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جو مقدر مین ہوتا ہو وہ ضرور پیش آتا ہو میرے مقدر مین یہ لکھا تھا آپ کے مقدر مین یہ تحریر ہوا تھا پھر کیونکر اُسکا سامان نہ ہوتا خیر اب اِس باتون کے ذکر کو دور بھی فرمایئے کیونکہ صدمہ ہوتا ہو خداوند کریم اب ایسی گھڑی نہ لائے شکر ہو خداوند کریم کا کہ اُسنے پھر آپ کو زندہ دکھایا اور مین آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی مجھکو اِس دن کی امید کب تھی خداوند تعالی بھائی سمک کا بھلا کرے کہ جسکی کوشش سے مجھکو یہ دن نصیب ہوا کہ مین نے آپ کو زندہ اپنی زندگی مین دیکھا مین یہی دعا کر رہی تھی کہ خداے کریم تو

ملک الموت کو حکم فرما کہ میری قبض روح کرین مین یہ زندگی نہین چاہتی مین یہ نہ سنون کہ میرے مالک اور آقا کو ان حرامزادون نے قتل کیا اور مجھسے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہو یا کوئی ایسی صورت نکال کہ مین تبدیل کر رہا ہون اور جا کے اپنے شہریار سے ملون علمشاہ نے فرمایا کہ ملکہ تم سچ کہتی ہو تمھارا یہی حال ہوا ہوگا خیر میرا جو حال تھا وہ خدا پر بخوبی روشن ہو اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین انشاء اللہ مین اچھا ہولون اُسوقت تم دیکھنا کہ اس عنطاق اور رموز کو کیسی اس حرکت کی سزا دیتا ہون کیا اب مین اس ملک کو بدون اسلام آباد کیے ہوے یہان سے جاتا ہون یہ غیر ممکن ہو اب جبتک میرے زخم اچھے ہون اسی قلعے مین قیام کرو بعد صحت دیکھا جائیگا یہ فرما کر ملکہ سے فرمایا کہ اب تم محل مین جاؤ اور وہان پر راحت و آرام سے بسر کرو یہان ہمارے پاس اور لوگ آئینگے راوی بیان کرتا ہی کہ جہان پر علمشاہ فروکش تھے اُسی کے برابر ایک محل سب سامان سے آراستہ تھا اور خالی تھا اُسمین ملکہ کو علمشاہ نے حکم دیا کہ تم یہان رہو دیوا نے سب سامان مہیا کردیا پیش خدمتین مصاحبین وغیرہ سب آکر حاضر ہوئین ملکہ وہان رہنے لگی اب علمشاہ نوجوان کے زخمون کے انگور بندھ آئے ہین سمک بلطاقی دیوانہ علمشاہ کی خدمت گذاری وعلاج مین ہمہ تن مصروف ہین دن بھر تو علمشاہ باہر تشریف رکھتے ہین شب کو محل مین تشریف لے جاتے ہین ملکہ سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہو کیونکہ ان لوگونمین بدون عقد کیے ہوے ہم بستر ہونا حرام ہو دوسرے ساحرون سے تو بالکل یہ لوگ پرہیز کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک وہ سحر سے توبہ نہ کرین بس اسی سبب سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہو اب یہ تو یہان عیش وعشرت مین بسر کر رہے ہین انکو تو یہان ایسی حالت مین مصروف چھوڑا جاتا ہو اور اب کچھ حال بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین

**دوکلمہ داستان بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا خبر لیکر آنا عنطاق کا آگاہ ہوکر ایک سردار کو برائے اسیری علمشاہ وغیرہ کے روانہ کرنا اُسکا جاکر**

**مقابلہ کرنا اور شکست کھا کر بھاگ کر آنا اہل لشکر کا بادشاہ سے حال بیان کرنا خود بادشاہ کا اس حال سے آگاہ ہو کر لشکر لیکر مع اپنے بھائی کے جانا مقابلہ کا ہونا علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز جادو کے اسیر ہونا ان سب کو قید کرکے بادشاہ کا لیکر اپنے شہر مین آنا اور عنطاق کا نامہ اس سب حال کا بادشاہ طلسم کو تحریر کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ**

ظاہر ہوا ہمین یہ تمھارے حجاب سے
طاؤس وجد کرتے ہین ساقی سحاب سے
حیرت کی جا ہی خط رُخ آتشین یار
ٹکرا کے پارہ پارہ ہو کشتی حباب سے
یاد آگیا ہی بوسہ چشم سیاہ یار
اے ترک اپنی تیغ کو بجھوا گلاب سے
آتش کو جنگے قتل کیا اُنسے اس لیے
چنین کرد این داستان را بیان

یوسف جیب کے کھتا تھا منھ کو نقاب سے
یوسف مین اور یار مین اتنا ہی فرق ہی
نکلا ہی شپرہ بغل آفتاب سے
بیخود ہوے نہ زند چڑھا کر خم و سبو
وحشت ہوتی ہی جھکو ہرن کے کباب سے
دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے
ہوتی ہی قدر شعر بلند انتخاب سے

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
اسکو چھپایا اسکو نکالا نقاب سے
اُس بحر مین کھلاتی ہی غوطے مجھے قضا
جگر مین چرخ ہی قدح آفتاب سے
گلہاے زخم کے لیے خوشبو ضرور ہی
خارج ہی سرنوشت ہمار حساب سے
نگار ندہ معنی داستان

سیاحان دشت معانی دطی کنندگان صحرا سے مضامین و جاسوسان خبر سیاحت و مخبران احوال بلاغت و فصاحت اس داستان مذرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب سے شنگ عیار حسب ارشاد اپنے بادشاہ عنطاق کج کلاہ کی طرف قلعہ تجخیر کے اپنی صورت تبدیل کرکے روانہ ہوا چنانچہ راہ سے بخوبی آگاہ تھا پاے شاطری مارتا ہوا راہ طے کرتا ہوا بصد عجلت قریب قلعہ پہونچا ورزلفہ کو کشادہ پایا بلا خوف و خطر داخل قلعہ ہوا قلعے مین عجب طرح کی چہل پہل دیکھی ہر مقام پر دیکھا کہ دس دس بارہ بارہ اہل قلعہ لباس نفیس پہنے ہوئے جمع باہم کلام کر رہے ہین کہ ہمارے آقا و مالک تجخیر دیوا نے بڑا کام کیا کہ پسر حمزہ کو قید سے رہا کیا اپنے ماموں سے مخالف ہوکر دین اسلام قبول کیا اور اُس جوان کی اطاعت کی اور ہم سب کو بھی دین اسلام سے مشرف کیا واقعی دین اسلام مذہب حق اور خداے آسمانی

لایق بندگی ہو اور یہ مذہب سب جو کہ جاری تھے اور ہین سب باطل ہین اور جنھون نے دعوی
خدائی کیا اور کرتے ہین یہ سب اُسکے بندے تھے اور ہین مگر کافر ہو گئے تھے شیطان کے
بہکانے سے دعوی خدائی کیا اُسکی سزا پائی اور پائینگے ہمیشہ نار دوزخ مین جلائے جائینگے
اور عجائب نگار بھی کوئی بچہ شیطان ہو گا کہ جو دعوی خدائی کرتا ہو مجھے تو آجتک کوئی اُسکی
قدرت نہین دیکھی اور خداوند کریم کی تو قدرت ظاہر ہو کہ اُسنے پسر حمزہ کو کس آفت سے
بچایا جبکہ یہان اُسکا نہ کوئی رفیق تھا نہ عزیز اور سب خون کے پیاسے تھے دیکھو کیا سبب
پیدا کیا کہ ہمارے آقا کو اُسکا مددگار رہنا یاد رہا کر لائے خوب کیا کہ مجھے اسیر لعنت کی غرض
بے شنگ یہ تقریر سُنتا ہوا اور قلعے کی حالت کو دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو اِسنے دیکھا کہ جہان جہان
خداوند عجائب نگار کی تصویرین لگی ہوئی تھین اور سب اہل قلعہ اُن مکانون مین جا کر اُن کل
تصویرون کی پرستش کرتے تھے وہ مکان گرا دیے گئے ہین وہان مسجدین بنائی جاتی ہین
یہ حال دیکھکر اُسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے دل مین کہا کہ اِس دیوانے نے بڑی بری حرکت کی
اپنے ماموں و بادشاہ سے دشمنی کی اِسنے تو وہ مثل کی کہ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر
یعنی بادشاہ کی سرحد مین رہنا اور اُسی سے دشمنی باوجودیکہ ماموں بھی ہو کوئی غیر نہین ہو اُسپر یہ
حال ہو خیر اب ہمکو یقین ہوتا ہو کہ اسکے استیصال کا زمانہ آگیا ہو یہ یہان سے ضرور نکالا جائیگا
اگر اِسنے اُس جوان کا ساتھ دیا تو بادشاہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا کیونکہ نہایت درجہ اِسنے
بیجا حرکت کی ہو ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا قریب عمارات شاہی آیا اور ایک چوبدار
کی صورت بنکر داخل دیوان خاص ہوا دیکھا کہ وہ جوان خدا پرست یعنی علمشاہ مسہری پر
لیٹا ہوا ہو اور گرد مسہری کے دنگل و کرسیان آراستہ ہین اُسپر دیوانے کے سردار بیٹھے
ہوے ہین اور دیوانہ بھی مثل اُن خادمون کے حاضر ہو سر و بازو پر اُس جوان کے مرہم کے
پھاہے چڑھے ہوے ہین وہ جوان دیوانے سے کہ رہا ہو کہ اے بھائی تم پریشان نہ ہو مین
اچھا ہو ہون تو اِس عنطاق کو دیکھنا کیسی سزا دیتا ہون مع اُسکے بھائی رموز کے کہ وہ بھی
یاد کریگا اگر عنطاق نے مع اہل شہر کے دین اسلام قبول کر لیا تو میرے ہاتھ سے امان پائیگا
ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا شہر عنطاقیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا یہ بھی نہ معلوم ہوگا

کہ یہاں پہر کبھی شہر آباد تھا اب کیا بعد ان اس شہر کو آباد کیے ہوئے مین یہان سے جاتا ہون
مثل مرزوق **شاہ** وغیرہ کے اسکو بھی مع تخت کے اٹھا کر خاک پر مارونگا اور اسکی دختر
کے سر تھہ تمھاری شادی کرونگا اگر اسنے بخوشی قبول کیا تو خیر ورنہ جو حال ہوگا تم دیکھ لینا
دیوان ہاتھہ جوڑ کر کہ رہا ہی کہ بجا ارشاد ہوتا ہی جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین انشاء اللہ ایسا ہی
ہوگا مین تو آپ کا ایک ادنا خادم ہون **علمشاہ** فرماتے ہین کہ تم ہمارے محسن ہو یہ جو تقریر
**بے شنگ** عیار نے سُنی اور زیادہ اپنے دل مین جلا اور کہنے لگا کہ کیا خوب اس جوان
کو بڑا غرور رہی خدا وند عجائب نگار سے ڈرتا بھی نہین ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس قلعے کی بربادی
کا زمانہ آگیا ہی خیر اب تو چلکر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرے اور عرض کرے جو کچھ اُن لوگون نے
خدمت والا مین عرض کیا سب درست اور صحیح ہی آپ کا قیدی قلعہ تسخیر یہ مین آپ کے
بھانجے تسخیر دیوانے کے پاس موجود ہی اور یہ خیالات اُسکے ہین اور جو تو نے قلعے کی
حالت اپنی آنکھ سے دیکھی ہی وہ بیان کر تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین میرے نزدیک مناسب
یہ ہوگا کہ ایسی حالت مین کسی کو مع سپاہ کثیر کے روانہ کرکے گرفتار کرالین تاکہ یہ صحت سے
نجات نہ پائے واقعی اگر تندرست ہوگیا پھر کون اس سے لڑسکتا ہی اس حالت مین تو یہ
ممکن ہی کہ یہ اسیر ہوجائے اُس حالت مین اسکا ہاتھہ آنا دشوار ہوگا جبکہ یکہ و تنہا تھا تو کسقدر
لوگون کو اسنے قتل کیا تھا اور ہاتھہ نہ آتا تھا اگر وہ تدبیر نہ کیجاتی تو کبھی نہ ہاتھہ آتا اور اب تو
اسکو مقام بھی بیٹھنے کو ملا ہی لشکر بھی کسیقدر ہمراہ ہوگیا اب تو یہ آفت برپا کر دیگا اگر یہ اچھا
ہوگیا بہتر یہ ہوگا کہ ابھی سے تدارک کیا جائے آیندہ بادشاہ کو اختیار ہی ہم خبردار کیے
دیتے ہین یہ سوچکر وہان سے باہر آیا اور دوسری صورت تبدیل کرکے قلعے کو طے کرکے
بیرون قلعہ آیا لشکر کا راستہ لیا راہ طے کرکے داخل قلعہ ہوا وہ وقت ہی کہ **عنطاق کج کلاہ**
نے سہ پہر کا دربار کیا ہی سب آکر حاضر ہوئے ہین سوائے **رموز جادو** اسکے بھائی
کے کہ وہ تو وہان اپنے خیمے مین مع اپنے رفیقون کے بیہوش پڑا ہی وہ کیونکر آتا کہ عیار
**بے شنگ** آکر پہونچا مجرا گاہ پر سے بادشاہ کو مجرا کیا کافر نے کافر کو بر دعا دی اور یہ بیان عرض
کیا کہ حضور یہ غلام اپنی آنکھ سے دیکھ آیا بموجب حکم عالی گیا سب حال دیکھا اور جو کچھ باہم

مشورے ہو رہے ہین وہ سب سُنے خداوند نعمت جو کچھ کو توال و اہل لشکر نے خدمت والا مین
گذارش کیا سب درست اور صحیح ہو سرمو فرق نہین ہو بالکل جھوٹ نہین ہو یہ کہکر سب حال قلعہ
اور قلعہ کی تقریر اور مسجدون کے بننے کا اور اپنا خلوت خانہ مین پہونچنے کا اور وہان کی کل
تقریر بیان کی ذراسی بھی نہ چھوڑی بلکہ کچھ اپنی طرف سے زیادہ کر کے بیان کی راوی کہتا ہو
کہ اُس عیار نابکار نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا سب کہہ سنایا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ اُن
سب کے خیالات ہین اور یہ صلاحین ہو رہی ہین آیندہ حضور کو اختیار ہو اس غلام نے
وہان کے کل حالات سے آگاہ کر دیا بلکہ جو راے ناقص مین میری بات آئی ہو اگر ارشاد ہو
تو عرض کرون گو کہ مین کسی لایق نہین ہون مین کیا میری راے کیا ایک ادنی تین روپیہ کا پیادہ
اُسکی بھلا راے اُن لوگون کی راے کے برابر ہوگی جو کہ بڑے بڑے مرتبے اور اعلی
اعلی عہدون پر سرفراز ہین اور ہزار ہا روپیہ ماہانہ پاتے ہین جسمین کوئی سپہ سالار ہو کوئی
رسالدار ہو کوئی تمندار ہو جو اُن سب کی راے ہوگی وہ بھلا میری کیا ہوگی وہ بڑے لوگ
ہین اُنکی راے بڑی ہوگی ہر کہ قتلا سے دہر کہلاتے ہین جو کہ مشیران سلطنت و امیران کبیر
وارکین دولت ہین مگر مین عرض کرتا ہون شاید پسند خاطر ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ ہان
تو کہو اُسوقت اُس نابکار نے بیان کیا میری راے تو یہ ہو کہ اسی وقت کسی سردار کو
روانہ فرمایئے کہ وہ جا کر قلعہ کو تاخت و تاراج کرے اور اُس جوان اور آپکے بھانجے کو
اسیر کر لائے اِسکا سبب یہ ہو کہ وہ جوان ابھی مجروح ہو مقابلہ کرنے کے قابل نہین ہو
ایسی حالت مین وہ اسیر ہو جائیگا اگر تندرست ہو گیا تو پھر اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہو پھر تو
اُس سے بہرام فلک بھی نہین لڑ سکتا ہو خیال تو فرمایئے کہ جب وہ یکہ و تنہا تھا تو اُسنے کیا
آفت برپا کر دی تھی نہ کوہان خسرو ہان کرتے مجروح کرتے نہ مین کمند مین مارتا نہ وہ اسیر
ہوتا پس جب ایک نے یہ قیامت برپا کر دی ابتو اُسکے ہزارون شریک ہو گئے ہین وہ
کیسی آفت برپا کرینگے خصوصًا آپ کے بھانجے صاحب کسی طور سے کم نہین ہین اُنکی اگر
شراکت ہو گئی تو آفت بھی برپا ہو گی اور شراکت کیون نہ ہو گی اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ ملک و
مال ہی بچے اور آبرو بھی بچے اور دشمن بھی ہاتھ آئے بس اِس سے بڑھکر موقع اِن سب

تینون

باتون کا ہاتھ نہ آئیگا آیندہ جو آپ کی راے و دیگر مشورہ کارون کی مین نے از راہ خیراندیشی و خیرسگالی و نمک حلالی کے عرض کر دیا چونکہ مین نے نمک کھایا ہو لہذا نمک حلالی کا مقتضا یہی ہو کر جو مین نے عرض کیا اب آپ کو اختیار ہو بادشاہ نے بے شنگ کی تقریر کو سُن کے کہا کہ تمنے تدبیر تو خوب بیان کی ہو اب مین ان سب سے بھی راے لیتا ہون پس جو راے قرار پائیگی اُسپر عمل کیا جائیگا عنطاق کی یہ حالت ہو جب سے زبانی عیار کی سب حال سُنا ہو کہ فرط غیض و غضب سے تھر تھر کانپ رہا ہو تمام جسم کے بال کھڑے ہوے ہین منھ مین کف بھرا ہوا ہو آنکھین لعل ہو رہی ہین بار بار موچھون کو تاؤ دیتا ہو اور کہتا ہو کہ یہ ناشدنی میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہو بڑا حرامزادہ نکلا میری ناموس کو بنگاہ بد دیکھا اور اُسکی نسبت خیال کیا میری دختر پر عاشق ہوا ہو سارا عشق نکالے دیتا ہون مین دیکھتا ہون کہ وہ جوان میرا کیا بنا لیتا ہو کہ جسکو یہ رہا کر کے براے کمک لیگیا ہو یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اپنے بھائی کے دنگل کو خالی پایا اہل جلسہ سے کہا کہ کیا آج اِسوقت رموز جادو نہین آے اُنھون نے عرض کیا جی ہان آج نہین آئے بادشاہ نے کہا کہ کسی کو بھیجکر اُنکو بُلاؤ کہ اُنسے بھی مشورہ کرنا ہو اب مقام تاخیر نہین ہو یہ سُنتا تھا کہ وزیر نے ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور بلا کر حسب طلب عنطاق شاہ طرف رموز جادو کے روانہ کیا اور اُس سے کہدیا کہ کہنا آپ کو آپ کے برادر صاحب بیلنے جہان پناہ طلب فرماتے ہین تشریف لے چلیے وہ چوبدار اُدھر کو روانہ ہوا یہان عنطاق اُسی طور سے حالت غیض و غضب مین بیٹھا ہوا بھائی کا انتظار کر رہا ہو اُدھر وہ چوبدار رموز کے خیمے کے پاس آیا دیکھا کہ سب دربان در خیمہ پر بیٹھے ہوے ہین اور باہم کہ رہے ہین کہ جب سے جوگی صاحب خیمے کے اندر ہمارے آقا کے پاس گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا سبب ہو کہ بڑے عرصے سے باتون کی بھی آواز نہین آتی ہو یہ دم کو رہے تھے کہ چوبدار پہونچا دربانون سے کہا کہ خبر کر دو کہ بادشاہ کے پاس سے چوبدار آیا ہو بہت ضرورت ہو بادشاہ نے یاد فرمایا ہو تشریف لے چلیے اشد ضرورت ہو دریافت کیا ہو کہ مزاج کیسا ہو جو اِسوقت دربار مین نہین آئے بڑے عرصے سے دربار آراستہ ہو یہ جو چوبدار نے کہا دربانون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہو کہ کوئی اندر آسکے جو آئے

اسکو منع کرنا اور تم خود بھی نہ آنا ایک جوگی صاحب آئے ہین اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر
ہم جا کر اُنسے آپ کا پیام بیان کرین بادشاہ سے عرض کیجیے گا وہ آتے ہین چوبدار نے کہا کہ ہمکو
حکم شاہی ہی کہ اپنے ہمراہ لے آؤ ہم کیونکر بدون اُنکے جائین ہمپر عتاب سلطانی نازل ہوگا تم
یہ خبر کردو ہمکو طلب ضرور کرینگے ہم اُنسے کہہ لین گے دربانون نے کہا کہ ہماری یہ طاقت نہین
ہی کہ ہم بدون اجازت اندر جا سکین ہمکو ممانعت ہی بھلا پھر ہم کیونکر جا کر اطلاع کرین چوبدار نے
کہا کہ اچھا نجاؤ ہم خود جاتے ہین تمنے ہمکو منع کیا تم اپنے منصب کو بجا لائے اب کوئی تمکو الزام
نہین دیسکتا ہی یہ کہکر پردہ اُٹھایا دربان پکار پکار کر کہنے لگے کہ ای چوبدار صاحب اندر نجایے
ہم آپ کو منع کرتے ہین کیونکہ ہمارے آقا کا حکم نہین ہی ہمپر عتاب نازل ہوگا یہ اس خیال سے
پکار کر کہ رہے تھے تا کہ رموز سن لے کہ ہمارے ملازمون نے منع کیا یہ زبردستی چلا آیا ہی
وہان خبردار کون ہی جو سنے گا سب تو بیہوش پڑے ہوے ہین سُنے کون دربان تو یہی
چلاتے رہے ادھر وہ چوبدار جو اندر خیمے کے جاتا ہی تو ہر طرف سے اُسنے خیمے کو بند
پایا از حد تاریکی تھی چند فانوسین و کنول روشن تھے ایک مقام پر یہ کھڑا ہو کر دیکھنے لگا
کہ یہ کیا معرکہ ہی ابھی تو دن ہی یہان روشنی کی گئی اور ہر طرف سے خیمے کو بند کر دیا ہی کہ باہر کی
روشنی نہ آنے پائے طریقہ یہ ہی کہ جب انسان روشنی سے اندھیرے مین آتا ہی تو کئی منٹ
تک اُسکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہی جب کچھ دیر ٹھہر لیتا ہی تو پھر سب کچھ معلوم ہوتا ہی یہی قاعدہ
اندھیرے سے روشنی مین آنے والے کا ہوتا ہی پس جب یہ وہان ٹھہر لیا تو اُسنے دیکھا
کہ جسقدر لوگ خیمے کے اندر ہین سب پڑے ہوے ہین ایک مقام پر اُنکو اپنے تن بدن
کا ہوش نہین ہی یہ دیکھکر اُس چوبدار کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی اِن سب پر کیا سانحہ گذرا
جو یون پڑے ہوے ہین دیکھکر یہ کیفیت اُس چوبدار نے آواز دی کہ ذرا یہان آؤ دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی تم تو کہتے تھے کہ ہمکو اندر آنے کو منع کیا ہی کہ کوئی نہ آنے پائے یہان تو
سب اوندھے سیدھے پڑے ہوے ہین کیا آج کوئی جلسہ تھا کہ اِنھین شراب کثرت
سے پی گئی ہی اُسکے نشے کے سبب سے بیہوش پڑے ہین یہ جو چوبدار نے پکار کر کہا تو
دربان باہر سے اندر آئے اُنھون نے بھی یہ واقعہ دیکھا جو کہ چوبدار نے دیکھا تھا اِن

سب کو حیرت ہوئی چوبدار نے کہا کہ یہ گھٹا ٹوپ جو ہی اسکو تو ہر طرف کے پردے اٹھاؤ تاکہ روشنی
ہو اور ہوا آئے سب کو ہوش آئے اُن سب نے پردے خیمے کے اٹھانے روشنی ہوئی
سب نے دیکھا کہ رموز جادو اور کل اُسکے رفیق ایک مقام پر بیہوش پڑے ہوئے ہین اور
بیچ مین ایک چراغ مٹی کا رکھا ہوا ہی اُسمین بجائے تیل کے گھی پڑا ہوا ہی اور چار بتیان ہین
یہ دیکھکر اور بھی سب متحیر ہوئے اور بادنون سے دیکھا کہ وہ جوگی صاحب نہین ہین اب جو دیکھا
تو ایک پرچہ لکھا ہوا فرش پر پڑا ہی اور ایک طرف سے سراچہ خیمے کا چاک پایا اتنو اور
حیرت ہوئی اب جو دیکھا تو اُس جوگی کو نہ پایا اور سب کو دیکھا ایک نے دوسرے سے
کہا کہ کیون بھائی وہ جوگی نہین ہی کدھر چلا گیا اگر دروازے سے جاتا تو ہم دیکھتے معلوم
ہوتا ہی کہ وہ جوگی پشت خیمہ چاک کرکے چلا گیا ہی وہ جوگی نہ تھا کوئی چور نابکار تھا دیکھو تو
سب چیزین خیمے مین ہین اُنھون نے جب یہ تقریر کی اُسوقت اُس چوبدار نے کہا کہ پہلے
اِن سب کو ہوشیار کرنے کی تو فکر کرو اُسکے بعد چیزون کو تلاش کرنا دیکھو تو یہ لوگ زندہ بھی
ہین یا مر گئے ہین یہ سُنکے وہ دربان اِن سب کی طرف چلے اُدھر سے ہوا سرد کے جھونکے
جو پردون کے اُٹھنے سے آئے اور اُنکے جسمون سے لگے اور دماغ مین خنکی پہونچی
اور اُدھر بیہوشی کا بھی اثر زائل ہو چکا تھا سب کو ہوش آیا ہر ایک گھبرا کر اُٹھا ایک نے
دوسرے کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا رموز جادو جو اُٹھا اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے
خیال کیا کہ نہ تو وہ جوگی ہی نہ وہ قفس قمری کا ہی صرف بادشاہ کا چوبدار اور میرے ملازم کھڑے
ہوئے ہین ہم سب کو حیرت سے دیکھ رہے ہین اُدھر وہ لوگ اِن سب کے ہوشیار کرنے کو
چلے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ سب کے سب خود بخود ہوش مین آگئے یہ لوگ اُسی مقام پر کھڑے
ہو کر دیکھنے لگے اِدھر یہ جو واقعہ رموز نے دیکھا کہ قفس قمری مع جوگی کے ندارد ہوا تو
اِسکے حواس جاتے رہے ہاتھ پاؤن کے طوطے اُڑ گئے طائر حواس قفس دماغ سے
پرواز کر گیا حیرت زدہ ہو کر اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا سانحہ ہی کہ وہ جوگی جھٹ
کدھر کو گیا اُسکا پتہ ہی نہ قفس قمری کا معلوم ہوتا ہی میری سمجھ مین کچھ نہین آتا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہوا
ایسے طور دفعتہ ہو بیٹھے کہ ہمکو دن بھر کی خبر تک نہ رہی کوئی قفس بھی لیگیا اور جوگی صاحب بھی

چلے گئے اور ہم آگاہ نہ ہوے اُن سب نے عرض کیا کہ چراغ کا روشن ہونا تھا کہ ہمارے حواس جاتے رہے اور ہم بیہوش ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا ان دربانون سے دریافت فرمائیے کہ اِنھون نے جوگی کو جاتے ہوے دیکھا ہوگا یہ سُنکے رموز نے اُن دربانون کو قریب بلایا اور کہا کہ کیا وہ جوگی صاحب چلے گئے تمنے جانے کیون دیا اور کیا وہ قفس بھی قمری کا لیتے گئے اور تم کب اندر خیمے کے آئے دربانون نے کانپ کر عرض کیا کہ جب سے آپ نے حکم دیا کہ کوئی اندر نہ آنے پائے اور نہ تم آنا ہم لوگ اُسوقت سے در خیمہ پر بیٹھے رہے کہین اُٹھکر نہین گئے بلکہ پیاسے بھی رہے نہ ہمنے جوگی کو جاتے دیکھا نہ اور کسی کو ادھر سے کوئی نہین گیا جب یہ چوبدار آپ کے بلانے کو بادشاہ کے پاس سے آیا اور ہمسے اُسنے کہا کہ خبر کر دو ہمنے کہا کہ ہمکو حکم اندر جانے کا نہین ہی ہم خبر نہین کر سکتے ہین نہ جا سکتے ہین کہ مخالفت ہو اُنھون نے کہا کہ بہت ضرورت ہی ہم اُنکو اپنے ساتھ لیکر جائینگے ہم خود جا کر کہتے ہین ہم منع کرتے رہے یہ اندر آئے اِنھون نے یہان آکر سب کو جو بیہوش پایا ہم سب کو آواز دی جب ہم سب آئے تو ہم بھی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے ہمنے پردے اُٹھا دیے تو آپ سب کو بیہوش پایا مگر جوگی صاحب کو نہ دیکھا اور ایک پرچہ فرش پر پایا اور پشت خیمہ کو چاک دیکھا ہم خود حیران تھے کہ جوگی صاحب کدھر سے بھاگے اور یہ کیا واقعہ ہی اب ہم آپ لوگون کو ہوشیار کرنے چلے تھے کہ آپ کو خود ہوش آگئے یہ سُننا تھا اب تو بالکل حواس رموز کے جاتے رہے کہا کہ لاؤ تو وہ پرچہ مین تو دیکھون کہ اُسمین کیا لکھا ہو اُن لوگون نے وہ پرچہ رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے جو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ او رموز نابکار کافر غدار آگاہ ہو کہ مین جوگی نہ تھا کمغاز ا باپ تھا میرا نام سمک یلطاقی تھا مین عیار علمشاہ نوجوان کا تھا تمنے میرے آقا کے ساتھ مکر کیا اُنکے پاس سے قمری بازِ سحر کو بھیجکر اُٹھوا لی مجھکو جو معلوم ہوا مین جوگی بنکر آیا تم سب پر عیاری کی اور چراغ عیاری روشن کرکے تم سب کی عقل کو گل کیا اب قمری کو لیکر جاتا ہون یہی خیریت جانو کہ تمکو قتل نہین کیا بڑا احسان کیا ورنہ تم میرے قبضے مین تھے اگر مین چاہتا تو قتل کر ڈالتا صرف اِس خیال سے چھوڑ دیا کہ تمنے کوئی ایسی خطا نہین کی کہ جسکے عوض مین قتل کرتا تمکو سمجھاے دیتا ہون کہ اب کبھی

ایسی حرکت نہ کرنا اگر اب ایسی حرکت کروگے تو یاد رکھنا کہ پھر میرے ہاتھ سے نہ بچوگے آیندہ
تمکو اختیار ہی بلکہ تمکو لازم ہی کہ دین اسلام کو قبول کرو اور میرے آقا کی اطاعت کرو اسی مین
تمھاری زندگی کی صورت ہی ورنہ یہ امر اب غیر ممکن ہی کہ میرا آقا اس ملک کو اسلام آباد نہ کرے
ضرور یہ ملک اسلام آباد ہوگا بس یہی کافی ہی زیادہ تحریر کی ضرورت نہین ہی راوی بیان
کرتا ہی کہ جب سمک قفس لیکر جانے لگا تھا تو یہ پرچہ لکھکر ڈال گیا تھا وہی پرچہ دربانون نے
پایا تھا اور رموز کو دیا جب رموز نے وہ پرچہ پڑھا اور مضمون سے آگاہ ہوا اُسکے چہرہ کا
رنگ مثل طائر وحشی کے پرواز کر گیا اور اپنے رفیقون سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا
مین نے دھوکا کھایا سحر سے دریافت نہ کیا کہ یہ کون ہی وہ جوگی نہ تھا عیار تھا اُس جوان
خداپرست کا قمری کو لینے آیا تھا عیاری کرکے ہم سب کو دھوکا دیکر لیگیا واقعی کیا خوب
عیاری کی مگر حیران ہون کہ مین بھائی صاحب سے کیا کہونگا اور قمری جب وہ طلب کرینگے
تو کیا جواب دونگا حریف تو اپنا کام کرکے چلا گیا بڑا داغ دے گیا یہ کہکر وہ پرچہ رفیقونکو
دیا ہر ایک نے پڑھا اب تو سب کے حواس جاتے رہے رموز نے کہا کہ بھائیو کوئی
تدبیر بتاؤ کہ مین بادشاہ سے کیا کہون اُن سب نے کہا کہ جو واقعہ گذرا ہی وہ سب بیان
کردیجیے گا یہ پرچہ دکھا دیجیے گا آپ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے اِن عیارونکے
ہاتھ سے دھوکا کھایا ہی اپ مثل شمامہ جادو و دمامہ و مشمش و افراسیاب کے نہین ہین
یہ سب تو دعوی خدائی کرتے تھے اُسیر اِن عیارون کے ساتھ سے ہزارون دھوکے
کھائے بس اب اگر آپ نے دھوکا کھایا تو کیا نقصان ہوا آپ نے کوئی دیدہ و دانستہ
نہین دھوکا کھایا اُسکے فریب مین آ گئے رموز نے کہا خیر اب تو جو کچھ ہوا مجبوری ہی ایک
رفیق بولا کہ خوب ہوا وہ قمری کو لیگیا ایسی منحوس وہ قمری تھی کہ جب سے آئی تھی سوائے
جنگ و پیکار کے دوسری بات نہ تھی خوشی سے نہ بیٹھ سکے رموز نے کہا ہمارے نزدیک
بادشاہ سے تو دریافت کرو دیکھو کہ وہ کیا فرماتے ہین ساری میری محنت بیکار ہوئی
دوسرے اور سب لوگون سے شرمندگی حاصل ہوئی وہ لوگ کیسے خوش ہوے
ہونگے یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ تم کیون آئے ہو اُسوقت مجھے آکر میان ہم سبکو بچا لیا

ورنہ اسی طور سے بیہوش پڑے رہتے اور مرجاتے جب سے مجھکو ہوش آیا ہی اور مین نے قمری
کو نہین دیکھا ہی بڑا صدمہ ہی چوبدار نے عرض کیا کہ آپ کو اسیوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی کہ
اپنے ہمراہ لانا بڑی ضرورت ہی مین آپ کے لینے کو آیا تھا یہان آکر یہ واقعہ دیکھا لہذا اب
تشریف لے چلیے بادشاہ انتظار فرمارہے ہونگے فرمایا تھا کہ کہنا کیا سبب ہوا ہی جو اسوقت
کے دربار مین نہین آئے یہ جو چوبدار نے کہا رموز نے کہا کہ اچھا چلتا ہون یہ کہکر اُٹھا لباس
درباری سے آراستہ ہوا سب رفیقون کو رخصت کیا جو کہ دربار مین جاتے تھے اُنکو ہمراہ
لیا مع اُس پرچہ کے ہمراہ چوبدار کے طرف دربار کے روانہ ہوے اُدھر وہ سب رفیق
اپنے اپنے مقام پر آئے اور باہم کہنے لگے کہ بڑی عیاری ہوئی ہم سب نے بڑا دھوکا
کھایا ذہن مین نہین آتا ہی کہ وہ تیتر و قمری کسطور کی تھی اور کس چیز کی بنائی تھی اور کیا فقرہ
کیا ہی کہ سب کو یقین آگیا عیاری اسکا نام ہی رفیق تو اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے یہ
باتین کر رہے ہین اُدھر رموز وہان پہونچا داخل دربار ہوا مگر مغموم و محزون اپنے بھائی کو
سلام کیا اور سب اہل دربار نے اُسکی تعظیم کی رموز نے دیکھا کہ بے شنگ عیار کھڑا ہوا
ہی بے شنگ اسکے سامنے براے دریافت حال گیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ سلام کر کے اپنے
مقام پر بیٹھ گیا مگر سر جھکائے ہوے ہی کسی طرف دیکھتا نہین ہی اُسوقت عنطاق نے رموز
کی طرف متوجہ ہو کر کے کہا کہ کیون مزاج کیسا ہی جو آج دربار مین نہین آئے جب بولایا مین نے
تو آئے آئے بھی ہو تو سر جھکائے ہوے کچھ مغموم سے بیٹھے ہوے ہو اِسکا سبب کیا ہی کچھ
بیان تو کرو اور یہ بیان کرو کہ قمری تو اچھی ہی جب یہ بادشاہ نے کہا اُسوقت رموز نے سر
اُٹھا کر اور ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون اور جو
مصیبت مجھپر گذر گئی ہی جسکے سبب سے مین آپ سے شرمندہ ہون اور جسکے باعث سے
مین آپ سے آنکھ چار کر کے کلام نہین کر سکتا ہون مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون عنطاق
نے یہ سنکے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا ہی جو تم اسقدر پریشان ہو اُسوقت رموز
نے یون بیان کرنا شروع کیا یعنی جوگی کا لشکر مین آنا اور اپنا آگاہ ہونا اپنے رفیقون کو
بھی اُسکے اپنے پاس طلب کرنا اُسکے تیتر دن کا حال و قمریون کی کیفیت اُسکا خیمہ مین آنا

باہم گفتگو ہونا اُسکا تاریکی کرا کے چراغ روشن کرنا سب کا بیہوش ہونا یہان سے چوبدار کا جانا اُسکا سب کو ہوش مین لانا اب معلوم ہونا کہ نہ قمری تھی نہ جوگی صاحب تھے آخر پرچہ کا ملنا اپنا اُسکو پڑھنا ظاہر ہونا کہ علمشاہ کا عیار تھا وہ عیاری کر کے قمری کو لیگیا اپنا اس حال سے آگاہ ہو کر رنج وصدمہ کرنا وہان سے حسب طلب ہمراہ چوبدار کے آنا سب حال بیان کیا اور پرچہ ہاتھ مین عنطاق کے دیا عنطاق نے وکل اہل دربار نے جو یہ سب حال سُنا تو ہر ایک کے چہرے کا رنگ اُڑگیا سب کو حیرت ہوئی اور سب نے کہا کہ بہت بڑی عیاری کی عنطاق نے رموز سے کہا کہ تمنے سحر سے دریافت بھی نہ کرلیا کہ یہ کون ہی رموز نے جوابدیا کہ مین نے دھوکا کھایا میرے اوپر کیا موقوف ہی ان عیارون کے ہاتھ سے بڑے بڑون نے دھوکے کھائے ہین مین نے تو ایک ہی مرتبہ دھوکا کھایا اُن سب نے تو دھوکے پر دھوکا کھایا ہی خیال تو فرمائیے افراسیاب جادو نے کسو مرتبہ دھوکا کھایا شمامہ ودمامہ وساحر مشمش نے کسقدر دھوکے کھائے آخر ان عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین کیا کرون اور اس امر کا گمان بھی نہ تھا کہ یہ واقعہ ہوگا اگر گمان ہوتا تو ضرورت دریافت کرنے کی تھی عنطاق نے جواب دیا کہ خیر جانے دو خوب ہوا جب سے یہ قمری آئی تھی صدمہ پر صدمہ ہورہا تھا اب اسکا رنج وصدمہ کیون کرتے ہو انچہ گزشت گزشت یہ کہکر وہ پرچہ پڑھا جب پرچہ پڑھ چکا اُسکو رکھدیا رموز سے کہا کہ مین نے تمکو اس لیئے طلب کیا ہو کہ میان تنجیر دیوانے ہم سب کے جانی دشمن ہو گئے اُس خدا پرست کو رہا کر کے لیگئے یہ تو ہمکو معلوم ہی اب وہ اس فکر مین ہین کہ اُس خدا پرست کے ہاتھون سے اس ملک کو تباہ کرائین یہ زمانہ کا خون سفید ہوگیا کہ بھانجہ ماموں کے قتل کا درپے ہی یہ کہکر وہ سب تقریر اور کیفیت مع پیشنگ کی راے کے جو کچھ پیشنگ سے قلعۂ تنجیر ہی کی سُنی تھی اور جو تقریر باہم ہو رہی تھی دیوانے اور علمشاہ مین سب بیان کی اور کہا کہ اب اسمین تمھاری کیا راے ہی رموز سے یہ کہکر سب اہل دربار سے بھی کہا کہ تم بھی اپنی راے بیان کرو رموز نے تو سُنکے کہا کہ مین تو پیشنگ کی راے کو پسند کرتا ہون اسنے بڑی عقلمندی کی راے دی ہی اور خوب بات کہی ہی اُدھر کل اہل دربار نے بھی یہی جوابدیا

اب عنطاق نے اُن لوگون کو طلب کیا جو کہ مشیران سلطنت کہلاتے ہین اور عقلاے زمانہ
اور اسی بات پر نوکر تھے صرف راے دینے پر اُنسے سب حال بیان کیا اور پیشنگ
کی راے کو اپنی راے کرکے کہا کہ یہ میری راے ہی سب نے فکر کی اور اپنے مقام پر بہت
سی رائین قرار دین مگر کوئی قایم نہوئی جب اُس راے پر غور کیا ہر ایک کے نزدیک
وہ ہی درست تھی پس باہم تقریر کرکے اور بحث کرکے اور اُسکے نقص وعیب کو خیال
کرکے جب دیکھا کہ کسی قسم کا اس راے مین عیب نہین ہی بادشاہ سے عرض کیا کہ جو راے
حضور نے تجویز کی ہی بہت مناسب ہی ہم بھی پسند کرتے ہین یہ ہی راے مناسب ہی جب
سب نے اُسی راے کو پسند کیا عنطاق نے اخفان آدم خوار جو کہ پہلوان زبردست
اور سردار اعلی تھا اور جب سے سپہ سالار لشکر ہاتھ سے علمشاہ کے قتل ہوا ہی یہ اُسکے
مقام پر بیٹھتا ہی اُسکو عنطاق نے حکم دیا کہ اے اخفان تم بیس ہزار کا لشکر لیکر قلعہ تبخیر یہ پر
جاؤ اور مین تمکو نامہ دیتا ہون یہ نامہ دیوانے کے پاس بھیجنا اگر وہ تمھارے پاس
چلا آئے اور اُس خداپرست کو تمھارے حوالے کرے تو خیر اُسکو چھوڑ دینا اور
خداپرست کو اپنے ہمراہ قید کرکے لے آنا اور اگر وہ انکار کرے اور نہ آئے تو اُس سے
مقابلہ کرنا یا تو مع اُس خداپرست کے اُسکو اسیر کرکے میرے پاس لے آنا مین اُسکو
سزا دونگا اہل قلعہ و قلعہ کو مسمار کرنا اگر یہ ممکن نہو تو اُسکو مع اُس خداپرست و اُسکے
رفیقون و اہل لشکر کے قتل کرنا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا بلکہ قلعے کی اینٹ سے اینٹ
بجوا دینا گدھے کے ہل چلوانا اور اُن سب کے سب کو لیکر آنا مین تمکو اس کار کے
صلے مین بہت کچھ انعام دونگا اخفان نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی مین اپنے امکان
بھر بجا لاؤنگا اب وہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین عنطاق نے اسیوقت
اپنے ہاتھ سے ایک نامہ بنام دیوانہ اس مضمون کا تحریر کیا نامہ۔ برخوردار سعادت
اطوار نیک کردار زاد عمرہٗ ۔ بعد دعاے ترقی درجات وحیات کے مطالعہ کرو تمکو معلوم
ہو کہ مجھکو تمھارے سب کامون سے آگاہی ہو گئی ماشاء اللہ تمنے خوب حق عزیزداری و
قرابت داری کو ادا کیا یہی لازم تھا خرد بزرگون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین جو تمنے

کیا تمکو یہی امر لایق و لازم تھا واہ کیا خوب تم ماموں کے ساتھ حق ادا کر رہے ہو اور یہی
حرکت تمنے کی ہو شریعت و نجیب ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی مقام شکایت نہین ہو تم کیا کرو
یہ تمھارے نطفہ کا اثر ہو تمھارے باپ نے بھی تو ایسا ہی کیا ہو کیون نہ ہو کس باپ کے
بیٹے ہو انھون نے اپنے سرپیکے ساتھ بھی ایساہی کیا تھا کہ اُنکے دشمن کو رہا کر لیا تھا وہی تمنے
کیا خیر بقول کسے بیٹا وہی جو قدم بقدم ہو باپ کے مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر اپنی زندگی
اور اپنی آبرو و اہل قلعہ کی زندگی چاہتے ہو تو مین نے اخفان آدم خوار کو مع تیس ہزار
سپاہ کے تمھارے اُدھر روانہ کیا ہو اور یہ نامہ تمکو لکھا ہو بس اسکے پہونچتے ہی اور نامے کو
دیکھتے ہی اُس خداپرست میرے مجرم کو اُسکے سپرد کرو اور پھر دین آبائی اختیار کرو یہ
کون سی حرکت تھی کہ اپنا دین آبائی ترک کر کے اُس خداپرست کے سکھانے سے دین
اسلام قبول کر لیا خیر د ہانتک تو غنیمت تھا کہ میرے مجرم کو رہا کر کے لے گئے یہ کیا کم تھا
خیر ابھی تک کچھ نقصان نہین ہوا ہو تمکو لازم ہو کہ اپنے مذہب کو قبول کرو اور اُسکو میرے
سردار کے حوالے کرو مین نے تمھاری یہ خطا معاف کی اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رکھو
کہ اخفان آدم خوار کو بھیجا ہی اُس سے کہدیا ہو کہ اگر وہ موافق تحریر نامہ کے عمل کرے
تو خیر ورنہ جو تمسے ہو سکے وہ کرنا بس یا تو وہ تم سب کو اسیر کر کے میرے پاس لے آئیگا
یا تم سب کے سر لائیگا اور قصبہ کو تہ و بالا کر دیگا کیون مفت مین اپنی جان کے پیچھے
پڑے ہو اور اہل قلعہ کی دیکھو خرابی نہ بلاؤ آیندہ تمکو اختیار ہو مین نے حق بزرگی ادا
کر دیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اگر اُسنے بسبب دیوانے ہونے کے اور بچہ پنے کے کوئی
حرکت کی تھی تو کسی بزرگ نے نصیحت بھی نہ کی اور اُس سے مقابلہ کیا وہ تو دیوانہ
تھا کیا یہ بھی دیوانے ہو گئے تھے بس مین نے اپنی سی کی اب تمکو اختیار ہو تم اپنے
فعل کے مختار ہو اب مجھکو کوئی الزام نہ دے مین اپنی سی کر چکا مین نے دونون باتین
تحریر کر دین تمھارا جس کو جی چاہے قبول کرو بموجب شعر اگر صلح خواہی نہ خوہیم جنگ *
اگر جنگ جوے ندارم درنگ * دیگر منت آنچہ حق بود گفتم تمام * تو دانی دگر بعد ازین والسلام
یہ مضمون لکھکر اخفان کو دیا اس سے کہا کہ تم اسیوقت شہر مین جاؤ اور اسیوقت

لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہوا اخفان نے نامہ ہاتھ مین لیا اور اُسیوقت دربار سے اُٹھ کر
باہر آیا اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا اِسکے جانے کے بعد عنطاق نے
خیال کیا کہ گو اخفان مرد زبردست و بہادر ہی مگر وہ خداپرست بہت زبردست ہی اِسکی کمک
کے لیے اور کسی کو بھی روانہ کرنا زیبا ہی ایسا نہو کہ اخفان کو اُسکے ہاتھ سے ترک پہونچے
اِس امر کا یقین ہی کہ صلح تو ہونا غیر ممکن ہی ضرور جنگ و پیکار ہوگی یہ سوچکے اُسوقت ایر
ایراد شیر پیکر کو حکم دیا کہ تم بھی بیس ہزار سپاہ لیکر اُسیوقت عقب مین اخفان کے روانہ ہو
دونون ملکر دیوانے سے جنگ و پیکار کرنا بس ایراد شیر پیکر بھی سلام کرکے باہر آیا
اور اپنے رفیقون کو لیکر طرف شہر کے چلا ایراد کے جانے کے بعد عنطاق نے
خیال کیا کہ تم یہان صحرا مین اُترے ہوے ہو نہ تو تمھارے پاس سپاہ ہی نہ کچھ سامان
جنگ ہی اگر وہ دیوانہ اُس خداپرست کو ہمراہ لیکر اور مع سپاہ کے آپڑے تو بڑی خرابی
ہو جبتک شہر سے لشکر کمک کو آئے آئے یہان خاتمہ ہو جائے یہ قلیل لشکر کیا کریگا
یہ خیال دل مین کرکے حکم دیا کہ اب ہم یہان ٹھہر کر کیا کرین اب شکار مین بھی نہین دل
لگتا ہی لہذا دل یہ چاہتا ہی کہ شہر کو چلین اور وہان ٹھہر کر اُن لوگون کی جنگ و پیکار کی
خبرین منگائین عرصہ ہوا ہمکو شکار کے لیے آئے ہوے سب نے کہا جو رضی مولا ہمہ
از اولا عنطاق نے حکم دیا کہ مابدولت کا بھی یہان سے طرف شہر کے کوچ ہی بس
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سب خیمے وغیرہ بار
ہوگئے سب اسباب بندھ گیا سب لوگ طیار ہوگئے لہذا وہان سے عنطاق اُن
سب کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہ تو شہر مین آتا ہی وہان اخفان نے داخل شہر ہوکر
اپنے ملازمون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا خود لشکر مین آیا اور اُسنے لشکر مین
سے تیس ہزار سوار انتخاب کیے اُنکو تیاری سفر کا حکم دیا حکم دیکر اپنے مکان پر آیا سب
اپنے عزیزون سے ملا سب کو رخصت کیا اتنے عرصے مین ملازمون نے سب سامان
درست کر لیا تھا اخفان سامان سفر سے آراستہ ہوکر سب سے رخصت ہوکے باہر آیا
وہان وہ تیس ہزار سپاہ بھی تیار تھی اُسکو ہمراہ لیکر اُسیوقت مع خیمہ و خرگاہ طرف قلعۂ تجزیہ کے

روانہ ہوا اسکے بعد ابر او شیر پیکر شہر مین آیا اِسی طور سے اُسنے بھی سب سامان درست کیا
اور بیس ہزار سپاہ یہ بھی لیکر اور سب اپنے عزیزون سے رخصت ہوکر عقب مین اخفان
کے چلا عنطاق شاہ شہر مین آیا داخل محل ہوا دوسرے دن سے دربار کرنے لگا اور
اُن سردارون کا انتظار ہی یہ خیال ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی ہرکارے براے خبر مقرر کیے ہین
اخفان و ابر او لشکر لیے ہوے طرف قلعے کے جاتے ہین وہان قلعے مین علمشاہ و دیوانہ
چین سے بیٹھے ہوے ہین علمشاہ کے زخم بریز ہوگئے ہین قریب بصحت ہین دن بھر
علمشاہ باہر رہتے ہین شب کو ملکہ آہو چشم سے صحبت راز و نیاز گرم کرتے ہین دیوانے کو
حکم دیا ہی کہ تم سامان جنگ کی طیاری کرو ادھر مین نے غسل صحت کیا اور لشکر کشی کی وہ تو
سامان جنگ مین مصروف ہی سپاہ کی بھرتی جاری کی ہی انکو ہتھیار و وردیان عطا کی ہین سب
طور سے سامان درست کر رہا ہی دوپہر تک خدمت علمشاہ مین رہتا ہی وو پھر سامان
جنگ مین مصروف ہوتا ہی لشکر کے قواعد دیکھتا ہی یہان بھی دربار علمشاہ کا قلعے مین آراستہ
ہوتا ہی دیوانے کو علمشاہ نے تخت پر بٹھایا ہی خود و نگل شوکت پہ متمکن ہوتے ہین سب
سرداروا افسران سپاہ جمع ہوتے ہین اور حاضر دربار ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ
وہان زیر قلعہ کچھ فاصلہ دیکر اخفان آکر اُترا اُسنے اپنے خیمے وغیرہ برپا کیے دربار کیا
اور ایک کو اپنے رفیقون مین سے نامہ دیکر روانہ کیا پاس دیوانے کے وہ نامہ بر
نامہ لیکر طرف قلعے کے چلا اتفاق سے چند ہرکارے دیوانے کے بیرون قلعہ آئے تھے
اُنھون نے جو لشکر شاہی کو اُترتے ہوے زیر قلعہ دیکھا تو لشکر مین آئے دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آیا ہی وہ ہرکارے اُس بارگاہ مین آئے کہ جہان پر
اخفان تھا انکے سامنے اُسنے نامہ روانہ کیا جب نامہ بر نامہ لیکر چلا تو وہان سے فورا روانہ
ہوے قلعے مین آئے یہان بھی دربار آراستہ تھا داخل دربار ہوے مجرا گاہ پر سے مجرا
بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے شاہی
بجا لائے عرض کیا کہ غلام بیرون قلعہ گئے تھے تو ایک لشکر کو فرد کش پایا اب جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ عنطاق نے یہان کے کل حالات کی خبر پاکر اخفان آدمخوار کو مع بیس ہزار

سپاہ کے براے مقابلہ سرکار روانہ کیا ہو یہ لشکر اُسیکا ہو اُسنے ہمارے سامنے نامہ بخدمت
حضور روانہ کیا ہو نامہ بر نامہ لیکر آتا ہو باقی خیریت ہو یہ حال سُنکے دیوانہ توسن ہوگیا علمشاہ
نے جو دیوانے کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ کیون تمکو کیا خوف ہو اگر افغان آیا ہو تو آنے دو
اُسکی قضا لیکر آئی ہو تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ سامان سفر درست کرے ہم بیرون قلعہ جاکر
اُس سے مقابلہ کرینگے خوف کس امر کا ہو ہمارا خدا ہمارا حافظ ہو اے بھائی جبتک قضا نہین
آتی ہو اُسوقت تک موت خود حفاظت کرتی ہو کسی امر کا ڈر نہین ہو دشمن اگر قوی ہو ست نگہبان
قوی تر ہست تم بلا خوف و خطر مقابلہ کرو مین موجود ہون دیوانے نے کہا مجھکو کسی امر کا
خوف نہین ہو صرف اس امر کا خیال ہو کہ ابھی آپ کے زخم اچھے نہین ہوے ہین خدا
نخواستہ کسی قسم کی خرابی ہو تو مین کیا کرون بس خیال ہو تو اس امر کا ہو یہ جو آپ میری حالت
ملاحظہ فرماتے ہین اِسی خیال سے ہو ورنہ منطاق کی بھی یہ لیاقت تھی کہ مجھ سے لڑسکے اور
یہ افغان تو کوئی چیز نہین ہو میرے نزدیک لشکر منطاق صرف دیکھنے کا ہو اُسکے پاس کوئی
سردار ایسا ہو نہ افسر سب میرے دیکھے ہوے ہین صرف آپکی علالت کا خیال ہو اگر حکم ہو تو جبتک
آپ کو صحت ہو اسلئے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرون علمشاہ نے تیوری پر بل ڈالکر فرمایا کہ کبھی
ایسے کلام زبان پر نہ لانا کبھی بہادر اور دلیر قلعہ بند ہو کر حریف سے مقابلہ کرتے ہین یہ اپنا
دستور نہین ہو ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا جو کہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرتے ہین وہ بہادر
نہین ہین بلکہ نامرد ہین ہان ایسی حالت ہو کہ بالکل بیکار ہون اور اپنے ہاتھ پانون اپنے
قابو مین نہ ہون اُسوقت مین اُن لوگون کو اختیار ہو کہ جو کہ اُسکے تابع ہین کہ وہ قلعہ بند ہو کر
حکم دین ہم تو اُسوقت مین بھی اپنی زبان سے نہین کہتے ہین ہمارے ہمراہی خود بندوبست
کرتے ہین اور ابھی تو ہاتھ پانون چلتے ہین اُنمین قوت ہو پھر کیونکر ایسے ننگ و عار کو
گوارہ کرون بس اب کبھی ایسی بات میرے روبرو نہ کرنا دیوانہ کانپ کر رہگیا اور کہنے
لگا کہ آقا جو آپ کا حکم ہو علمشاہ نے فرمایا کہ نامہ بر کو آنے دو دیکھو نامے مین کیا لکھا ہو اُسکے
بعد بندوبست کیا جائیگا مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو لین اے تیغ زن دیوانے ایک بات کا
اور خیال رہے کہ جہانتک ممکن ہو حریف پر اپنی طرف سے زیادتی نہ کرے نہ پہلے اپنا

حربہ کرے جب حریف حربہ کرے اُسوقت حربہ کرے نہ خود پہلے طبل جنگ بجوائیے جب حریف ہر امر مین اپنی طرف سے سبقت کرے اُسوقت خود سبقت کرے ان امرونکا خیال رہے دیوانے نے کہا بہت خوب یہ کہکر عرض کیا کہ نامہ بر آتا ہی وہ آنے پائے یا روکا جاوے علمشاہ نے فرمایا نامہ برکو آنے دو نامہ برکو نہین روکتے ہین نامہ بر ہمیشہ بے خطا ہوتے ہین جو جاتے ہین وہ کہتے ہین اِنکو کسی قسم کا زوال نہین ہی انکو آنے دو دیوانہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر اور حکم دیدیا کہ کوئی نامہ برکو نہ روکے اُدھر وہ نامہ بر راہ کو طی کرکے داخل قلعہ ہوا یہان علمشاہ نے دیوانے سے کہا کہ دربار کو آراستہ کرو اُسنے خوب دربار کو آراستہ کیا تاکہ نامہ بر آکر دربار کو آراستہ پائے دیوانے نے بموجب حکم علمشاہ حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے اُسیوقت دربار آراستہ ہوا نامہ بر جو داخل قلعہ ہوا اُسنے قلعے کو خوب آراستہ پایا اہل قلعہ کو خوش حال دیکھا ہر مقام پر مجمع تھا مسجدین بن رہی تھین نامہ بر قلعے کی سیر کرتا ہوا قریب دربار آیا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی درگہ سالار نے جاکر کہا فرمایا کہ بھیجدو نامہ بر اندر آیا مجرا کیا دربار کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ دیوانہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور وہ خدا پرست برابر تخت کے و جگل پر متمکن ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار دیوانہ کے چپ و راست بیٹھے ہوے ہین کرسیون اور دنگلون پر دربار ایک بیشۂ شیران معلوم ہوتا ہی وہ رعب وداب ہی کہ کبھی عنطاق کے بھی دربار مین یہ رعب وداب نہ تھا باوجودیکہ وہان ہزارون سردار و پہلوان بیٹھے ہین یہان اُسقدر نہین ہین مگر رعب وداب شوکت وشان وہان سے زیادہ ہی نامہ بر یہ شان وشوکت دیکھکر دنگ ہوگیا دل مین کہنے لگا کہ واقعی اِن لوگونکے ساتھ اقبال رہتا ہی اور یہ لوگ ضرور با اقبال وصاحب نصیب ہین یہ دل سے باتین کرکے اُس چوبی کرسی پر بیٹھ گیا سلام کرکے جو اُسکے لیے بچھادیگئی تھی علمشاہ نے ساقی بچے کو اِشارہ کیا ساقی بچہ نے جام بھر کر نامہ بر کو دیا نامہ بر نے جام لیکر پیا جب دو تین جام اُسکے پی چکا اور دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہوگیا مست ہوکر پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار علمشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ شاہان خدیو بارگاہ

جہان پناہ عنطاق کج کلاہ کا پاس اُسکے بھانجے تخجیر دیوانے کے علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ وہ اُسنے کہا کہ مین تمکو نہ دونگا دیوانے کو دونگا یہ سُنکے علمشاہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی کہ بے ادبی کے ساتھ نام لیتا ہی اب جو بے ادبی سے نام لیگا تو سزا پائیگا کیا اندھا ہی جو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ تو سہی وہ سامنے دیوانہ تخجیر بیٹھا ہوا ہی تو بڑا بے ادب ہی لا نامہ ہمکو دے ہم نامہ دیکھینگے علمشاہ نے جو برہم ہو کر کہا نامہ بر کانپ گیا چپکے سے نامہ سر سے کھولکر علمشاہ کے ہاتھ مین دیا علمشاہ نے نامہ لیکر پہلے خود نہ پڑھا دیوانے کو دیا اور فرمایا کہ دیکھو تو اس نامے مین کیا تحریر ہی کیونکہ تمھارے نام آیا ہی دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین میری کیا ضرورت ہی علمشاہ نے کہا کہ نہین تمھین دیکھو اُسکے بعد مین بھی دیکھونگا دیوانے نے نامہ لیکر پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا برہم ہو کر جواب دیا کہ اس اخفان کی یہ لیاقت ہی کہ ہمکو اسیر کر کے یا قتل کر کے لیجائیگا وہ عنطاق خود آکر تو مقابلہ کرے اور ہمنے تو بہت اچھا کام کیا لو اب اُس سے کہدینا کہ ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرے اس نامہ کا جواب جنگ ہی وہ ہمکو کیا نصیحت کریگا وہ خود دیوانہ ہوگا ہم اُس ایسے سیکڑون کو دیوانہ بناتے ہین یہ کہکر وہ نامہ علمشاہ کو دیا اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کیا مہمل نامہ لکھا ہی ہمکو ہدایت کرتے ہین کہ دین آبائی جو ترک کیا ہی اُسکو اختیار کرو اور اُس خداپرست کو اخفان کے حوالے کرو یہ امر تو غیر ممکن ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اس دین کو ترک کرون اگر مجھکو یہ منظور ہوتا تو کیون ترک کرتا مین مقابلہ کرونگا ان لوگون سے مین ڈرتا نہین ہون یہ سُنکے علمشاہ نے نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوے بس غصہ آگیا تاب نہ رہی برہم ہو کر فرمایا کہ عنطاق کی قضا آئی ہی ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور اُس اقعان کی تو موت لیکر اُسکو آئی ہی اخفان حرامزادے سے کہدینا کہ طبل جنگ بجوائے ہم لشکر لیکر آتے ہین مقابلہ کرینگے یہ سُنکر نامہ بر نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا آئی ہی جو اخفان سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوے ہو اخفان ایک کو زندہ نچھوڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو نامہ بر نے کہا علمشاہ کو اور غصہ آیا برہم ہو کر نامہ کو چاک کر ڈالا اور کہا کہ کہدینا آمادہ جنگ ہو اور اس نامے کو

لیجاکر اُسکو دیدینا نامہ کا چاک ہونا تھا کہ نامہ بر کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک دو د
غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا ایک بازشل بار مرودم بریدہ کے تاؤ پیچ کھا کر کرسی پر سے
اُٹھا یا کہتا ہوا کہ او خدا پرست تو نے غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین کب تجھکو زندہ
چھوڑتا ہون اور قریب آکر تلوار کا وار کیا جب یہ اُٹھا تھا تو دیو نے واہل دربار نے
قصد کیا تھا کہ روکین علمشاہ نے اشارے سے منع کیا تھا آنکھ سے اشارہ کیا تھا سب
تھم گئے تھے پھر نہ کسی کی جرأت پڑی تھی کہ روکین اُدھر اُسنے وار کیا جب تلوار قریب سر
آئی علمشاہ اُسی طور سے دنگل پر بیٹھے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی ہاتھ کی تھپکی جو دی تلوار
پٹ پڑی قبضے پر ہاتھ ڈالدیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور ایک جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے
بھل زمین پر گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ جا دور ہو سامنے سے
چند منٹ بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا آنکھ کھولکر جو دیکھا تو سر پر ملک الموت کو پایا پھر آنکھ
بند کر لی علمشاہ نے اُسکی یہ حرکت دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ جا اب کوئی تجھسے نہ بولیگا دور ہو
اب کسی سے ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے اس امر کو اپنے حق مین غنیمت جانا اور وہ پُرزے
نامہ کے لیکر اُٹھا اور رسید ھا بھاگا مڑکر بھی نہ دیکھا دربار سے نکلا بیرون قلعہ آکر مرکب پر
سوار ہو کر اپنے لشکر کا راستہ لیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین کہان اور کس ضرورت سے آیا تھا
بعد جانے نامہ بر کے علمشاہ نے حکم دیا کہ اے دیوا نے لشکر کو تیاری کا حکم دو اور بیرون
قلعہ جا کر بمقابلہ لشکر اخفان کے فروکش ہو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا دیوانے نے اُسوقت
سردارون کو طلب کرکے تیاری لشکر کا حکم دیا یہ حکم دینا تھا کہ سردارون نے اہل لشکر کو
حکم سے آگاہ کیا اُسوقت کمر بندی ہونے لگی علمشاہ دربار سے اُٹھکر محل مین آئے ملکہ سے
سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ مین مع لشکر کے برائے مقابلہ جاتا ہون تم قلعے مین رہو
دیکھو اس امر کا خیال رکھنا کہ جبتک مین زندہ ہون اُسوقت تک سحر نہ کرنا مجھکو تمھاری
کمک کی ضرورت نہین ہے ملکہ کو اپنے سر کی قسم دی ملکہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہوا اُسکو
مین بجا لاؤنگی آپ اطمینان رکھین پس علمشاہ ملکہ سے رخصت ہو کر برآمد ہوئے یہان
سب لشکر تیار تھا دیوانہ وسب سرداران مع لشکر کے در دولت پر مسلح و مکمل موجود تھے کہ

علمشاہ تشریف لائے خادم نے مرکب لاکر حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ڈنکا ہوا
نشان آگے بڑھے جلوس سواری چلا اُسکے بعد علمشاہ و دیوانہ و کل سردار مرکبون پر سوار
عقب مین لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے بیرون قلعہ تشریف لائے اور طرف لشکر اخفان
کے چلے یہ تو ادہر کو جاتے ہین وہان اخفان بارگاہ مین بیٹھا ہوا نامہ بر کا انتظار کر رہا تھا
اور سردارون سے کہہ رہا تھا کہ دیکھیے دیوانہ کیا جواب تحریر کرتا ہی یقین ہی کہ صلح کر لیگا بھلا وہ
مجھسے کیا لڑیگا اُسکی بھی یہ مجال ہی کہ مجھسے مقابلہ کرے میرا نام سنتے ہی اُسکا دم نکلجائیگا رومال
سے ہاتھ باندھکر بابدولت کے سامنے حاضر ہوگا اور عذر کریگا اُس خداپرست کو میرے
حوالے کریگا سب کہہ رہے تھے کہ آپ بہت درست و بجا ارشاد فرماتے ہین کہ یہی ذکر ہو رہا
تھا کہ وہ نامہ بر بدحواس پریشان بحال مارے خوف کے ہراس چہرے پر ہوائیان اُڑتی
ہوئی رُخ کا رنگ زرد ہاتھ پاؤن مین درد آکر پہونچا ہانپتا ہوا سامنے کھڑا ہوا ایسا
بدحواس تھا کہ بات تک نہ کی جاتی تھی وہ نامہ چاک شدہ افغان کے روبرو ڈالدیا
افغان و دیگر حاضرین جلسہ نے یہ حال اُسکا دیکھا سب نے حیران ہوکر دریافت کیا کہ
کیون کیا واقعہ گذرا جو تم اسقدر بدحواس و ازخود رفتہ ہو رہے ہو اور یہ پرچہ کاغذ کا
کیسے ہین کیا جواب لائے اُسنے بگڑکر جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو یہ نامہ موجود ہی دیکھ لو
یہی جواب نامہ ہی یہ پرچے اُسی نامے کے ہین کہ جو مین لیکر گیا تھا سب نے ملکر میری عزت
لی اگر مین بھاگ نہ آتا تو مارا جاتا یہ کہکر اپنا جانا قلعہ مین دربار مین پہونچکر نامہ دینا دیوانہ کا
جواب جنگ دینا علمشاہ کا نامہ کو چاک کرنا اپنا تلوار لیکر حربہ کرنا بیان کیا مگر اسقدر
اپنی طرف سے بڑھایا کہ جب مین نے تلوار کا حربہ کیا تو جسقدر لوگ اُسوقت وہان موجود
تھے سب مجھپر ٹوٹ پڑے اور مجھکو پکڑ لیا اور باہر لاکر ڈالدیا وہان سے مین یہ پرچہ لیکر
بھاگا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے نے اور اُس خداپرست نے آپ کو اور بادشاہ کو ہزارون
گالیان دین اور بہت سخت و سست کہا یہ سُننا تھا کہ ایک دو و غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر
پار گنبد گیا اخفان کی یہ حالت ہوئی کہ فرط غیض و غضب سے مثل بید کے کانپنے لگا منھ مین
کف بھر آیا چہرہ سرخ ہوگیا اُسی حالت مین کہا کہ ہمارا لشکر تیار رہو ہم اُسی وقت جاکر قلعہ کو

گھیر لین گے یہ دیوانہ وخداپرست اپنے دل مین سمجھا کیا ہو ماہ دولت کے رفیق کے ساتھ حرکت
کی اور تلوار ٹیک کر اٹھ کھڑا ہوا اِسکا اُٹھنا تھا کہ جسقدر سردار تھے سب اٹھ کھڑے ہوے
اِسکی آنکھون مین جہان اندھیر تھا زمانہ تیرہ و تار تھا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ادھر اِسکے لشکر
مین خبر ہوگئی کہ افغان نے یہ حکم دیا ہو کمر بندی ہونے لگی وہ ہرکارے جو یہان موجود تھے
یہ خبر لیکر طرف قلعے کے چلے تاکہ اپنے آقا و اہل قلعہ کو اِس حال سے آگاہ کرین ہرکارے
تھوڑی دور گئے ہونگے کہ اُنکو قلعے کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوتے ہوے معلوم ہوا
یہ قدم کو تیز کر کے اُس گرد و غبار کی طرف آئے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ سرشار دیوانہ
پیش خیمہ لیے ہوے آتا ہو اِن ہرکارون نے بڑھکر سرشار سے دریافت کیا کہ کیا لشکر
بھی آتا ہو اُسنے کہا کہ ہان اُنھون نے کہا کہ کتنے عرصے مین یہان پہونچ جائین گے اُسنے
جواب دیا کہ عقب مین آتے ہین قلعے سے نکل چکے ہین ہرکارون نے سرشار سے سب
حال کہا اور کہا کہ تم بہت جلد جا کر بارگاہ وغیرہ برپا کرو تاکہ وہ لوگ وہان سے چلنے نہ پائین
مین جا کر آقا کو اِس حال سے آگاہ کرتا ہون اور اُنکو لاتا ہون یہ کہکر وہ ہرکارے تو
اُدھر کو چلے اِدھر سرشار دیوانہ بارگاہ لیکر قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا کہ جہان افغان
اُترا ہوا تھا اور وہ مقام جنگ و پیکار قرار پا چکا تھا راوی کہتا ہو کہ ابھی لشکر افغان
مین کمر بندی ہو رہی تھی مگر افغان مع لشکر پر مسلح و مکمل مع سردارون کے اِس قصد سے
کھڑا ہوا تھا کہ کمر بندی ہولے تو مین مع لشکر کے قلعے پر یورش کرون کہ سامنے سے
گرد پیدا ہوئی اور اِس تیزی سے وہ گرد آ رہی تھی کہ محسوس نہ ہوتی تھی کہ کدھر سے یہ
بگولہ گرد کا اُٹھا ہو کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامنۂ گرد سے سرشار دیوانہ
مع بارگاہ کے دکھائی دیا افغان اُسی سمت کو دیکھ رہا تھا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا پہچانا کہ
یہ تو سرشار دیوانہ رفیق خاص تجخیر دیوانہ ہو معلوم ہوتا ہو کہ اُسکا پیش خیمہ لیکر آیا ہو افغان
نے جو سرشار دیوانہ کو مع چیچون وغیرہ کے دیکھا اپنے سردارون سے کہا کہ لو حریف کا
پیش خیمہ آگیا اب قلعہ پر یورش کرنا بیکار ہو کیونکہ جب ہم اُدھر سے مع لشکر کے قلعے پر
یورش کرنا چاہین گے یہ لوگ روکین گے اِنسے مقابلہ ہونے لگے گا کچھ فائدہ نہ ہوگا جو

تجویز کیا ہی وہ نہ ہوگا اُسکے سرداروں نے کہا کہ اگر پیش خیمہ آگیا ہی تو کیا خوف ہی جلیے بھی اگر
یہ لوگ روکینگے تو اُنسے مقابلہ کرینگے ہم زیادہ ہین یہ کم ہین اُنکو قتل کرکے بارگاہ
وغیرہ پر بھی قبضہ کرینگے اسکے بعد انکو بھگاتے ہوے قلعے پر جا پڑینگے قلعے پر قبضہ کرلینگے
اخفان نے کہا کہ پھر لشکر کو حکم دو کہ جلدی کمر بندی کرے عرصہ نہ لگائے سرداروں نے
اہل لشکر پر تاکید کی کمرین کسی جانے لگیں تھوڑے عرصے مین کمر بندی ہوگئی تیس ہزار سپاہ
تیار ہوگئی اُدھر سرشار نے آتے ہی میدان جنگ کے لیے وسط چھوڑ کر خیمے وغیرہ برپا
کرنے شروع کیے اُسنے دیکھا تھا کہ اخفان وغیرہ اپنے لشکر کی طرف سرحد پہ مسلح و مکمل
کھڑا ہوا ہی اور لشکر مین کمر بندی ہو رہی ہی سرشار نے بھی اُن پانچ ہزار سوارون سے
کہدیا تھا کہ تم بھی کمرین نہ کھولنا جبتک ہم حکم نہ دین کیونکہ حریف کا رنگ بدلا ہوا ہی ایسا
نہ ہو کہ حریف آپڑے وہ سب سوار بھی جو کہ اِسکے ہمراہ برائے حفاظت بارگاہ آئے تھے
یہ حکم سُنکے اُسی طور سے مسلح و مکمل صف باندھکر کھڑے ہوے سرشار بارگاہ وغیرہ خود
کھڑا ہوا برپا کر رہا ہی اُدھر اخفان لشکر لیکر چلنے کا قصد کر رہا ہی اِنکو تو یہان چھوڑیے
اُدھر وہ ہرکارے سرشار کو روانہ کرکے بہت جلد قلعے کی طرف چلے تھے کوئی دو کوس
راہ طے کی تھی کہ دیکھا تنق گرد و غبار کا بلند ہوا قلعے کی جانب سے کہ جسنے سپہر دوار کو
تیرہ و تار کر دیا روے خورشید نقاب گرد مین پوشیدہ ہوگیا یہ ہرکارے قریب گرد آئے
دیکھا کہ علمشاہ نوجوان مرکب پر سوار اُنکے برابر دیوانہ و دیگر سردار عقب مین لشکر
قریب پچیس ہزار کے مع جلوس سواری خدم و حشم کے چلے آتے ہین جنگل کی سیر کرتے
ہوے ہرکارون نے بڑھکر مجرا کیا علمشاہ و دیوانے سے سب حال عرض کیا اور کہا
کہ بہت جلد اپنے کو وہان پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ کفار سرشار سے لڑکر بارگاہ وغیرہ کو
لے لین اور اِدھر کو روانہ ہون یہ سُننا تھا کہ علمشاہ نے سرپٹ مرکب ڈالدیا اُنکا گھر
کو اُٹھانا تھا ایک مرتبہ سب نے مرکب اُٹھا دیے اور سرپٹ ڈالدیے ایکمرتبہ جو پچیس ہزار
مرکب اُٹھائے گئے اُنکے سمون سے تمام صحرا ہلنے لگا گرد و غبار اِسقدر بلند ہوا کہ ایک
آسمان گرد و غبار کا زیر آسمان تیار ہوگیا اور زمانہ تاریک ہوگیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی

شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شدہ آسمان گشت ہشت ؛ یہ لوگ اسقدر جلد پہونچے کہ پیک خیال بھی نہین پہونچ سکتا ہی ابھی سرشار بارگاہ برپا کرا رہا تھا اور اخفان کا لشکر جمع ہو رہا تھا اسنے قصد کیا تھا کہ چلون مرکب پر سوار ہو کر باگ لی تھی کہ وہ غبار کا تتق بلند ہوا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا سم ہاے سم مرکب کی صدا سے زمین کو زلزلہ تھا یہ گرد و غبار جو اخفان نے دیکھا اور اُسکے اہل لشکر نے اور اِدھر سرشار نے بس اسطرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے اخفان نے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی لشکر آتا ہی یہ آثار آمد لشکر کے ہین اِس غبار کو برطرف ہو جانے دو تو پھر یورش کرینگے ایسا نہ ہو کہ یہ آندھی ہو وہ امر ہین یا کوئی لشکر ہی یا بہت شدت سے آندھی اُٹھی ہی سب نے کہا کہ جو آپ کی راے اُدھر سرشار نے یہ خیال کیا کہ ایسا نہ ہو خیمے وغیرہ شدت ہوا سے اکھڑ جائین ملازمون پر تاکید کرنے لگا کہ بہت جلد برپا کرو اور اُسی طرف دیکھنے لگا کہ دفعتاً دامنہ گرد کا شگاف ہوا اور اُس غبار سے آفتاب کے مانند علمشاہ ظاہر ہوے سرشار نے جو علمشاہ کو آتے ہوے دیکھا یہ اُسی طرف کو چلا اُدھر اخفان نے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ وہی خداپرست جوان مرکب پر سوار سر پر مرہم کی پٹیان چڑھی ہوئی مسلح و مکمل سرپٹ مرکب کو اُڑاے ہوے چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اور لشکر ہی دیوانہ بھی ہمراہ ہی یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ علمشاہ نے وہان پہونچکر نعرہ کیا کہ او سرشار گھبراتا نہین مین آپہونچا ہون بارگاہ وغیرہ برپا کیے جاؤ سرشار نے بڑھکر سلام کیا علمشاہ نے وہان پہونچکر مرکب کو روک کر اِدھر اُدھر دیکھا اور یکایک نگاہ لشکر حریف پر پڑ گئی دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل قوی تن قوی تن گینڈے پر سوار گرد اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار مگر سب مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی بار بار ادھر کو دیکھ رہا ہی قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہی اخفان ہی چونکہ ہرکارون سے سن چکے تھے کہ اُسکا قصد یورش کرنے کا ہی اب جو لشکر مسلح و مکمل پایا تو یقین ہو گیا کہ اگر مین اور تھوڑی دیر نہ آتا تو یہ ضرور لشکر پر حملہ کرتا خوب وقت پر پہونچے اُدھر اخفان نے سردارون سے کہا کہ اب یورش کرنا بیکار ہی کیونکہ حریف مع لشکر کے آگیا آج طبل جنگ بجوا کر کل مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر دیکھیے تو کسقدر جلد یہ لوگ آئے ہین جیسے آمادہ

بیٹھے تھے نامے کے جاتے ہی اور جواب کے آتے ہی آموجود ہوے ملاحظہ تو فرمائیے اتنا
اِس جوان خدا پرست کی شان وشوکت ہی اور ہو گئی ہی اور ہی کچھ رعب و داب ہی گو ابھی تک
مجروح ہی مگر کیا جرأت ہی کس بہادری اور دلیری سے آکر پہونچا ہی اور کس تیور سے دیکھ رہا ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ جب علمشاہ آکر پہونچے اور سب لشکر آگیا اہل لشکر نے جو حریف کے
لشکر کو مسلح ومکمل دیکھا فوراً سب نے صف باندھ لی اور کھڑے ہو گئے تجبز دیوانہ نے
جو اخفان کو مع لشکر کے مسلح پایا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھا کر پکار کر کہا کہ او اخفان حملہ
کیوں نہیں کرتا ہی آمردان عالم سے مقابلہ کر کیوں کھڑا ہوا منھ دیکھ رہا ہی تو دم لے چکا ہی
اور ہم ابھی چلے آتے ہین مگر ہماری ہمت وجرأت کو دیکھ کہ مقابلہ کرنے کو موجود ہین تو
بڑا نامرد ہی کہ جب ہم نہ تھے تو ہمارے لشکر پر زور ڈالنے کے لیے لشکر کو آراستہ کیا تھا
اب ہم جو آئے تو خاموش کھڑا ہی اگر کوئی تجھ مین جرأت ہو تو نکل آ ورنہ تو بڑا گون گیرا ہی
اب جو اپنے سرکوب کو دیکھا تو خاموش ہو رہے تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو یورش کرکے
اِسوقت قلعہ لینا تیرا باوشاہ خود آکر قلعے کو لے لے تو ہم جانین کیا اس قلعے کو تو نے
مٹی کا گھروندا بنایا ہی جو بازی طفلان سمجھا ہی اس قلعہ کا لینا کیا آسان جان لیا ہی لاکھوں کے
سر کٹ جائین گے جب بھی تو یہ قلعہ ہاتھ نہ آئیگا لے تو شوق سے یورش کر ہم تیری سرکوبی
کو موجود ہین یہ جو دیوانے نے کہا اخفان نے اِسکی تقریر کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش مع
سرداروں کے ٹہلتا ہوا چلا گیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیدیا لشکری کمر کھولنے لگے
یہ آکر داخل بارگاہ ہوا سب آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اودھر سرشار نے سب خیمے وغیرہ
برپا کر دیے اور بارگاہین برپا ہو گئین جب علمشاہ و دیوانے نے دیکھا کہ اخفان واپس
گیا میرے اس کہنے پر بھی اُسنے یورش نہ کیا علمشاہ نے لشکر کو اُترنے کا اور کمر کھولنے کا
حکم دیا خود بارگاہین تشریف لائے دنگل پر جلوہ فرما ہوے دیوانہ اور سب سردار بھی
آکر بیٹھے یہاں بھی دربار آراستہ ہوا لشکر اُترا دونوں لشکر اُترے ہوے تھے کہ ابھی
طبل جنگ نہین بجا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی دونوں طرف کے ہرکارے برائے خبر
گیری گرد کی طرف روانہ ہوے قریب گرد پہونچکر دیکھا کہ ایک لشکر قریب تیس ہزار کے

چلا آتا ہی اور ایک پہلوان آگے آگے لشکر کے ہی ہر کاران لشکر اخفان نے تو اہل لشکر و
پہلوان کو بھیجا تھا اور وہان سے خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین آکر
اخفان سے کہا کہ ایراد شیر پیکر کو بادشاہ نے تیس ہزار سپاہ سے آپکی کمک کے لیے
روانہ کیا تھا وہ آتے ہین آپ کے لشکر کے قریب پہونچ گئے ہین یہ سنکے اخفان نے
سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا اور خود بھی بارگاہ سے نکل آیا اور سرحد لشکر پر
آکر کھڑا ہوا کیونکہ اسکے اور اسکے بڑی دوستی اور انتہا کا تپاک تھا اور دونون ہمسر بھی ہین
ادھر ہرکاران لشکر اسلام نے یہ حال دریافت کرکے خدمت علمشاہ مین جا کر عرض کیا کہ
ایراد شیر پیکر مع تیس ہزار لشکر کے برائے کمک اخفان آیا ہی ابھی لشکر مین نہین پہونچا ہی
راہ مین ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اٹھوا دو ہم بھی اسکی آمد کا تماشہ دیکھین کے
پردہ اٹھوا دیے گئے علمشاہ نے ملاحظہ کیا کہ ایک پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت
سے مست کرگدن مست پر سوار از سر تا پا دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوئے عقب
مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی علمشاہ نے اسکو دیکھکر دیوانے سے فرمایا کہ لو ایک شکار اور
آیا آنے دو سب کو جمع ہونے دو انشاء اللہ تعالے یہ سب اجل کے لقمہ ہونگے یہان تو
یہ باتین ہو رہی ہین ادھر وہ سردار لشکر سے نکل کر قریب اس لشکر کے پہونچے ایراد
سے ملے ایراد نے دیکھا کہ ایک طرف تو ہماری طرف کا لشکر اترا ہوا ہی جسکے علم کے پھریرے
سیاہ ہین اور ایک سمت اسی لشکر کے مقابلے مین دوسرا لشکر فروکش ہی کہ جسکے نشانون کے
پھریرے سرخ ہین جب ان سردارون سے ملا بعد مزاج پرسی کے پوچھا کہ یہ کیا لشکر
حریف ہی انھون نے کہا کہ ہان بس وہ اسکو مع اسکے لشکر کے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے
سرحد لشکر پر اخفان و ایراد مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی ایک نے
دوسرے کا مزاج پوچھا پس اخفان ایراد کو مع اسکے رفیقون و سردارون کے لیکر
بارگاہ مین آیا اپنے برابر ونگل پر بٹھایا اور سب سردارون کو علی قدر مراتب جگہ دی ادھر
لشکر ایراد کا اترا اب یہ لشکر قریب پچاس ہزار کے ہوگیا یہان اخفان نے سب حال ایراد
سے بیان کیا نامہ کے جانے کا اور وہان سے چالاک ہوکر آنیکا اپنا یورش کرنے کا قصد کرنا لشکر کا

تیار ہونا لشکر حریف کا آجانا اپنا واپس آنا سب کہ سنایا اور کہا کہ اب طبل جنگ بجوا کر مقابلہ
کرونگا ایرادہ نے جواب دیا کہ پھر عرصہ کس بات کا ہو طبل جنگ بجوائیے اور مقابلہ فرمائیے
اخفان نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کوس رزمی بجے ہم کل اِن خدا پرستون سے
مقابلہ کرینگے اور اُنکو اِس حرکت کی سزا دینگے اب یہ ہمارے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی صدائے طبل لشکر مین گرجی ہرکارے
خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلے یہان بارگاہ مین علمشاہ بیٹھے ہوئے دیوانے سے
باتین کر رہے تھے کہ اُنکے گوش مبارک مین جو صدا طبل کی پہونچی دیوانے سے فرمایا
کہ تو خوش ہو حریف نے آخر پریشان ہو کر طبل جنگ بجوا دیا صبر نہ کر سکا اِسکی قضا ہی آئی ہے
کسی سے خبر تو منگاؤ دیوانے نے عرض کیا کہ بہت خوب وہ جو ہرکارے حاضر تھے اُنسے
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا نقارہ بجا ہی وہ ہرکارے جانے نہ پائے تھے کہ جو ہرکارے
لشکر کفار مین برائے خبر کے موجود تھے آکر حاضر ہوئے بجراگاہ پر سے مجرا و قواعد شاہی
و دعاؤ ثنائے جہان پناہی بجا لا کر یون عرض کرنے لگے کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی
اُسکا قصد ہی کہ کل غلامان سرکار سے نکلکر مقابلہ کرے اور آتش کین و فساد کو مشتعل کرے
باقی خیریت ہی علمشاہ نے یہ خبر سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس وغا بجایا جائے ہم
کل اُس سے مقابلہ کرینگے یہ حکم کا دینا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل
جنگی بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک اپنے ہتھیارون کو درست
کرنے لگا تلوارین سان پر چڑھائی جانے لگین کمانین درست ہونے لگین خنجر تیار کیے
جانے لگے سنانون کو درست کرنے لگے باہم اہل لشکر ایک دوسرے سے ملنے لگے
اِدھر تو علمشاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا خیمۂ خاص مین تشریف لائے خاصہ نوش
فرما کر آرام فرمایا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا اور سامان جنگ مین مصروف ہوا اُدھر
اخفان و ایرادہ نے بھی دربار برخاست کیا یہان کے بھی سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور اہل لشکر بھی اِسی سامان مین وہ باقی دن تمام ہوگیا شب نے اپنا چہرہ دکھایا خورشید
عالمتاب نے نقاب شب کو مُنہ پر لیا اور کاشانۂ مغرب مین جاکر پوشیدہ ہوا شاہ انجم نے

میدان فلکی پر اپنا قبضہ کیا رات ہو گئی طبل جنگ دونون طرف بج رہے ہین اہل لشکر سب سامان جنگ مین معروف ہین طلایہ پھرنے لگا صدا اسے حاضر باش و ناظر باش وہوشیار باش بلند ہو راوی بیان کرتا ہو کہ طبل جنگ بجتے بجتے سحر ہو گئی غازیون و بہادرون نے دونون طرف کے وہ شب اشتیاق جنگ و عروس موت مین بسر کی اور بزدلون و نامردون نے اس خوف مین شب کاٹی کہ دیکھیے سحر کو کیا ہوگا یہانتک کہ ستارۂ سحری چمکا خانۂ شب سے صبح بر آمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے مرغان خوش الحان شاخ درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد باری بجا لانے لگے خروش صدائے مرغ سحری و قہقہہ زنی کبک دری سے صحرا گونج رہا ہو کسی مقام پہ نعرۂ حق سرۂ کی دموم کہین درختون پر قمریون کا ہجوم وہ صحرا جنت لزوم تھا آبپاشی شبنم سے تمام سبزہ زار تھا کوسون تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش زمردگون گسترده ہو قطرہائے شبنم جو گلون پر پڑے ہوے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ چشم معشوق مین موتی بھرے ہوے ہین نسیم سحری کے جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے یکایک سلطان انجم نے شکست کھائی مع اپنی فوج سیارگان کے طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوا شاہ خاور نے کشور فلک پر اپنا عمل کیا تخت نیلی پر جلوہ فرما ہوا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن و منور کیا لشکر اسلام مین صدا اے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے ہر ایک اپنے مذہب کے موافق اپنے خدا کی عبادت کرنے لگا لوگ بستردون پر سے انگڑائیان لے لے کے اٹھے

**نظم**

موذن اذان سے ہوئے بہرہ مند		ہوئی بانگ اللہ واکبر بلند
مزاج فلک لاجوری ہوا		مسیحا نفس تھی نسیم روان
ہوئی رخ شمع مائل بہ زردی ہوا		اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

بس سب نے حوائج ضروری سے فراغت کر کے عبادت خدا بجا لا کر اپنے اپنے تن پر اسلحہ کو درست کیا اور مرکبون پر سوار ہو کر مسلح و مکمل در دولت پر آئے لشکر میدان کو روانہ ہوا ادھر سے لشکر کفار بھی بڑھا اور پوجا پاٹ سے فراغت کر کے طرف میدان کے چلا اور یہان علمشاہ بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کر کے مسلح و مکمل ہو کر بیرون خیمہ تشریف لائے سب سرداران نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر مرکب پر سوار طرف میدان کے تشریف لے چلے

اُدھر سے ایرا و د اخفان مع اپنے مرو ارون کے میدان مین آئے ادھر سے لشکر اسلام بصد
جاہ و احتشام اُدھر سے لشکر کفار آکر میدان مین پہونچا تبر داروں نے دونون طرف سے
نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے اُنکو یکسر قلم کیا سقون نے دونون
لشکرون سے نکلکر آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا صف آرا بھی نکلے اُنھون نے صفون کو
مثل صف مژگان کے درست کیا جب صف آرائی ہو چکی اُسوقت دونون طرف کے لشکر سے
نقیب نکلے اور کڑکیت نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا نقیب نقابت کر کے اور
کڑکیت کڑکا کہکر اپنے اپنے لشکر مین چلے دونون لشکرون کا یہ عالم ہوا صداے نقیبان سے
سناٹا سا ہو گیا ہر ایک بہادر جھومنے لگا جوش شجاعت مین قبضۂ تلوار چومنے لگا رخون پر
بسبب جوش شجاعت کے سرخی آگئی ہر ایک کا یہی قصد ہوا کہ مرکب کو بڑھا کر لشکر حریف پر
جا پڑین مگر بسبب پاس و آداب سردار کے خاموش ہین دیوانون کا تو یہ عالم ہے کہ اُنکی وحشت
نے زور کیا ہے کسی پہلو قرار نہین بس نہین علمشاہ اُنکو بنگاہ تیز و تند جب دیکھتے ہین تو تھم جاتے
ہین یہ عالم تا دیر رہا کہ یکایک لشکر کفار کے علم جلوہ گری مین آئے اب دیکھا کہ لشکر کفار
سے ہژبر عنطاقی جو کہ نامہ لیکر آیا تھا اخفان سے اجازت لیکر میدان مین آیا میدان کا
سر اپا دکھا یا جب خود غرق عرق ہوا اور مرکب بھی پسینے مین غرق ہو گیا مرلب کو روک کر
نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم راست کرنے لگا تھوڑی دیر تک دم راست کیا کیا اُسکے
بعد لشکر اسلام کی طرف منھ کر کے پکارا کہ ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ
ہو میرے مقابلے کو آئے مین وہی نامہ بر ہون جو کہ کل نامہ لیکر تمھارے پاس آیا تھا آج تمکو
اُس حرکت کی سزا دونگا میرا نام ہژبر عنطاقی ہے مین اسم با مسمیٰ ہون کل مین نے طرح دی تھی
کہ مین اکیلا تھا اور تم سب بہت تھے آج اُسکا عوض لونگا یہ جو اُسنے عام طور سے پکار کر کہا
تجبیر دیوانے اور دیگر سرداروں نے قصد کیا تھا کہ ہم نکلکر مقابلہ کرین نہ معلوم پھر کیا سوچا اُسکو پھر
پکار اُٹھا کہ میری خواہش یہ ہے کہ وہی جوان خدا پرست کہ جسکو بادشاہ نے اسیر کر کے قید کیا
تھا اور دیو از رہا کر کے لیگیا تھا جسکا نام علمشاہ ہے جسنے بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا تھا میرے
مقابلے کو آئے ہین سوا اُسکے اور کسی سے مقابلہ نہ کرونگا اور اُسکو نامہ چاک کرنیکی

سزا دونگا یہ اُسکا کہنا تھا کہ علمشاہ نوجوان نے اپنا مرکب پرے سے نکالا دیوانے و دیگر سرداران
نے عرض کیا کہ خداوند ہمکو اجازت دین ہم جاکر اُس سے مقابلہ کرین اور اُسکو اس تقریر کی سزا
دین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ یہ دستور ہی ہمارے لشکر کا کہ جب حریف نام
لیکر پکارتا ہی اور برابر اسے مقابلہ طلب کرتا ہی پھر وہی جاتا ہی دوسرا سردار نہین جاتا ہی چاہے
بچہ ہوجا ہے جوان چاہے پیر دوسرا طریقہ یہ ہی کہ جب حریف نے میدان مین آکر مبارزطلبی
کی اور جسنے قصد کیا وہ نکلے گا دوسرا نہ جائیگا چونکہ اُسنے میرا نام لیکر پکارا ہی اب مین جاؤنگا
کوئی نہین جاسکتا ہی ہان اگر وہ میرا نام لیکر نہ پکارتا اُسوقت مین جو پہلے قصد کرتا وہی مقابلہ
کو جاتا اُسکے اوپر دوسرا اسوقت نہ کرتا اب تم لوگ ٹھہرو مین جاکر اِس سے مقابلہ کرتا ہون
یہ سُنکے وہ سب کے سب خاموش ہو رہے علمشاہ مرکب کو مہمیز کر کے میدان مین تشریف
لائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان شکار کو دیکھکر کچھار سے نکلا ہی اُسنے جو شاہزادے کو
اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مرکب پر سنبھلکر بیٹھا گُرز وہ سپر کا ہاتھ مین لیا بقصد نگاور زتی
ادھر سے شاہزادہ پہونچا باہم تگاور چلی مرکب شاہزادہ کا اُسی مقام پر قایم رہا اُسکا مرکب
پندرہ قدم پسپا ہوگیا ایسی تکان پہونچی کہ نہر بہ بیٹھے پر آرہا سپر سے سپر لڑی تھی چنگاریان
گلہائے سپر سے نکلکر بالائے آسمان گئی تھین نہر بہ نے پھر اپنے کو مرکب پر درست کیا اور
سنبھلکر بیٹھا مرکب کو مہمیز کر کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ او خداپرست تو نے بڑا غضب کیا
کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین اِسکی سزا تجھکو اُسی مقام پر دیتا مگر یہ خیال کیا کہ مین تنہا ہون
اور تمھارے دوست بہت ہین بیکار کو مارا جاؤنگا دل کی حسرت نہ نکلیگی جب میدانداری
ہوگی اُسوقت مین سمجھ لونگا اِسی سبب سے مین وہان سے چلا آیا آج میدان مین اگر تمکو
طلب کیا بس یہی گو ہی اور یہی میدان ہی دونون لشکر سامنے موجود ہین اب بہادری و جوانمردی
کا حال معلوم ہوگا نامہ چاک کرنے کی سزا دونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کل کا
تمانچہ یاد نہین ہو شاید بھول گیا ہی ایک ہی تمانچہ مین کون بیہوش ہوکر گر پڑا تھا مین نے طرح
دی کیونکہ تو نامہ لیکر گیا تھا اگر نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو زندہ بچکر نہ آتا ایک ہی تمانچہ کافی تھا
اِسوقت اپنے حمایتون کو دیکھکر یہ لاف وگزاف کرتا ہی لا ضرب بہادری حربہ کر سب حال کھل جائیگا

کہ کسنے طرح دی تو پہلے اپنا حربہ کر کیونکہ ہمارا یہ دستور نہین ہو کہ ہم حریف پر پیش دستی کرین خداوندکریم
ہمارا اگر ہمکو تیرے حربے سے بچائیگا تو ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سُنکے ہز بر نے نیزے کو اُٹھایا
اور مرکب کو پیچھے ہٹا کر اور سینۂ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزے کو
نیزے پر روکا اور سنان کو سنان پر گانٹھکر بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی چنگاریان سنان نیزہ سے
نکلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برقین کوندھ رہی ہین دو تین تان کی ردوبدل کی نوبت آئی
تھی کہ ایک مقام پر گانٹھکر اور بند باندھکر آواز دی کہ سنبھل اور نیزے کو روک ورنہ نیزہ
تیرے ہاتھ سے نکلتا ہو اُسنے آواز دی کہ سنبھلا ہوا ہون ہوشیار ہون میرے ہاتھ سے
کوئی نیزہ نہین نکال سکتا ہو ایسا کوئی جوانمرد نہین ہو یہ سُننا تھا اب جو مرکب کو مہیز کرتے ہین
صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکلگیا لاکھ اُسنے تدبیر کی کہ روکون مگر نہ رک سکا سنان نیزہ بالائے
ہوا جا کر چمکی کئی نیزے نیزہ بلند ہوگیا دور جا کر گرا یہ مردود نیزے بھر آب خجالت مین غرق
ہوا اہل اسلام کا نعرۂ تعریف بلند ہوا کفار کو حیرت سی ہوگئی ہز بر نے جب دیکھا کہ اِس
خداپرست نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالدیا ایک مرتبہ قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور پکارا
کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی کیونکہ اسکو حلال
مشکلات کہتے ہین یہ دم مین برسون کے قضیہ فیصل کرتی ہو اور معلوم ہوا کہ نیزہ بازی
کے فن مین تم لوگ کامل ہو خوب مہارت رکھتے ہو یہ کہکر تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا
کہ اژدر آتش فشان غار سے نکلا یہ کہکر کہ خبردار ہو جاؤ اِسکی ضرب سے جان بحق ہوگے
مرکب کو ملا کر سر پہ وار کیا مگر واہ ری جرأت و ہمت علمشاہ نہ اُنھون نے تلوار نیام سے لی
نہ سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسی طور سے مرکب پر بیٹھے رہے یہ کہا کیے ہم ہوشیار ہین تو
وار کر مگر دیکھ لے نہ ہم تیرا وار تلوار پر روکینگے نہ سپر پر اور پھر ہمارا خدا ہمکو بچائیگا
راوی بیان کرتا ہو کہ اُسنے تو وار کیا مگر اُنکی آنکھ تلوار کی دھار سے لڑی ہوئی تھی یہ دیکھ
رہے ہین جیسے تلوار قریب سر آئی پھر دھار سے بچا کر اُسی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑلی
تیغے پر قبضہ کیا یہ قوت تھی کہ جہان تک ہاتھ بلند ہو کر اُسکا آیا تھا اُسی مقام پر قایم ہوگیا
قریب سر نہ آنے دیا اُسنے قصد کیا کہ جھٹکا دیکر ہاتھ کو چھڑا یون فرمایا کہ اب بھلا سمجھے ہین

شیر سے اگر کہین رہا ہو سکتا ہی تجھ ایسے مردود نامرد کو کیا اپنی تلوار سے ہلاک کرون کیون
تجھ ایسے کے خون سے اپنی تلوار کو رنگین کرون تیری ہی تلوار سے تجھکو قتل کرونگا تو
بیکار زور کرتا ہی اب تلوار نہ چھوٹیگی مگر اُسنے کچھ سماعت نہ کی زور کرکے تلوار کو چھڑانے لگا
اِنھون نے کلائی کو مروڑکر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اُسنے لاکھ قصد کیا نہ چھوٹ ان
مگر دیکھا کہ اگر نہین چھوڑتا ہون تو ہاتھ بیکار ہوا جاتا ہی تلوار چھوڑ دی شاہزادے نے
دوسرے ہاتھ سے لیکر زیر ران رکھی اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اب جو زور کیا قاش
زین سے اٹھا لیا جھٹکا جو دیا دونون تسمے رکابون کے ٹوٹ گئے اُسکو سر سے بلند کرکے
اور ہاتھ پر تولکر اب جو اُچھالا پالا سے ہو مثل طائر کے بلند ہو گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر
کفار کے توحواس جاتے رہے لشکر اسلام سے شور تعریف کا بلند ہوا تلوار لیکر کھڑے
ہوے جیسے ہی وہ نیچا ہونے لگا اب جو ہاتھ دوال کمر پر مارا مثل خیار تر کے دو پرکالے کیے
دوسرا اور ہاتھ مارا اُن دو کے چار ٹکڑے کیے چارون ٹکڑے زمین پر گرے اُنہر
مرکب دوڑا دیا اور فرمایا کہ کیون اپنے کردار کی سزا پائی یہ فرماکر اور مرکب کو روک کر
لشکر کفار کی طرف رُخ کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے
یہ صدا دینا تھا اسکا بھائی ببر نیزہ باز اپنے مرکب کو مہمیز کرکے اخقان سے اجازت لیکر
مقابلے مین آیا آتے ہی تگاورِ زن ہوا نہ نیزے سے لڑا نہ کچھ کلام کیا فورًا تیغہ کا وار کیا
علمشاہ نے اِسکی بھی تلوار اُسی طور سے چھین لی جسطور سے ہزبر کی چھین لی تھی اور کمر
پر سے اُٹھا کر اِس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا اُستخوان ریزہ ریزہ ہو گئے
دم اِسکا اور کسی مقام کی راہ سے نکلگیا طائر روح نے قفس جسم کو چھوڑ کر جدھر سے راہ
پائی پرواز کر گیا اِنھون نے پھر صدا دی ابکی ایک اور پہلوان نکلا اُسکو بھی اِنھون نے
ہلاک کیا اِسی طور سے تا بہ شام سترہ سردار اخقان کے لشکر کے اور دس سردار ابراد
کے لشکر کے قتل کیے قریب شام ایک جوان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست کینہ و
فساد کا بانی مسمے ابراہام خوک پیشانی اخقان سے اجازت لیکر بل کرتا ہوا طرف میدان
کے چلا کر گردن مست زیر ران ہو مثل قوییل ہندی کے بنا ہوا ہی میدان مین آتے ہی نعرہ کیا

کر او خدا پرست خبردار ہو جا تو نے بڑا غضب کیا کہ ستائیس سردار لشکر کے قتل کیے معلوم ہوا
کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی مین لشکر مین کھڑا ہوا تیرے مقابلے کا تماشہ دیکھ رہا تھا اور
یہ خیال کرتا تھا کہ مین کیا مقابلے کو جاؤن ہان اگر حمزہ ہوتے یا اُنکے جانشین لندھور
ہوتے یا اُنکے پسر کلان عمرو بن حمزہ ہوتے تو مین مقابلے کو جاتا اِس جوان سے کیا مقابلہ
کرون مگر تو نے جگر کو خون کر دیا تاب نہ رہی مقابلے کو آیا گو ننگ تھا مگر کیا کرون مین وہ
ہون کہ میرے نام سے لشکرون مین تہلکہ پڑ جاتا ہی اور مقابلے سے لشکر بھاگ جاتے ہین
میری صدا سے شیرون کے جگر آب ہوتے ہین دیو کانپ اُٹھتے ہین میری تلوار اسوقت نیام
سے باہر آتی ہی جب لاکھ سپاہ کا مجمع ہوتا ہی بس اِسی مین خیریت ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر
حاضر ہو مین تیری خطا اپنے افسر اخفتان آدمخوار و بادشاہ سے معاف کرا دونگا اور کوئی عہدۂ
جلیل دلوا دونگا کیونکہ تو بہادر معلوم ہوتا ہی اگر اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تیرے سر کا
پتہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ تن پر تھا یا نہین نہ مین نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے تلوار سے
تیرا کام تمام کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بس خاموش کیا بیہودہ لاف وگزاف کرتا ہی تو
کیا ہی جو تیرے خوف سے دیو کانپ اُٹھے گا اور شیران دشت کے تیری صدا سے کیا جگر آب
ہونگے اور کیا تیرا نام سنکے لشکر بھاگین گے تو کیا لاکھ پر تلوار کھینچے گا ایک پر تو کھینچ نہین
سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی کہ مین حمزۂ صاحبقران یا اونکے جانشین
یا اُنکے فرزند کلان سے مقابلہ کرون یا وہ ہوتے تو مقابلہ کرتا اُنکا تو مرتبہ ہی تو اُنکے
ایک ادنیٰ غلام سے نہین لڑ سکتا ہی اُس خاندان کا ایک طفل ہفت سالہ تیرے لیے
کافی ہی اے نامرد تیری بہادری و قوت ثابت ہی کہ لشکر کو قتل کرایا اور خود نہ نکلا بس اِسی
جرأت و قوت پر یہ دعویٰ وہ ہمین لوگ ہین کہ جنکے خوف سے مریخ فلک کانپتا ہی ہمارے
نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آتی ہی دیو کا زہرہ آب ہوتا ہی ہمین نے قاف مین جاکر
دیوان قاف و سرکشان قاف کو زیر کیا ہمین نے اپنے زور اور طاقت کے نشان
بلند کیے ہین اور بہادرون کے دلون پر سکے بٹھائے ہین ہماری تلوار لاکھون پر کھنچتی
ہی تو بیکار یہ لاف وگزاف کرتا ہی ہم خبردار ہین تیرا جسطرح جی چاہے مقابلہ کر ہم شیر ہین کسی

بات مین بند نہین ہین ابھی ایک ڈانٹ دون تو تیرا دم فنا ہو جائے یہ کیا بیہودہ کلام ہی اوبے ادب ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون اِس بے ادبی سے حمزۂ صاحبقران و اُنکے جانشین و اُنکے فرزند کلان کا نام لیتا ہی اب نہ نام لینا ورنہ سزا پائیگا او سگ خاشی اپنے کو دیکھ اور اُن بزرگان دین کو دیکھ ایک اُنکے ادنا غلام کے خوف سے تو دن بھر لشکر مین پوشیدہ رہا مقابلے کو نہ نکلا اورونکو تیل ماش کرایا تو اُسوقت سے کہان تھا جو نہ آیا اور اب یون اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہی لاضرب بہادری کی یہ سنکے اُسکو نہایت طیش آیا ایک بار تلوار آبدار صاعقہ بار میان سے لیکر آ ہی تو پڑا وار کیا مگر جیسے اُستے تلوار کا وار کیا یہ مرکب پرسے کود پڑے اور زمین پر آتے ہی زیر شکم کرگدن جا کر دونون ہاتھ اُسکے پیٹ مین لگا کر یا حیدر کرار کہکر اب جو زور کیا اُسکو مع کرگدن کے اُٹھا لیا آواز دی کہ ہی شرط زمین پر مارون مع کرگدن کے تو نقش زمین ہو جائے اودھر اُسنے جو تلوار کا وار کیا تھا وہ تلوار مرکب پر پڑی تھی وہ بے زبان کام آیا یعنی اُسکی تلوار سے مارا گیا جب یہ وار کر چکا تھا تو اِسنے خیال کیا تھا کہ وہ خدا پرست میرے وار سے ہلاک ہوا اب جھک کر جو اُسنے اِس خیال سے دیکھا کہ اُسکی لاش کسطور سے پڑی ہی مرکب کو علمشاہ کے کشتہ پایا مگر یہ واقعہ نظر پڑا کہ میرا کرگدن زمین سے بلند ہی اسکے پانون زمین سے اُٹھے ہوے ہین ہوا پر قایم ہین اب جو خیال کرتا ہی تو اپنے کو بھی بلند پایا اُسکو حیرت ہوئی اودھر اُسکے کان مین یہ صدا آئی کہ ہی شرط مارون زمین پر اب تو یہ اس صدا کو سُنکے اور متحیر ہوا کہ یہ کون ہی کہ جسنے مجھکو مع مرکب کے اُٹھا لیا یہ خیال کیا کہ تو لنگر مار جو کوئی ہوگا تیرے لنگر سے دب کر ہلاک ہو جائیگا اِسنے لنگر بھی مارا مگر کچھ بھی نہ ہوا علمشاہ کے ہاتھونکو حرکت تک نہ ہوئی لشکر اسلام مین تو صدائے تحسین و آفرین کا ایک شور مچا اخفان نے اور سب لشکر کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا ہر ایک کا دم فنا ہو گیا اور ہر ایک نے خیال کیا کہ اِس خدا پرست نے اِتنے بڑے جوان قوی ہیکل و بدشکل کو مع کرگدن کے مثل پھول کے اُٹھا لیا بھلا کون اِس سے لڑ سکتا ہی اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے اخفان نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسا نہ ہو یہ جوان ایرام خوک پیشانی کو زمین پر دے مارے تو یہ

ہلاک ہو جائیگا اسکو کسی طور سے اِس حال سے آگاہ کرنا چاہیئے تاکہ یہ کود پڑے اور اپنی جان کو
بچائے یہ خیال کر کے اہل لشکر سے کہا کہ تم پکار کر ابراہم سے کہدو کہ وہ خدا پرست نہین قتل ہوا
صرف اُسکا مرکب قتل ہوا اُسنے مرکب پر سے کود کر اور زیر شکم کرگدن آکر تکو مع کرگدن کے اُٹھا
لیا ہے جلدی کود کر اپنی جان بچاؤ اِس بلا کے ہاتھ سے یہ جو اخغان نے اہل لشکر سے کہا چند
سوارون نے بڑھکر ابراہم کو آواز دی اور یہ ہی تقریر کہ سُنائی اب ابراہم کو معلوم ہوا کہ یہ
واقعہ ہے گویہ پہلے ہی سے قصد کو دنے کا کر رہا تھا مگر یہ صدا سُنکے اِسکے حواس جاتے
رہے اپنے دل مین قائل ہوا مگر ایسا سیاہ قلب تھا کہ نہ مسلمان ہوا اب اُسنے قصد کیا
کہ کود کر بھاگون علمشاہ نے بھی یہ صدا سُن لی تھی فوراً دونون اِسکے پانون پکڑ لیے اب جو
اِسنے کود کر بھاگنے کا قصد کیا تو پانون کو بھی اسیر پایا زندگی سے مایوس ہوا مگر لنگر مارنے لگا
کہ شاید اب یہ لنگر سے دب جائے وہان یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا چیز ہاتھون پر ہے یہ فرمایا کہ
او نابکار بتا اب شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہے اب تیرا بچنا بہت دشوار ہے اُسنے
جوابدیا کہ مین تو اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا یہ سُننا تھا کہ ایک پانون آگے بڑھایا اور
ایک پیچھے ہٹا ابد لنکر مع کرگدن کے گردسر چرخ دیکر اب جو زمین پر مارا راکب و مرکب نقش
زمین ہو گئے دونون کے اُستخوان ریزہ ریزہ ہو گئے یہ نہ شناخت ہو سکتی تھی کہ راکب کون ہے
اور مرکب کون ہے دونون روحین اُن نابکارونکی طرف دار البوار کے راہی ہوئین راکب و مرکب
کا نشان باقی نہ رہا یہ معرکہ دیکھکر اخغان و امیر اور اہل کفار کے حواس جاتے رہے بس اُسیوقت
اخغان طبل باز بجواکر اور اپنے لشکر کو لیکر طرف قیام گاہ کے مغموم و محزون اِن سب سردارون
کے غم مین مبتلا آیا اور لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیکر داخل بارگاہ ہوا لباس تبدیل کر کے
دربار مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ باقی تھے آکر حاضر دربار ہوے یہان تو اسکا دربار
ہوا اُدھر بعد جانے اخغان کے علمشاہ بھی لشکر مین واپس آئے طبل باز تو بج چکا تھا
یہ بھی اپنا لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے تشریف لے چلے دیوانہ اِنکے سر پر زر نثار کرتا جاتا
تھا اور تعریف کرتا جاتا تھا یہ خیال رہے کہ ابھی اِن کے سر کے زخم اچھے نہین ہوے ہین
کسیقدر باقی ہین علمشاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر سپاہ کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود

بارگاہ مین آکر تشریف فرما ہوے یہان بھی دربار آراستہ ہوا راوی نے بیان کیا ہو کہ ناظرین
اِس امر سے آگاہ ہون کہ ملکہ آہو چشم کو علمشاہ قلعے مین چھوڑ آئے ہین ملکہ بالاے قلعہ صبح سے
آکر بیٹھی تھی اور تماشہ جنگ و پیکار کا دیکھ رہی تھی یہ سب واقعہ اور معرکہ دیکھکر اور علمشاہ کی
قوت و طاقت دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جب دونون لشکر واپس گئے یہ بھی زیر قصر آئی اور
اپنی خواصون اور انیسون و جلیسون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا کہ کس
جوانمردی اور بہادری سے آج مقابلہ کیا خداوند کریم انکو نظر بد سے بچائے دیکھو تو ابھی غم
باقی ہین اُسپر یہ حال ہو یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے یکہ و تنہا لاکھون کو بھگا دیا سب نے جوابدیا
کہ اِی ملکۂ عالم اگر ایسے نہ ہوتے تو یون کیون یکہ و تنہا پڑے پھرتے یہان تو یہ باتین ہو رہی
ہین ناظرین کو اِس امر کا خیال رہے کہ ملکہ ہر روز بالاے قلعہ آکر بیٹھتی ہو اور تماشہ حرب و
پیکار کا دیکھتی ہو اور رغبت بھر خواصون سے تعریف کرتی ہو آمدم بر سر مطلب کہ جب اخغان کا
دربار اُدھر علمشاہ کا دربار اسطرف آراستہ ہو چکا اخغان نے اپنے سردارون کی طرف
دیکھکر کہا کہ تمنے آجکا معرکہ دیکھا کہ جو میدان مین گیا وہ اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا
ابرام ایسے پہلوان قوی ہیکل کو کیونکر قتل کیا اب کیا تدبیر کیجائے کیا طبل جنگ نہ بجوایا جائے
اور بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ تدبیر کرین یا اُنکو خبر نہ کیجائے مین خود
کل مقابلے کو نکلون اور مقابلہ کرون اہل دربار نے وایراد نے کہا کہ اِی سردار بادشاہ کو
اِس حال سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہین ہو نہ طبل جنگ بجوانے کی حاجت ہو اب شوق سے
طبل جنگ بجوائین ابھی آپ کے خادم و بادشاہ کے غلام بہت سے باقی ہین اِس خداپرست
کی سرکوبی کے لیے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ہم کل نکلکر مقابلہ کرینگے خداوند
کیون مقابلے کو نکلین ایراد نے کہا کہ مین کل اِس خداپرست سے مقابلہ کرونگا میرے بعد
آپ کو اختیار رہیگا اخغان نے کہا کہ یہ تو صرف ایک بات تھی کہ بادشاہ کو آگاہ کیا جائے
صرف راے لینا تھی ہان کل مین خود مقابلے کو نکلتا اور طبل جنگ تو ضرور بجواتا یہ کہکر
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
کچھ دیر دم لیا اُسکے بعد سامان جنگ مین مصروف ہوے اہل لشکر کو بھی طبل جنگ کے

بجنے سے آگاہی ہوئی وہ بھی سب سامان جنگ کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی علمشاہ نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی طبل رزمی پر چوب پڑی سامان جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوا سب سردار یہان بھی سامان جنگ کرنے لگے چار پہر رات دونون لشکرون کو تیاری جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا دونون لشکر رات بھر سامان جنگ کی درستی مین مصروف رہے کہ صبح ہوگئی آثار صبح فلک پر ظاہر ہوے اشعار کہ چون صبح دم شنیر گرد ون مہر ؎ برون آمد از درخت سبز سپہر ؎ غریو از زمین بر فلک سر کشید ؎ تزلزل بارکان عالم رسید ؎ جب صبح ہوئی تو دونون لشکر اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان مین آئے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین ہر ایک بہادر مستعد جنگ ہوا سینے سے تنگ ہوا پھریرے نشانون کے کھل گئے نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے تو لشکر کفار سے آرام نیزہ زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سرشار دیو اسنے نکلکر مقابلہ کیا آرام کو ایک ہی ضرب تیغ مین قتل کیا سرشار نے مبارز طلب کیا اور ایک سردار نکلا وہ بھی ہاتھ سے سرشار کے مارا گیا دوپہر تک سرشار نے پانچ سردار لشکر کفار کے مارے بعد دوپہر کے طبل بازگشت اخفان نے بجوادیا دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر پھر اخفان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو پھر صف آرائی ہوئی اور لشکر کفار کے چند سردار مارے گئے راوی کہتا ہے کہ چند میدان داریون مین بہت سے سردار لشکر کفار کے کام آئے آج جو لشکر میدان مین آیا اور صف آرائی ہو چکی نقیب نقابت کر کے جا چکے جب کم کیت کرنا کہ چکے اسوقت لشکر کفار سے ایرادشیر پیکر اخفان سے اجازت لیکر اور اپنا لشکر اخفان کے سپرد کرکے اور اہل لشکر سے یہ کہکر کہ بعد میرے تم اخفان جہان پہلوان کی اطاعت کرنا انکو اپنا افسر جاننا جو یہ حکم دین اسکو بجا لانا یہ سبکو سمجھا کر میدان مین آیا مرایا میدان کا دکھایا بڑے عرصے تک دم راست کیا کیا اسکے بعد آواز دی کہ میرے مقابلے کو سوائے علمشاہ کے کوئی اور نہ آئے مجھکو حضرت علمشاہ سے مقابلہ کرنے کی ہوس یہ اسکا آواز دینا تھا کہ علمشاہ نے مرکب کو پرے سے نکالا اور

دیوانے سے فرمایا کہ لشکر سے خبردار رہنا مین مقابلے کو جاتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ مین
آپ کا حکم بجا لاؤنگا شاہزادہ یہ فرماکر اور مرکب کے تنگ کو درست کرکے تاکہ عرصۂ جنگ حریف
پر تنگ ہو میدان کی طرف روانہ ہوے شاہزادے کو ایراد نے آتے ہوے دیکھکر بقصد
جنگ اور زنی گردہ سپر کا ہاتھ مین لیا شاہزادہ جب قریب پہونچا باہم تگادرچلی ادھر سپر کی بری
سپر سے سپر لڑی چنگاریان نکلین سب نے دیکھا کہ ایک قدم مرکب علمشاہ کا پسپا ہوا اور
پندرہ قدم مرکب ایراد کا پسپا ہوا ایراد مرکب کو رانون مین مسلکر برابر آیا کچھ کلام نہ کیا نیزہ
اٹھا کر سینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا علمشاہ نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی
ہوئی دسوین تان مین علمشاہ نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا وہ نیزہ بہر آب خجالت مین ڈوب
گیا اِسقدر شرمندہ ہوا کہ اُسی حالت مین شرمندگی کے دفع کرنے کے لیے تیغہ نیام سے
لیکر سر پر شاہزادے کے وار کیا شاہزادے نے تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب
سر آئی ادھر سپر کی جو دی تلوار پٹ پڑی کلائی پہ ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی
اُسنے قصد کیا کہ لپٹ پڑون بھلا یہ کب اُسکو اس طریقے پر آنے دیتے ہین وہ تلوار کے چھن جانے
سے اور زیادہ تر شرمندہ ہوا ادھر علمشاہ نے تلوار چھین کر یہ فرمایا کہ شعر تو ضربی زدی
ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ یہ فرماکر اُسنے تلوار کو علم کرکے اور
یہ کہکر کہ خبردار ہو اُسنے کہا کہ خبردار ہون تم وار کرو یہ کہکر سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار مثل
برق کوندھکا ابر سپر پر گری اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود کو کاٹ کر دو بلغہ کی
خبر لی خلاصہ یہ کہ خود دو بلغے سے گذر کر سراسر گلے جبڑے سے گذرتی ہوئی مراجی گردن کی
خبر لیتی ہوئی مثل قطرۂ سیماب کے صندوق سینے مین آئی وہان کی خبر لیتی ہوئی شکم چاک
قصہ پاک کرکے مرکب کے تنگ کے نیچے سے نکلکر تلوار نے زمین کو بوسہ دیا راکب و
مرکب چار ٹکڑے ہو کر زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے کہ تلوار یا تو قبضہ سر پر جھکی تھی
یا زمین کو بوسہ دیکر اب جو اُٹھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہ نو شفق مین ڈوبا ہوا ہے وہ خون
جو اُسمین بھرا ہوا تھا علمشاہ نے نعرۂ تکبیر اُسکو قتل کرکے بلند کیا اور مرکب پر سوار ہوے
یہ معرکہ دیکھکر اخغان دُسکے لشکر کے تو حواس جاتے رہے اہل اسلام نے بہت تعریف کی

ادھر اخفان نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ اس جوان سے فرداً فرداً ٹھہر کر سر بر ہونا محال ہے یہ بیجا
خیال ہے بس اسپر اسی طور سے غلبہ حاصل ہوگا کہ جنگ مغلوبہ کیجائے کیونکہ یہ امر ضرور ہے کہ ہمارا
لشکر زیادہ ہے وہ لوگ کم ہین بس جبکہ جنگ مغلوبہ ہوگی وہ لوگ ضرور شکست کھائین گے سوائے
اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہے یہ خیال کرکے اخفان نے اپنے اہل لشکر سے پکارکر کہا کہ لینا
اس خداپرست کو جانے نہ دینا اسنے بڑا غضب کیا کہ ایراد جوانمرد کو قتل کیا اب یہ جانے نپائے
یہ سننا تھا کہ کل لشکر جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا ایک مرتبہ تلوارین نیام سے لیکر طرف
علمشاہ کے نرغہ کرکے چلے آتے ہی چارون طرف سے گھیر لیا علمشاہ بھی اُس دریائے
لشکر مین غوطہ زن ہوے یہ حال جو دیوانے نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا اور کہا کہ کیا کھڑے
ہوے دیکھ رہے ہو آقا پر کفار کا نرغہ ہے جلد آقا کی کمک کرو یہ کہکر اور خود تلوار نیام سے لیکر
لشکر کفار پر حملہ ور ہوا اور قتل کرنے لگا اور اس امر کی کوشش کرنے لگا کہ شاہزادے تک
پہونچ جاؤن ادھر علمشاہ کفار سے جنگ رستمانہ کر رہے ہین ہر حملہ مین دو چار کو مارکر
گرادیتے ہین مرکب سے لاشین پائمال کرتے جاتے ہین اس قصد سے کہ اخفان کے
پاس پہونچ جاؤن یا اُسکو اسیر کرون یا قتل کرون یہان کی تو یہ حالت ہے ادھر کل لشکر
تجخیر دیوانے کا یہ رنگ دیکھکر اور حکم دیوانے کا سُنکے تلوارین کھینچکر لشکر کفار پر آپڑا اتو
قیامت کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تلوار چلنے لگی ہر ایک دیوانہ آفت برپا کر رہا ہے سیکڑونکو
قتل کر ڈالا ہے ایک ہی حملہ مین پانچ ہزار کا کھیت ہوا ہے سپر اُٹھا ہوا ہے برقہائے شمشیر کوند رہی
ہے سر مثل اولون کے برس رہے ہین خون کا مینھ برس رہا ہے ہر طرف دریائے خون رواں
اب موت کی ہر طرف طغیانی ہے زورق حیات کفار طوفانی ہے کشتی حیات گرداب موت
مین آکر پھنس گئی ہے دریائے خون مین سر مثل حباب تیر رہے ہین دھڑ مانند مگر تیرتے پھرتے
ہین عجب تلاطم مچا ہوا ہے بازار مرگ گرم ہے ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے
ہین ایک کی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ سو مر کر گرے کالنفس سر مٹی کے مول ہین
کوئی قدر نہ تھی سوار جو مرکر گرے تھے اُنکے مرکب کوتل لاشون کو روندتے پھرتے
تھے نیا انقلاب تھا کہ کچھ عرصہ نہ گزرا کہ یا بھی راکب اُنکی پشت پر سوار تھے یا اُنھین کے

جسم مرکبون کی ٹاپون سے پائمال تھے لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا کسی جا پر کوئی پڑا ہوا سسک رہا تھا
کوئی دم توڑ رہا تھا کسی کے کراہنے کی صدا بلند تھی کوئی نیم بسمل پڑا تھا کسی کے سر پر زخم لگا تھا کہ زخم سر
چو پارا تھا کسیکا بازو شانے سے جدا تھا کسی کے تن پر سر نہ تھا کوئی پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا اور کوئی
خاک و خون مین پڑا تڑپتا تھا باپ بیٹے سے چھوٹ گیا بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے جدا ہو گیا
برسون کا ساتھ چھوٹ گیا ہزارون عورتین رانڈ ہو گئین ہزارون کی کوکھ اُجڑ گئی کہین پر نیزہ چل رہا
تھا کسی مقام پر خنجر کی چقا چاق کی صدا بلند تھی بموجب شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ہمہ زمین خون شد و خون
بجیحون رسید کہ کسی مقام پر پہلوان و اہل لشکر ملے ہوئے کفار سے لڑ رہے تھے کہین سے تلوارون کی
جھنکار کی صدا آ رہی تھی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کافر و مومن باہم ملے ہوئے تھے غضب
کی تلوار چل رہی تھی علمشاہ قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے لاشون کے انبار لگا دیے تھے
کشتون کے پشتے لگے ہوئے تھے جب کفار کو قتل کرتے تھے نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے اُس مقابلے
مین اخفان آدمخوار بھی لڑتا ہوا چلا آتا تھا اُسنے جو دیکھا کہ علمشاہ کفار کو قتل کر رہے ہین میرا
لشکر تہ و بالا ہوا اسنے اُسی مقام سے آواز دی کہ اے خدا پرست ٹھہر جا مین آتا ہون تجھکو قتل کرتا ہون یہکر
ادھر مرکب کو مہمیز کر کے سامنے علمشاہ کے آیا وہی تیغۂ خون آلود جس سے لڑ رہا تھا اُسیکا وار
علمشاہ پر کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا ایک جو وار اخفان
نے کیا علمشاہ نے باڑھ بچا کر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے
اُٹھا لیا اور سر سے بلند کیا یہ لاکھ تڑپا پھڑکا مگر نہ چھوٹ سکا بھلا شیر کے پنجے مین آکر کہین شکار
چھوٹتا ہو شاہزادے نے اُسکو سپر کر لیا ہے اہل لشکر اخفان نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو اُس جوان
خدا پرست نے سر سے بلند کر لیا سب لشکر ایک مرتبہ یہ قصد کر کے چلا کہ اِس جوان پسر حمزہ کو قتل کر کے
اپنے افسر کو رہا کر لین سب نے علمشاہ پر نرغہ کیا اور حملہ کیا علمشاہ نے اخفان کو بجائے
سپر کے روک لیا اب جو اہل لشکر نے افسر کو اسطور سے دیکھا خیال کیا اگر ہم تلوارین مارتے ہین
تو ہمارے ہی ہاتھ سے ہمارا افسر مارا جاتا ہے سب نے روک لیا وہ جو کہ تلوارین رہا کر چکی
انکی تلوارین اخفان کے سر و صدر پر پڑین کہ پرخچے ہو گیا چلایا اُسی عالم مین کہ کیسے نمک حرام
ہو گئے ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے ہو کیا تم سب نابینا ہو یہ جو اخفان نے کہا سب طرف

ہاتھ روک لیے اور لشکر حریف سے لڑنے لگے اہل اسلام نے ایسی شمشیر زنی کی اور اِسقدر کفار کو
قتل کیا کہ لشکر کفار کے پانوٗن اُٹھ گئے فوج بھاگ کھڑی ہوئی یہ اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے
ہوئے پونہچے پڑاوٗ پر بھی نہ ٹھہرنے دیا وہان پر بھی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر وہان بھی یہ
آکے لڑے کر پھر بھاگ کھڑے ہوے کوہ و صحرا کا راستہ لیا جدھر جسکا منھ اُٹھا اُدھر کو راہی ہوا
ابتو سب بھاگنے لگے تھوڑی دور تک یہ تعاقب مین قتل کرتے ہوے گئے پڑاوٗ لوٹ لیا علمشاہ
نے جو دیکھا کہ لشکر حریف بھاگ کھڑا ہوا اور لوگ تعاقب مین چلے جاتے ہین پکار کر دیوانے
سے فرمایا کہ فراریون کا تعاقب کرنا خلاف مردانگی ہی اِنکو بھاگ جانے دو واپس آوٗ راوی
بیان کرتا ہی کہ گو لشکر کفار جی توڑ توڑ کر لڑ رہا تھا مگر مثل مشہور ہی کہ لشکر بے تیر تکیہ بے فقیر ترکش
بے تیر بیکار ہوتا ہی اخفان کے اسیر ہو جانے سے لشکر کے جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑا ہوا اگر
علمشاہ اخفان کو اسی طور سے ہاتھ پر علم کیے ہوے جبتک مقابلہ رہا لڑا کیے جسوقت
لشکر کفار بھاگ گیا اور بہت سے کافر اسیر ہو گئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب سے واپس
آئے علمشاہ نے تجیز دیوانہ کے حوالے اخفان کی مشکین باندھکر کیا اور فرمایا کہ اِسکو مع اِسکے
ہمراہیون کے اسیر کرو اِنکا دربار سجھا جائیگا یہ کہکر اور سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو
گھر کھولنے کا حکم دیا دیوانے سے کہا کہ شمار کرو کہ کسقدر تمھارے لشکر کے لوگ قتل ہوے
اور کسقدر کفار مارے گئے جو کہ تمھارے لشکر کے کشتہ ہونگے اُنکو دفن کراو و کفار کو اسی
طور سے پڑا رہنے دو بموجب حکم کے شمار جو کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اِس جنگ مغلوبہ مین پندرہ
ہزار کفار کام آئے اور تین ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے اُنکو دفن کرا دیا
اور جو لشکر اسلام مین مجروح تھے اُنکو شفا خانے مین بھیجدیا اُنکا علاج ہونے لگا اسیرون کا
جو شمار کیا تو قریب پانچ ہزار کے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات علمشاہ نے اُسی
مقام پر بسر کی اُسدن دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پہ آکر آرام پذیر ہوے جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا علمشاہ نے اسیرون کو طلب کیا بموجب حکم کے قیدی حاضر کیے
گئے اُنمین جو سردار و افسر تھے اُنکو اپنے روبرو طلب کیا ہر ایک سے پوچھا کہ تم کیونکر اسیر
کیے گئے سب نے جوابدیا کہ ہمکو ہمارے حریف نے بہادری سے اسیر کیا فرمایا کہ پھر دین اسلام

قبول

قبول کرنے مین کیا عذر ہی سب نے کہا کہ اگر ہمارا افسر اخفان دین اسلام قبول کریگا اور
اور آپکی اطاعت تو ہمکو بھی کچھ عذر نہ ہوگا تب شاہزادے نے اخفان سے بھی یہی سوال کیا
اُسنے کہا کہ آپ نے مجھکو بہ جرأت وجوانمردی اسیر کیا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پھر دین اسلام کیون
نہین قبول کرتے ہو اور میری اطاعت یہ کہکر چند کلمہ واحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے کہ جسکی
سبب سے اُسکے قلب سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور اُسنے عرض کیا جو آپ کے دین کو قبول
کرے تو کیا کہے علمشاہ نے فرمایا کلمۂ طیبہ وہ مع اُن سب سرداروں کے کلمہ طیبہ پڑھکر مسلمان
ہوا از سر صدق کلمہ پڑھا اور دیان باطل پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا علمشاہ کی اطاعت سے
مین ظاہر مشہور ہوئی وہ سب کے سب اہل لشکر جو کہ اسیر ہوئے تھے یہ خبر سُنکے اُسیوقت مسلمان ہوئے
جب یہ سب از سر صدق مسلمان ہوچکے جو مال غنیمت تھا اُسکو اُن سب پر تقسیم کیا اُسکے بعد حکم دیا
کہ اب یہان سے کوچ کرو ہم قلعے مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان ہوگیا
شاہزادہ سب کو لیکر داخل قلعہ ہوا لشکر اپنے مقام پر جا کر اُترا اخفان و سرداران اخفان کے
لیے مقام مقرر کیا گیا مکانات رہنے کو ملے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے شاہزادہ
داخل محل ہوا ملکہ سے ملا ملکہ نے زر سرخ و سفید سر علمشاہ پر نثار کیا مبارکباد دی سب کیفیت
جنگ و پیکار بیان کی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ یہان بعیش و راحت بسر کرنے لگا اور
اس فکر مین ہو کہ یہ جو زخم باقی ہین یہ بھی مندمل ہوجائین اور لشکر بھی فراہم ہوجائے تو عنطاق
پر لشکر کشی کیجائے اگر وہ دین اسلام قبول کرلے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اور شہر پر قبضہ
کرکے دیوانے کی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ کرون دیوانے کو یہان کا بادشاہ کرکے
مین اور طرف کو روانہ ہون انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور حال اُس لشکر شکست خوردہ عنطاق تحریر ہوتا ہے

دو کلمہ اُن فراریون کے کہ جو کہ علمشاہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اُنکا
عنطاق کج کلاہ کو اس حال سے آگاہ کرنا عنطاق کا خبر پا کر لشکر لیکر قلعہ پر چڑھ جانا اور اُن
بادشاہون کو نامہ لکھکر طلب کرنا بہر کمک جو اُسکے باج گزار تھے اُنکا آنا و جنگ و پیکار علمشاہ
سے اور علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رہوزر کے اسیر ہونا و دیگر حالات تحریر ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اسطور سے تحریر کرتے ہین کہ لشکر اخفان جو شکست کھا کر بھاگا تو کوہ و صحرا مین پراگندہ ہو گیا تھا دوسرے دن سب ایک مقام پر جمع ہوے جو اُن مین مجروح تھے اُنکو چارپائیون پر ڈالا اور لاشہ ایراد شیر پیکر کا لاشون مین سے اٹھا لائے اُسکو لیکر فریاد و فغان کرتے ہوے طرف عنطاقیہ کے روانہ ہوے یہ تو ادھر سے جاتے ہین اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ عنطاق نے جو ہرکارے مقرر کیے تھے کہ تم ہمکو ہر روز کی مفصل خبر دیا کرنا اُن ہرکارون نے ہر روز جو یہان واقعہ گذرا وہ عنطاق سے بیان کیا کہ آج یہ معرکہ پڑا عنطاق اِن خبرون کو سُن سُن کے پریشان ہوتا تھا اور اہل دربار سے کہتا تھا کہ بڑی ہی خرابی کی بات ہی کہ ایک خداپرست یہان آکر یہ فساد برپا کرے اور ہم بادشاہ ہو کر اُسکا کچھ نہ کر سکین یہ ساری خطا اِس ننگ خاندان کی نطفۂ حرام تسخیر دیو انے کی ہی نہ یہ مسلمان ہو کر اُسکو رہا کرنے جاتا نہ یہ فساد ہوتا مین نے قضیہ ہی پاک کرنے کی فکر کی تھی مین ضرور اسکو قتل کرتا مگر اُسنے لیجا کر یہ بلا میرے سر پر نازل کی خیر دیکھا جائیگا انجام اس جنگ و پیکار کا معلوم ہوے تو مین پھر دوسری تدبیر کرون کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ایراد شیر پیکر اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا جنگ مغلوبہ واقع ہوئی اب دونون لشکر ملے ہوے جنگ و پیکار مین معروف ہین ایراد کے قتل ہونے کی خبر سُنکے عنطاق کج کلاہ و اہل دربار کے حواس جاتے رہے اب ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی کہ دیکھیے انجام اِسکا کیا ہوتا ہی رموز جادو نے جو بھائی کو متفکر پایا تو یون کہنے لگا کہ آپ فکر و تشویش بیکار فرماتے ہین مین ایک دن مین اِن سبکو تباہ و غارت کر دونگا آپ اطمینان رکھیے رموز کے اس کہنے سے فی الجملہ عنطاق و اہل دربار کی کچھ تسکین ہوئی اُسدن بھر اور کچھ خبر نہ آئی دوسرے دن آکر ہرکارون نے بیان کیا کہ اخفان آدمخوار گرفتار ہو گیا اور بہت سے سردار و دیگر اہل لشکر و لشکر اخفان نے شکست کھائی سب مال و اسباب لوٹ لیا گیا اُس خداپرست کی فتح ہوئی یہ سُنکے اب تو کسی مین دم نہ تھا عنطاق کی تو یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے ہو کر رہگیا مگر رموز نے کچھ ایسے کلام تشفی آمیز کیے کہ جس سے پھر سب کو اطمینان ہوا مگر عنطاق نے اُسدن سویرے سے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا آیا بسبب رنج و صدمہ کے

کچھ زہر مار بھی نہ کیا بستر غم پر پڑ رہا صبح کو جب دربار برخاست کیا سب حاضر دربار ہو گئے اب راے
ہونے لگی کہ کیا کرنا چاہیے سب نے راے دی کہ اگر ان لوگون پر لشکر کشی نہ کی جائیگی انکو انکی حالت پر
چھوڑ دیا جائیگا تو انجام یہ ہوگا کہ وہ قوت بہم کر کے آپ پر لشکر کشی کرینگے اور جہان معرکہ پڑیگا اس
حالت مین ہزارہا اہل شہر مارے جائینگے لاکھون نکل جائین گے شہر ویران ہو جائیگا بس لازم
ہی کہ اس امر کا بند و بست کیا جائے کہ وہ اور قوت بہم نہ کرنے پائین کہ ہم وہان پہونچ جائین اور
اُنسے مقابلہ کرین کیونکہ حریف کو اُسکی حالت پر چھوڑنا اچھا نہین ابھی وہ کم ہین بند و بست بخوبی
ہو سکتا ہی اور جب اُنھون نے زور پکڑ لیا تو پھر امر دقت طلب ہی بموجب شعر سعدی مرحوم سرچشمہ شاید
گرفتن بہ بیل * چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل * دیگر درخت کہ اکنون گرفت است پاے * بہ نیروے
شخصے برآید ز جاے * ہم سب کی یہ راے ہی کہ سامان سفر کیا جائے اور لشکر کشی کی جائے آیندہ
جو مرضی مبارک مین آئے وہ فرمائیے عنطاق نے کہا یہ راے تم سبکی بہت عمدہ ہی لشکر مین حکم
پہونچایا جائے کہ وہ سامان سفر سے درست ہون ہم یہان سے برسر علمشاہ و تسخیر ویرانہ پرسون
کوچ کرینگے اور قلعہ تسخیریہ کو فتح کر کے مسمار کر دینگے اور وزیر کو طلب کیا راوی بیان کرتا ہی کہ
ابھی پورے طور سے عنطاق حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ لشکر شکست خوردہ داخل شہر ہوا جو نفر
قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ لاش ایراد کو لیکر طرف دربار کے چلے اور جو سردار اور
اہل لشکر لڑائی مین کام آئے تھے اُنکے عزیزون کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مارے گئے و نیز
ایراد کے عزیز سب خاک اُڑاتے ہوے آنکے ہمراہ ہو لیے و باقی ماندہ لشکر چھاونی مین آیا تمام
و کلان حال جنگ و پیکار کا بیان کیا ہر ایک کو حیرت ہوئی اُدھر یہ سب کے سب در دولت پر
آکر پہونچے فریاد کرنے لگے عنطاق نے غل و شور کو سُنکے حکم دیا کہ خبر تو لاؤ یہ کیسا غل ہو رہا ہی
ہرکارے باہر آئے دریافت کر کے اندر آئے اور عرض کیا کہ یہ اُسی لشکر کے افسر ہین جو کہ
قلعہ پر گیا تھا اور شکست کھا کر بھاگا تھا اور اُن سب کے عزیز جو کہ اِس معرکہ مین کام آئے ہین
عنطاق نے کہا کہ بلا لو انکو افسر طلب کیا وہ سب آئے اور فریاد کرنے لگے لاشہ ایراد کا دیکھا
سب حال بیان کیا پس عنطاق نے اُن سب کے عزیزون کو روپیہ وغیرہ دیکر اور کچھ حق بہا مقرر
کر کے رخصت کیا وہ سب کے سب روتے ہوے اپنے اپنے مقام پر چلے آئے اپنے عزیزون کی

مانجداری مین مصروف ہوے اودھر عنطاق نے درستی لشکر کا حکم دیکر دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام
یاقوت کج کلاہ و شام کج کلاہ و آرام کج کلاہ اور اندرام کج کلاہ و آسام کج کلاہ کے تحریر
کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ ایک خدا پرست نامے علمشاہ پسر حمزہ کی طرف سے اودھر آگیا تھا جسنے
اُسکو اسیر کرلیا تھا ہمارے بھانجے تجخیز دیوانے نے اُسکو بسبب اپنی دیوانگی کے شب کو آکر
پاسبانون کو قتل کر کے رہا کرلیا اور اپنے قلعے مین لیگیا نہ معلوم پسر حمزہ نے کیا اسکو پڑھا
دیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور سب اپنے اہل قلعہ و اہل لشکر کو مسلمان کیا مجھکو خبر ہوئی مین نے
اُسکو نامہ تہدید آمیز تحریر کیا اُسنے اُس نامہ کو باشارہ پسر حمزہ چاک کر ڈالا مین نے یہ خبر پاکر
اپنے دو سردارون کو مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا وہ گئے اُنسے معرکہ ہوا جنگ بیکار
کی نوبت آئی لڑائی مین دوام مین فتح یا شکست لیس میرے اُن افسرون مین سے ایک مارا
گیا ہاتھ سے پسر حمزہ کے اور ایک اسیر ہوگیا میرے لشکر نے شکست کھائی مجھکو خبر ہوئی
مین نے سامان جنگ مہیا کر کے اُنپر لشکر کشی کی ہی کیونکہ اُسکے پاس لشکر فراہم ہوگیا ہو اِس
خیال سے مین خود اُسپر لشکر لیکر جاتا ہون کہ وہ ادھر نہ آئے تم سب کو بھی تحریر کرتا ہون کہ اپنے
اپنے ملک سے سپاہ و لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہو اور قلعہ تجخیز پہ آکر میرے شریک ہو تاکید
جانو والسلام اور ایک نامہ اپنے بہنوئی یعنی پدر دیوانہ یعنی مضراب کج کلاہ کے اِس مضمون کا
تحریر کرنا اور اُسمین یہ تحریر کر دینا کہ تمھارے فرزند نے یہ آفت برپا کی ہو لہذا آکر اسکا تدارک
کرو دبیر نے یہ سب نامے طیار کر کے پیش کیے عنطاق نے وہ نامے بذریعہ سانڈنی سوارون
کے ہر طرف کو روانہ کیے اُسکے بعد پیش خیمے کے نکلنے کا حکم دیا اور تیاری سپاہ کا دربار
برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آکر سامان کرنے لگا یہ تو سامان کر رہے ہین
اُدھر اُن سانڈنی سوارون نے وہ نامے ہر ایک کو پہونچا دیے ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ
ہو کر اور سامان جنگ درست کر کے برائے کمک عنطاق کج کلاہ طرف قلعے کے بقصد کرو فر
مع لشکر روانہ ہوا کسی کے ہمراہ پچاس ہزار سپاہ تھی کسی کے ہمراہ اسّی ہزار کوئی نوّے ہزار
لیکر چل کھڑا ہوا جب نامہ مضراب کج کلاہ پدر دیوانہ کو پہونچا اُسنے نامہ پڑھا بیٹے کی اِس
حرکت سے بہت برہم ہوا اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ عقل سے خارج ہو اُسکے کسی فعل کا اعتبار مجنونانہ

نہین ہی مضراب نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور رہی مگر اس امر کی عقل نہ تھی کہ ماموں کے دشمن کو
رہا کر کے لیگیا اور اسکے لیے عقل تھی کہ اپنے قلعے مین رکھا اسکی اطاعت کی اپنا آبائی طریقہ
ترک کیا بس مجھکو لازم ہوا کہ مین اِس ناشدنی کو اُس حرکت کی سزا دون لہذا مین لشکر لیکر
جاونگا پہلے اُسکو سمجھاونگا اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ خود اُسکو قتل کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ
ہمارا لشکر تیار رہو لشکر تیار ہونے لگا دوسرے دن اپنے وزیر کو اپنی طرفسے حاکم شہر کر کے
مع ایک لاکھ سوار و پیادے کے طرف قلعۂ تجزیہ کے روانہ ہوا اُدھر سے یہ سب لشکر
لیے ہوے جاتے ہین ادھر جب عنطاق کج کلاہ کا لشکر تیار ہو گیا عنطاق نے اپنے
فرزند اشراق کو شہر کا بادشاہ کیا اور خود مع دو لاکھ اسّی ہزار سپاہ کے اور ایک ہزار پہلوانون
کے شہر سے نکلکر روانہ ہوا روانہ ہوتے وقت رموز جادو سے کہا کہ بھائی چلو اُسنے جواب دیا
کہ آپ تشریف لیجائین اور مقام کرین لشکر اُتارے مین بھی اپنا لشکر لیکر اور بندوبست
کر کے آتا ہون جسدن میدان داری ہوگی اُسدن مین پہونچ جاونگا اور مین بھی مقابلہ کرونگا
کیونکہ مجھکو منظور ہی کہ اس جنگ کو طول نہ ہو عنطاق نے کہا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ عنطاق
کی ایک دختر ہی اور ایک فرزند دختر تو وہ ہی جسکا نام ماہ عنطاقی ہی جسکو دیوانہ دیکھکر عاشق
ہی اور وہ دیوانہ پر فریفتہ ہی اور فرزند یہ ہی جسکو حاکم شہر کیا ہو اور کوئی اولاد نہین ہی
خلاصہ یہ کہ عنطاق مع لشکر کے قریب قلعہ پہونچ گیا وہ مقام دیکھا کہ جہان پر جنگ دیکانہ
ہوئی تھی اُس مقام سے ہٹکر خیمے وغیرہ برپا ہونیکا حکم دیا جو لاشیں اور استخوان اُس صحرا
مین پڑے ہوے تھے اُنکو اُٹھا کر ایک غار مین ڈلوا دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے بارگاہ
آراستہ ہوئی لشکر اُترا اُسدن عنطاق نے دربار نہ کیا بسبب کسل راہ کے یہ تو یہان اُترا
اُدھر ہرکارون نے جا کر علمشاہ و دیوانے کو خبر دی کہ اِبکی مرتبہ خود عنطاق مع دو لاکھ
اسّی ہزار سپاہ کے برائے مقابلہ آیا ہی اور فلان صحرا مین اُسنے قیام کیا ہی اُسکا لشکر اُترا ہی
ہم سیر کو گئے تھے تو ہمنے یہ معرکہ دیکھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوے کہ آپکو اطلاع کردین
علمشاہ نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو ہمارے لشکر کو بھی حکم ہو کہ کل ہم بیرون قلعہ برائے
مقابلہ عنطاق کوچ کرینگے سب تیار رہین راوی بیان کرتا ہی کہ اب سب زخم سترا اچھے ہو گئے

مین نشان تک نہین باقی ہین بالکل صحت ہو گئی ہو بلکہ غسل صحت بھی کر چکے ہین انکا خود قصد تھا
کہ اب سامان لشکرکشی کرون کہ خود عنطاق آگیا اُسوقت یہ بھی فرمایا کہ خوب ہوا وہ خود لشکر لیکر
آگیا ہمکو زحمت سفر سے بچایا ورنہ میرا خود قصد لشکرکشی کا تھا وہ ایک دن مین ضرور لشکرکشی کا
حکم دیتا خیر لشکر کی درستی ہو یہ حکم دیکر دربار کو برخاست کیا خود داخل محل ہوے ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ اے ملکہ مین صبح کو لشکر لیکر براے مقابلۂ عنطاق جاؤنگا تمکو آگاہ کرتا
ہون اور تمسے کہیدیتا ہون کہ ان چند باتون کا خیال رکھنا اول تو یہ کہ تم میری کمک نہ کرنا
نہ میری موجودگی مین لڑنا کیونکہ ہمارے طریقے مین عورت پہ جہاد حرام ہو دوسرے سحر نکرنا
جبتک مین زندہ خواہ اسیر ہون خواہ اپنے لشکر مین رہون تیسرے اگر مین گرفتار ہوجاؤن
تو اُس حالت مین تم سحر کر کے مجھکو رہا نہ کرنا مجھکو اسیر رہنے دینا خداوند کریم مجھکو رہا کرویگا
میرے لیے بڑی بدنامی ہوگی کہ علمشاہ کو عورت نے قید سے رہا کیا تیسرے بعد میرے اگر
شاید تم قصد مقابلہ کرو تو غیر ساحرون سے نہ لڑنا اُنپر سحر نہ کرنا ہان اگر ساحر ہون اور ایسی کوئی
مصیبت تمپر پڑے اور تمھارا کوئی پرسان حال نہو اور کوئی خبر نہ لے اور نہ آبرو پر بنے تو
اُس حالت مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ سحر کر کے اپنے کو بچانا مگر ساحرون پر سحر کرنا غیر ساحرون پر
سحر نہ کرنا اگر تمنے غیر ساحر پر سحر کیا یا مجھکو سحر کے ذریعے سے رہا کیا تو یاد رکھنا کہ مین اپنے کو ہلاک
کرونگا اُسوقت سواے پچھتانے کے دوسرا امر ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ مین ان کلمون کے سُننے کی
برداشت نہ لا سکونگا کہ علمشاہ کو ملکہ آہو چشم نے رہا کیا اس لڑائی مین ملکہ کی کمک کی تب
فتح ہوئی اگر ملکہ نہ سحر کرتی نہ یہ معرکہ فتح ہوتا فتح و شکست کا دینے والا خدا ہو وہی مالک ہو بس
ان باتون کا خیال رکھنا اِسکے خلاف نہ کرنا ورنہ تمکو رنج ہوگا ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ نے
ارشاد فرمایا ہو اسکے خلاف نہ ہوگا مگر یہ اجازت دینی چاہیے کہ مین بالا قصر سے جنگ و پیکار کا
تماشہ دیکھون اور یہ امر تو آپ سے عرض کیے دیتی ہون کہ رموز جادو بھائی عنطاق کا ضرور
اس معرکہ مین آئیگا اور لڑیگا اور سحر بھی کریگا اگر وہ آکر سحر کرے تو مین اُس سے مقابلہ کرون
علمشاہ نے کہا کہ مین نے تمسے کیا کہا کہ جبتک مین لشکر مین اپنے موجود رہون اُسوقت تک
تم ہرگز ہرگز قصد نہ کرنا چاہیے رموز سحر سے مقابلہ کرے چاہے نہ کرے بعد میرے تمکو

اختیار رہی اسوقت مین کہ جب غرت پر ینے ہان اس امر کی اجازت ہی کہ بالاے قصر سے جنگ و
پیکار کا تماشہ دیکھو مین منع نہین کرتا ہون یہ فرماکر خاصہ نوش کرکے آرام کیا جب سحر ہوئی تو
تیجیز دیوانہ کل لشکر سامان سفر سے درست کرکے مع سرداروں کے حاضر در دولت پر ہوا کہ
علمشاہ ملکہ سے ملکر اور سامان سفر سے آراستہ ہوکے بیرون محل تشریف لائے سب نے
سلام و مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیکر مرکب پری پیکر پر سوار ہوے اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر بیرون
قلعہ آئے سرشار دیوانے کو براول لشکر کرکے اور پیش خیمہ دیکر روانہ کیا اور خود اُسکے
عقب مین مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ اب انکے ہمراہ بھی
قریب ساٹھ ہزار سپاہ کے ہوگئی ہی اِس زمانے مین اُنھون نے اور لشکر بھرتی کرلیا ہی
پانچ ہزار سے اخفان شریک ہوا ہی اور ایمان لایا ہی علمشاہ کی سواری اِس شان سے
آتی ہی کہ داہنی طرف تو تیجیز دیوانہ چوب دست ہاتھ مین لیے ہوے اور بائین طرف اخفان
عقب مین لشکر بیشمار یہ تو اِدھر سے آئے اُدھر جب صبح ہوئی تو عنطاق نے دربار کیا سب
حاضر دربار ہوے منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ تحریر کرو کہ کیون اپنی قضا
بلائی ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ آکر حاضر خدمت ہو اور دین اسلام ترک کرکے اور اطاعت
پسر حمزہ چھوڑکر اپنا دین آبائی قبول کرو ورنہ یاد رکھ کہ تجھکو مع پسر حمزہ کے اِسطور سے قتل
کرونگا اور قلعے کو مسمار کرونگا کہ ایک کا نام و نشان نہ باقی رہیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی گو
تو نے بہت بڑی خطا کی ہی اول تو وہ خطا کی قیدی کو رہا کرلیگیا اور اُسکا دین قبول کیا
اُسپر طرہ یہ ہمنے جو نامہ بھیجا اُسکو چاک کرڈالا اور میرے لشکر سے مقابلہ کرکے میرے سردارن
کو اُس پسر حمزہ کے ہاتھ سے قتل کرایا مین تیرے خون کا پیاسا ہون اِس شرط سے درگذر
کرتا ہون کہ اپنا دین آبائی قبول کر اور پسر حمزہ کو باندھکر میرے حوالے کر تو تیری جان بچتی
ہی ورنہ غیر ممکن ہی دبیر نے اِسی مضمون کا نامہ تیار کرکے پیش کیا ابھی کسیکو عنطاق نے روانہ
نہ کیا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی ہاتھ اُٹھاکر دعا دی اور عرض کیا کہ آگاہ ہو جیے
کہ آپ کے آنے کی خبر دیوانے اور پسر حمزہ کو ہوئی یہ فرماتے ہی پسر حمزہ و دیوانہ مع سپاہ
کے جو کہ قریب ساٹھ ہزار کے ہوگی براے مقابلہ حضور قلعہ سے نکلکر آئے ہین اور اُنکے خیمے

بمقابلۂ حضور برپا ہو رہے ہین یہ سنکے عنطاق نے کہا کہ اِنکی موت ہی آئی ہی خبر اُترنے دو
کل نامہ روانہ کرونگا یہ کہکر بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ بارگاہ و خیمے برپا ہو رہے
ہین کہ علمشاہ مع لشکر کے آکر پہونچے علمشاہ کو جو عنطاق نے دیکھا تو پہلے سے زیادہ تر
رعب و داب پایا دیکھا کہ ایک طرف دیوانہ چلا آتا ہی اور ایکسمت کو افغان ہرکارون سے
دریافت کیا کہ کیا افغان بھی شریک ہو گیا عرض کیا کہ اُسنے بھی دین اسلام قبول کیا اور
پسر حمزہ کی اطاعت کی عنطاق کو اور غصہ آیا یہانتک کہ کل لشکر علمشاہ اُترا علمشاہ مرکب
سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا
علمشاہ کی شان و شوکت دیکھکر سب اہل دربار و عنطاق دنگ ہو گئے بڑے عرصے
تک سکوت مین بیٹھے رہے کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اُڑی یہان کے بھی پردے
اُٹھے ہوے ہین علمشاہ صحرا کی سیر کر رہے ہین اور عنطاق کی بھی بارگاہ کے پردے
اُٹھے گرد جو بلند ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر گئے اور قریب گرد جاکر
حال دریافت کر کے آکر عنطاق شاہ و علمشاہ سے بیان کیا یاقوت کج کلاہ مع
اسی ہزار سپاہ کے حسب الطلب آپ کے آتا ہی یہ سنکے عنطاق نے چند سردار برائے
استقبال روانہ کیے علمشاہ سے ہرکارون نے عرض کیا کہ یاقوت کج کلاہ حسب الطلب
عنطاق کے برائے کمک مع اسی ہزار سپاہ کے آیا ہی یہ اُسکے آنیکی گرد ہی علمشاہ نے
فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو کیا خوف ہی تمام زمانہ ایک ہو جائے تو مین ڈرتا نہین ہون اُدھر
سردار گئے اور اُسکا استقبال کر کے لشکر مین لائے اُسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے
یاقوت نے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہو کر نذر گذرانی اُسکو جگہ اُسکے مرتبے
کے موافق ملی وہ سلام کر کے بیٹھ گیا کہ پھر گرد اُٹھی ہرکارے گئے دریافت کر کے آئے
عنطاق سے بیان کیا کہ شہام کج کلاہ مع پچاس ہزار کے حضور کی کمک کو آیا ہی موافق
طلب سرکار پھر عنطاق نے سردار روانہ کیے وہ جا کر اُسکا بھی استقبال کر کے اُسکو بھی
لائے اُسنے بھی نذر دی اُسکو بھی جگہ ملی وہ بھی بیٹھا ادھر ہرکارون نے علمشاہ کو آگاہ کیا
کہ شہام کج کلاہ پچاس ہزار سے برائے کمک عنطاق آیا ہی فرمایا آنے دو کہ پھر گرد اُڑی

اتنے مین ہرکارون نے عنطاق سے کہا کہ آرام کج کلاہ اور انعام کج کلاہ و آسام کج کلاہ یہ تینون بادشاہ ایک ساٹھ ہزار سے اور ایک نوّے ہزار سے اور ایک پچاسی ہزار سے آپ کی کمک کو آئے ہین عنطاق نے سردارون برائے استقبال روانہ کیے سردار گئے اور استقبال کر کے لائے انکا بھی لشکر اُترا اسب کے خیمے وغیرہ برپا ہوے یہ بھی نزرین دیکر علی قدر مراتب تختون پر بیٹھے اور ہرکارون نے خدمت علمشاہ مین عرض کیا کہ آرام کج کلاہ اور انعام کج کلاہ و آسام کج کلاہ دو لاکھ پینتیس ہزار سے برائے کمک عنطاق آئے ہین فرمایا کہ کیا پروا ہی شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ⁂ ہرچہ آید بر سر من بانصیب ⁂ دیگر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ⁂ نہ بُرد رگے تا نخواہد خدائے ⁂ مصرعہ دشمن اگر قویست تو نگہبان قوی تر است ⁂ کیا ڈر ہی سب طعمہ دہان اجل ہونگے اگر خدا چاہیگا ورنہ جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر گرد اُڑی اب جو ہرکارے گئے تو دریافت کر کے آئے علمشاہ سے عرض کیا کہ مضراب کج کلاہ پدر نخچیر دیوانہ ایک لاکھ سپاہ سے برائے کمک عنطاق شاہ اپنے فرزند کے بدعنوانیان سُنکے آیا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ آنے دو سب شکار ہونگے ان سب کی قضا انکو گھیر کر لائی ہی کوئی مقام خوف وخطر نہین ہی یہ فرما کر دیوانے سے فرمایا کہ انکے پدر بزرگوار برائے کمک آپ کے ماموں کے تشریف لائے ہین دیوانے نے تیوری پر بل ڈالکر عرض کیا کہ آئے ہین تو آئین دیکھیےگا کہ کس طور سے اُنکو قتل کرتا ہون اگر وہ آپکی اطاعت نہ کرینگے اور دین اسلام قبول نہ کرینگے یہان ہرکارون نے عنطاق کو آمد مضراب سے آگاہ کیا پس عنطاق نے جو بادشاہ اسکی کمک کو آئے تھے اُنکو اور اپنے سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا اور خود بھی حد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ یہ اُسکا چھوٹا ہی اور وہ اسکا بڑا بہنوئی ہی یہ اپنا اُسکو بزرگ جانتا ہی اور بڑی عزت کرتا ہی خلاصہ یہ کہ وہ سردار اُس سے جاکر ملے سلام و مجرا بجا لائے وہ بڑے کرّ و فر سے قریب لشکر آیا استے ایکطرف لشکر قلیل فروکش پایا اور ایک سمت لشکر کثیر عنطاق کے لشکر کو پہچانا تا اُن سردارون سے پوچھا کہ جو لشکر برادر عنطاق فرو کش ہی کیا یہی لشکر حریف ہی اسی لشکر سے مقابلہ ہی تو کوئی ایسا لشکر

نہین ہی کہ جسکے مقابلے کے پیلے بھائی صاحب نے یہ حجاوُ کیے ہین انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بہی لشکر ہو آپ کے فرزند ارجمند اپنا کل لشکر لیکر مع پسر حمزہ کے ماموں کے مقابلے مین اگر
فروکش ہوے ہین مضراب اِنسے باتین کرتا ہوا مع لشکر کے داخل لشکر عنطاق ہوا عنطاق
نے سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا عنطاق بڑی عزت و آبرو سے اُسکو لیکر بارگاہ مین آیا
اسکی بارگاہ برابر بارگاہ عنطاق کے برپا ہوئی تمام لشکر اِسکا بھی اُترا ہوا ہی عنطاق نے
داخل بارگاہ ہوکر مضراب سے کہا آپ تخت پر جلوہ فرما ہون اُسنے اِنکار کیا اور کہا کہ تمھارا
تخت تمکو مبارک رہے مین دنگل پر بیٹھونگا بہت عنطاق نے اسرار کیا اُسنے نہ قبول کیا
جو دنگل برابر تخت کے بچھا ہوا تھا مضراب اُسپر بیٹھ گیا یہ پہلوان زبردست ہی اور
بادشاہ بھی ہی اُسکو دعوی پہلوانی بھی ہی جب سب بیٹھ چکے اُسوقت مضراب نے سبب
دشمنی دیوانہ و علمشاہ کا آنا دریافت کیا تب عنطاق نے سب حال دیوانہ کا اور عشق
ملکہ ماہ عنطاقی دیوانہ کا درخواست شادی کرنا اور اپنا اِنکار کرنا اِسکے علاوہ سب حال
بیان کیا اور علمشاہ کا آنا اول سے آخر تک کل کیفیت یہانتک اپنا لشکر کشی کرکے
آنا سب کہہ سنایا جب سب حال مضراب سن چکا اُسوقت عنطاق سے کہا کہ تم اطمینان
رکھو آج تو مین تھکا ہوا ہون کل اُسکے لشکر مین جاؤنگا اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے میرے
کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکا سر کاٹ لاؤنگا ایسا ننگ خاندان بزباد کن دین ایمان
جیا تو کیا اور مرا تو کیا بلکہ اِسکا مرنا ہی بہتر ہی تاکہ پردہ ڈھپ جائے یہ کوئی نہ کہے کہ مضراب
کے فرزند نے دین اسلام قبول کر لیا اپنا آبائی دین ترک کیا تم دیکھنا کہ ہوتا کیا ہی کل یہ لشکر
کیا ہی اور یہ لوگ کیا ہین بلکہ پسر حمزہ سے بھی سمجھ لونگا اُسکا بھی سر لاؤنگا تم یہ دونون سر
کل مجھسے لینا تمنے بیکار تکلیف کی مجھکو لکھ بھیجا ہوتا مین اِن دونون کو باندھکر تمھارے
پاس بھیجدیتا یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ آپ کیون تکلیف کرین مین کل نامہ روانہ کرونگا
یقین ہی کہ آنکی تشریف آوری کی خبر پاکر وہ خود حاضر ہو اور عذر کرے مجھکو آپ سے
اِس سے زیادہ تر امید ہی مضراب نے کہا کہ نامہ و پیام کی کوئی ضرورت نہین ہی بس
اب تم خاموش رہو جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو ورنہ مجھکو رنج ہوگا عنطاق نے جواب دیا

کرجو آپ کی رائے ہوگی مین اُسی پر عمل درآمد کرونگا آپ کے خلاف کوئی امر کرنا نہین چاہتا آیندہ جو
مرضی مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون یہ کہکر ساکت ہو رہا پھر کچھ نہ کہا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام و اپنے اپنے خیمون مین آئے عنطاق نے بڑے
تزک سے سب کی دعوت کی اُدھر شاہزادے نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے مگر اسقدر لشکر جو آئے ہین تو لشکر اسلام کو قدرے ہراس ہی مگر جو
کہ بہادر و منچلے ہین وہ بالکل بیخوف ہین راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی
عنطاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے مضراب بھی آیا مگر عجب حالت سے کہ از سرتاپا
دریاے امن مین غرق قریب پچاس ساٹھ سردارون کے اُنکی بھی یہی حالت پاس عنطاق کے
آیا اور کہا لو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون پریشان نہ ہونا عنطاق نے کہا کہ آپ بیکار زحمت
فرماتے ہین نامہ بھیجکر دریافت کرلیا جائیگا کہ کیا قصد ہی اگر صلح کرلی تو خیر ورنہ جب میدان مین آئینگے
تو کوئی سردار جاکر گرفتار کر لائیگا دونون کو مضراب نے کہا کہ مین کہہ چکا ہون مین ہی جاؤنگا
یہ کہکر سردارون کو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور پشت مرکب پر سوار ہوا لشکر علمشاہ کا رستہ لیا عنطاق
نے ہرکارے براے خبر مقرر کردیے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دو یہ تو ادھر سے جاتا ہی اُدھر ہرکارون
نے شاہزادے کو خبر کی کہ مضراب کج کلاہ اس قصد سے مع پچاس ساٹھ سردارون کے آتا ہی
اُسکا قصد ہی کہ بیٹے کو سمجھائے اگر وہ مان لے اور دین اسلام ترک کرے اور اُنکی اطاعت نہ
کرے تو خیر ورنہ سر کاٹ لون اور اُسکے ہمراہ خدانخواستہ آپکو بھی قتل کردون علمشاہ نے فرمایا کہ
آنے دو دیوانے سے کہا کہ بارگاہ کو آراستہ کرو اور اہل لشکر کو منع کردو کہ کوئی روکے نہین
کوئی ہم موم کے نہین ہین کہ آتے ہی وہ ہمکو قتل کر ڈالیگا دیوانے نے ایسا ہی کیا خوب بارگاہ
کو آراستہ کیا اور اہل لشکر کو منع کردیا کہ مضراب کج کلاہ کو کوئی نہ روکے برابر چلا آنے
دے حکم آقا کا ہی ورگہ سالار سے کہا کہ اگر مضراب آئین تو اُنکو آنے دینا روک نا مت یہ کہکر
بارگاہ مین آکر اپنے مقام پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اُدھر مضراب داخل لشکر اسلام ہوا لشکر
اسلام کی سیر کرتا ہوا ہر ایک مقام کو غور سے دیکھتا ہوا چلا آتا ہی جو درخت یا خیمہ راہ مین
پڑ گیا اُسکو گرادیا بدعت کرتا ہوا آتا ہی مگر اہل لشکر بسبب خوف شاہزادے کے مزاحمت نہین

کرتے ہین یہانتک کہ یہ قریب بارگاہ پہونچا بیرون بارگاہ سرداران کی سواریان کھڑی ہوئی دیکھین
صاحب دربان استادہ پائے یہ رنگ دیکھا کہ جیسے کسی جلیل القدر بادشاہ کی ڈیوڑھی ہوتی ہی
دربارگاہ پر پہونچکر ٹھہرا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کرو راوی بیان کرتا ہی کہ مضراب مرد معقول
وصاحب تمیز عقلمند ہی سب قواعد سے آگاہ ہی مرد جری و بہادر ہی اور بہادر کی قدر و منزلت
کرتا ہی دلاور کو دوست رکھتا ہی رُخ سے آثار جوانمردی و دلاوری کے آشکار ہین چونکہ قواعد
شاہی سے آگاہ تھا اور کوئی مرد شہدا و بدمعاش نہ تھا اِس سبب سے اُسنے درگہ سالار سے
کہا کہ میری خبر کرو حیران ہی کہ مجھکو تو اس امر کا یقین تھا کہ روکا جاؤنگا راہی ہین تلوار چلیگی مگر
کسی نے روکا تک نہین اِسکا کیا سبب ہی کیا میرا رعب اُنپر طاری ہوگیا اگر ایسا ہی ہی تو مین نے
سب کو مار لیا اور میری بات بالا رہی جب مضراب نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کرو اُسنے
جواب دیا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین آپ کی خبر ہوگئی ہی ہمکو حکم ہی کہ اگر مضراب کج کلاہ
آئین تو اُنکو روکنا نہین آنے دینا اُنکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ سُننا تھا کہ مضراب
مرکب پر سے اُترا چاکر نے مرکب کو روکا اور جو اسکے رفیق تھے سب مرکبون پر سے اُترے
اِسکے ہمراہ چلے یہ پردہ اُٹھا کر اندر آیا مگر بہت حیران ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی اور کیا معرکہ ہی کہ یہان
دربارگاہ پر بھی کسی نے نہ روکا بلکہ کہا کہ حکم ہی کہ آپ تشریف لے جائین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
یہ خیال کرکے رفیقون سے کہا کہ کچھ تم اِس امر سے آگاہ ہوے کہ نہ کسی نے روکا نہ کوئی
مزاحم ہوا بلکہ درگہ سالار نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی امر
نہین ہی یہ صرف حضور کا خیال ہی بھلا جس امر کا حضور قصد کرین وہ پورا نہ ہو ہمتو خیال کرتے ہین
کہ آپکا فرزند اور پسر حمزہ ضرور آپ کی اطاعت کرینگے اور شاہزادۂ تجنیر عذر اپنی تقصیر کا کرینگے
آپ بھی معاف فرما دیجیے گا مضراب نے جوابدیا کہ مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ پسر حمزہ و تجنیر
نے میرے آنیکی خبر پاکر اور میری جرأت و قوت کا شہرہ سنکے اپنی حرکت سے ندامت حاصل کی
اور رجوع یہ کیا کہ آسنے مین تو اُنکو روکے نہین جب یہان آئین عذر کرو وہ معافی کے خواستگار
ہو اگر اُنکا یہ خیال ہی تو مین معاف کردونگا اس قسم کی باتین کرتا ہوا جلوخانون کو طی کرتا ہوا
صحن بارگاہ مین پہونچا ایک جلوخانے کو دوسرے سے زیادہ تر آراستہ پایا تھا جب یہ

صحن بارگاہ مین پہونچا اسنے دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین وسط مین ایک چبوترہ ہی اسپر تخت آراستہ ہی اسپر
غاشیہ پڑا ہوا ہی اُسیکے برابر ایک نیم تخت بچھا ہوا ہی اُسپر میرا فرزند یعنی تہمز دیوانہ بیٹھا ہوا ہی مگر مسلح و مکمل
اور چہرے سے اُسکے وہ رعب و داب پیدا ہی جو کبھی نہین تھا وہ دیوانہ ہی نہین معلوم ہوتا ہی بدل گیا ہی
برابر تخت کے ایک دنگل مرصع کار پر ایک جوان آفتاب مثال جلوہ فرما دیکھا کہ جسکے رُخ سے آثار
شرافت و نجابت پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عالی خاندان و افسر بزرگ ہو سر سے پا تک
اسلحہ جواہر نگار سے مسلح و مکمل خود جواہر نگار سر پر کج رکھے ہوے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ جلوہ فرما ہی
ایسا رعب و داب و شوکت و جلال مضراب نے دیکھا کہ آنکھ نہ چار کر سکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر
غران بپھرا ہوا بیٹھا ہی مضراب نے جو علمشاہ کو دیکھا اور اُسکے سرداروں نے بسبب جاہ و
جلال کے آنکھ اُنکی طرف نہ کر سکے سر ہر ایک کا جھک گیا مضراب نے دیکھا کہ دوسری طرف
اخفان ملازم عنطاق کرسی پر بصد اشتیاق بیٹھا ہوا ہی گرد اگرد سردار و پہلوان دنگل کرسیونپر بیٹھے
ہوے ہین سامنے چوبدار و لیساول وغیرہ دست ادب باندھے ہوے سر جھکاے ہوے
ادب سے کھڑے ہین ایک سمت غلامان زرین پوش زرین کمر صف بستہ کھڑے ہین یہ حال دربار
کا دیکھکر اُسکو حیرت ہوئی اُدھر علمشاہ و دیگر اہل دربار و دیوانے نے دیکھا کہ آگے آگے
مضراب کج کلاہ عقب مین اُسکے چند سردار مگر سب مسلح و مکمل دیوانہ و دیگر اہل دربار تو پہچان گئے
علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوان خوبصورت خود کج سر پر رکھے ہوے سر سے لیکر پاؤن
تک آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل مگر چہرے سے شان و شوکت پیدا ہی مرد معقول معلوم
ہوتا ہی عقب مین اُسکے چند سردار وہ بھی مسلح و مکمل چلا آتا ہی علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ یہی
تمھارا باپ مضراب کج کلاہ ہی اُسنے عرض کیا جی ہان علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ تمکو
لازم ہی کہ تم اپنے باپ کا استقبال کرو اور خوردون کے طریقے سے سلام کرو کیونکہ باپ کی
عزت و توقیر ہر حال مین واجب و لازم ہی خواہ وہ کافر ہو خواہ مسلمان یہ جو علمشاہ نے فرمایا
دیوانہ بجا و ارشاد کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف صحن کے چلا ادھر مضراب قریب ایوان
پہونچ چکا تھا کہ دیوانے نے جھک کر سلام کیا اور کھڑا ہو گیا مضراب نے جواب سلام دیکر
بنگاہ تیز و تند اُسکی طرف دیکھا مگر دیوانے نے بسبب خوف علمشاہ کے کچھ نہ کہا اور اپنے

باپ کو ہمراہ لیکر ایوان مین آیا اسکو اس نیم تخت پر بٹھانے کا قصد کیا اُسنے اِنکار کیا ایک دنگل دو برج تخت کے بچھا دیا گیا مضراب اُسپر بیٹھ گیا اور اُسکے سب رفیق کرسیون پر برابر اُسکے بیٹھ گئے مگر مضراب کی یہ حالت ہی کہ بار بار علمشاہ کی طرف نگاہ قہر آلودہ دیکھتا ہی اور دل سے کہتا ہی کہ یہی پسر حمزہ ہی اسی نے میرے فرزند کو بہکا کے خدا پرست کیا ہی اسی سے سمجھ لینا چاہیے اسی مقام پر اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ رہا ہی تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا بعد تھوڑی دیر کے تیوری بدلکر ابرو پر بل ڈالکر دیو اسنے کی طرف دیکھکر بولا کہ او تجیر دیوانے ننگ خاندان برباد کن دین و ایمان ناشدنی تو مر کیون نہ گیا سچ بتا یہ کونسی حرکت نالائقی کی تھی جو تونے کی اپنے ماموں سے جو کہ بجائے باپ کے ہی دشمنی پر کمر کسی اُسکا دشمن بنا اُسکے دشمن کو رہا کرکے اپنے مکان مین لایا اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکے بہکانے سے اپنے دین آبائی کو ترک کیا اور پسر حمزہ کی اطاعت کی پس خیریت اسی مین ہی کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل تاکہ مین تجھکو تیرے ماموں کے قدموں پر گرا کر تیری خطا معاف کرا دونگا تو جسکے بھروسہ پر بھولا ہی اُسکی مشکین تیرے سامنے باندھے لیتا ہون بس اِسی مین خیریت ہی کہ تو بھی میرے ہمراہ چل اور پسر حمزہ کو بھی لیچل مین تم دونون کے قصور معاف کرا دونگا تجھکو کچھ گو بردغیرہ پلا کر اور برادری کی دعوت کرکے تجھکو پھر سب مین شامل کر لونگا اگر اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تیرا سر اور پسر حمزہ کا سر کاٹ کر لے جاؤنگا مین اِسی قصد سے آیا ہون دیوانہ یہ تقریر سُنکے بہت برہم ہوا تیوری پر بل ڈالکر بولا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیجیے اِس امر کا ضرور خیال رکھیے کہ خوردی و بزرگی رہے مین آپکا اُسوقت تک بہت پاس کرتا ہون کہ جبتک مجھکو اِس امر کا خیال ہی کہ آپ میرے والد بزرگوار ہین اِس سے کیا حاصل کہ مین بھی بزرگی کا لحاظ نہ کرون اور برابر سے جواب دون میری تو سُن لیجیے کہ میرے اُنکے کس امر پر بگڑی اور یہ دشمنی کا سبب کیا ہوا یہ امر تو اب غیر ممکن ہی کہ مین دین اسلام کو ترک کرون یا اپنے آقا کی اطاعت کو چھوڑ دون اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ یہان سے آپ ان خادمون مین سے کسیکو گرفتار کرکے لیجا سکین نہ کسی کا سر لیجا سکتے ہین مین تو درکنار اِنھین پر ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لیجیے اے جناب بھلا اِس راہ کو کیونکر ترک کیا جائے اگر قتل ہوے تو شہید کہلائے دوسرے کو قتل کیا تو

غازی کہلائے مجھکو تو خداوند کریم کا بھروسہ ہی یا اپنے آقا کا مین ہزار ہزار شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ جسنے مجھکو راہ ضلالت سے نکالا اور راہ راست پر پہونچایا مضراب نے کہا وہ کونسا خدا ہی کہ جسکا تو شکر ادا کیا کرتا ہی کہا کیا وہ خداوند عجائب سے علاوہ کوئی خدا ہی دیوانے نے کہا کہ ہان وہ خدا وہ ہی کہ جسنے زمین و آسمان کو خلق فرمایا اور سب کو پیدا کیا اُسکا مقام بالائے آسمان ہی وہ ایک بقعہ نور ہی ہر مقام پر موجود ہی یہ سب اُسکے خلق فرمائے ہوے ہین خداوند عجائب ایک کافر ہی اُسکا مقام دوزخ ہی وہ بچہ شیطان ہی یہ جو دیوانے نے کہا مضراب کو بہت غصہ آیا اور جواب دیا معلوم ہوا کہ تو پسر حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہوگیا ہی بدون سزا پائے ہوے تو نہ مانیگا دیوانے نے کہا کہ مین موجود ہون مجھکو سزا دیجیے مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر سزا دیتے ہین مگر میری دو باتین سُن لیجیے اور انصاف فرمائیے کہ مین نے جو عنطاق سے دشمنی کی تو کیا وجہ ہوئی پھر تو جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مضراب نے کہا کہ بیان کر وتب دیوانہ نے اپنا صحرا مین آکر قلعہ بنوانا اور ہر روز خدمت عنطاق مین جانا ملکہ ماہ عنطاقی پر اپنا عاشق ہونا اور کئی مرتبہ شادی کی درخواست کرنا عنطاق کا انکار کرنا اپنا بگڑکر بیٹھ رہنا اور سامان لشکر کشی درست کرنا اور یہ خبر پاکر کہ عنطاق نے پسر حمزہ کو اسیر کیا ہی اپنا خیال کرنا کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین رہائی کی فکر کرنا شب کو خواب مین بہشت دوزخ کا دیکھنا اپنا مسلمان ہونا اور جاکر پاسبانون کو قتل کرکے رہا کرکے لانا علمشاہ کا اقرار کرنا اپنا اُنکے علاج مین مصروف ہونا افغان کا لشکر لیکر آنا اور جنگ و پیکار کا واقع ہونا لشکر شکست کھاکر بھاگنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس سبب سے دین اسلام قبول کیا اور اپنے آقا کی اطاعت کی انھون نے اقرار کیا ہی کہ مین تیری معشوقہ کو دلا دونگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ مین کیونکر نہ دشمنی کرتا کیونکہ مجھ مین کیا کیڑے پڑے تھے جو انھون نے انکار کیا کیا مین کوئی بدقوما تھا یا شہدا تھا جو انکار کیا یہ وجہ دشمنی کی ہی جبکہ ہم ایسے بُرے ہین تو پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم اُنکے ساتھ دوستی اور عزیز داری کا برتاؤ کرین ضرور ہم دشمنی کرینگے آپ فرمائیے کہ مین نے برا کیا یا اچھا یہ سُنکے مضراب کا وہ غصہ کم ہوا اور کہا کہ اگر یہ امر ہی تو تو نے ضرور اچھا کیا کیا معنی انکا کے ہم مین کیا ایسے عیب ہین جب انھون نے عزیز داری کا پاس نہ کیا تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم